کتاب الصلوٰۃ

رُکنِ دین

محمد رکن الدینؒ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

Marfat.com

کتابِ عجاب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام ومسرت انجام
کتاب مستطاب مفید ہر شیخ وشاب

رُکنِ دین

مُصَنّفہ

حامیِ دینِ متین پیشوائے سالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ رکن الدین صاحب

شبّیر برادرز پبلشرز ○ اُردو بازار، لاہور

سلسلہ ارکان دین نمبر ۱

نام کتاب ــــــــ رکنِ دین

مصنف ــــــــ حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ

ناشر ــــــــ

طابع ــــــــ

تاریخِ طباعت ــــــــ

تعداد ــــــــ ایک ہزار

قیمت کور ــــ ۱/- ــــ مجلد ــــ ۱۰/- روپے

کاتب ــــــــ خالد بشیر

Marfat.com

زندہ جاوید کتابیں

عالم فقری کی تصانیف	معروف مصنفین کی کتب
احکامِ نماز	احکامِ شریعت
احکامِ روزہ	سرور القلوب
احکامِ زکوٰۃ	انوارِ جمالِ مصطفےٰ
احکامِ حج	شرح الصدور
احکامِ طہارت	نظامِ شریعت
اذکارِ قرآنی	عجائب الفقہ
رزقِ حلال	رُکنِ دین
اللہ میری توبہ	خزینۂ عملیات
آفتابِ زنجان	حرزِ سلیمانی
گلزارِ صُوفیاء	نقشِ سلیمانی
حضرت علی احمد صابر کلیریؒ	مکاشفۃ القلوب
پیارے نبی کی پیاری دُعائیں	تاریخ الخلفاء
نمازِ مترجم (دو رنگ)	قصیدہ غوثیہ
انجامِ رشوت	کفل الفقہ
انجامِ شراب	اتحاد بین المسلمین

شبّیر برادرز ○ ۴۰۔بی اُردو بازار ○ لاہور۲

Marfat.com

فہرست مضامین

تقریظ	۱۴
حالات مصنف علیہ الرحمۃ	۹
مقدمہ	۱۸
کتاب الطہارت	۲۰
باب۱ وضو کا بیان	״
وضو کے فرائض	״
وضو کی سنتیں	״
وضو کے مستحباب	״
وضو کی دعائیں	״
مسواک کے مستحباب و مکروہات	۲۲
وضو کو توڑنے والی چیزیں	۲۳
وضو کے مکروہات	״
باب۲ غسل کا بیان	۲۶
غسل کی قسمیں	״
فصل اول جنابت کا بیان	۲۷
فصل دوم حیض اور استحاضہ کا بیان	۳۰
مذکورہ حالتوں میں نماز روزہ کا حکم	۳۱
فصل سوم نفاس کا بیان	۳۶
معذور کا حکم	۳۹
فصل چہارم احکامات غسل	۴۰
غسل کے فرائض اور سنتیں	״
غسل کے مستحبات	۴۰
باب۳ تیمم کا بیان	۴۲
تیمم کی شرطیں اور ارکان	۴۳
تیمم کی سنتیں	״
تیمم کے دیگر مسائل	״
باب۴ موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۵۱
مسح کا طریقہ	۵۳
جبیرہ پر مسح	۵۴
باب۵ نجاستوں کا بیان	۵۶
نجاستِ حکمیہ	״
مطلق اور مقید پانی	״
نجاست حقیقیہ اور اس کی اقسام	۵۷
نجاست دور کرنے کے طریقے	۵۸
جانوروں کی پاک اور ناپاک چیزیں	۶۲
باب۶ پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں	۶۶
جاری اور بند پانی	״
کنوئیں کے مسائل	۷۰
استنجا کرنے کا بیان	۷۶
کتاب الصلوٰۃ	۸۰
باب۱ نمازوں کے اوقات	״
سایہ اصلی اور زوال کی شناخت کا طریقہ	״

Marfat.com

نمازوں کے مستحبات اوقات ۸۰
نمازوں کے ممنوع اوقات ۸۲
باب۲ اذان واقامت کا بیان ۸۴
اذان کا مخصوص طریقہ ۸۵
باب۳ نماز کی شرطوں کا بیان ۹۰
نماز کے واجب ہونے کی شرطیں ″
صحت نماز کی شرطیں ۹۱
ستر عورت کے مسائل ۹۲
قبلہ کے مسائل ۹۵
نیّت کے مسائل ۹۸
باب۴ نماز کی صفت کا بیان ۱۰۳
نماز کے ارکان ″
نماز کے واجبات ۱۰۹
نماز کی سنّتیں ″
مستحباب نماز ۱۱۰
نماز مترجم اور پڑھنے کا مکمّل طریقہ ۱۱۱
عورتوں کے خاص مسائل ۱۱۵
باب۵ نماز کے مفسدات اور مکروہات ۱۱۶
سلام کے مسائل ۱۱۹
کن لوگوں پر سلام کرنا مکروہ ہے ″
قرأت کی غلطیاں ۱۲۰
عمل کثیر ۱۲۳
عورت جماعت میں برابر ہو تو نماز ٹوٹنے کی شرطیں ″
نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل ۱۲۶
سُترہ کا بیان ۱۲۷
وہ عذر جن سے نماز توڑنا واجب ہے ۱۲۸
نماز کے مکروہات تحریمی ″
نماز کے مکروہات تنزیہی ۱۲۹
باب۶ امامت کا بیان ۱۳۱
امام اور مقتدی کی شرائط ″
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے ۱۳۲
جماعت اور مساجد کے مسائل ۱۳۴
جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یا مکروہ ہوتی ہے ۱۳۶
مقتدی اور امام کے دیگر مسائل ۱۳۷
مقتدی کی قسمیں ۱۴۰
خلیفہ کرنے کا طریقہ ۱۴۵
بنا کرنے کی شرطیں ″
مقتدی اور امام میں اختلاف کے مسائل ۱۴۶
جماعت کے وقت علیحدہ نماز پڑھنے کے مسائل ۱۴۷
فرضوں سے پہلی سنتوں کی قضا کے مسائل ۱۴۸
باب۷ وتر اور سنّت نمازوں کا بیان ۱۴۹
وتر ″
موکدّہ سنّتیں ۱۵۱
غیر مؤکدہ سنّتیں ۱۵۲
تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور اشراق ۱۵۳
چاشت، تہجّد اور نماز سفر ″

صلوٰۃ التسبیح	۱۵۵
نماز استخارہ	۱۵۷
نماز حاجت اور نماز حفظ الایمان	۱۵۸
ضغطہ قبر اور منکر نکیر کے جوابات کی آسانی کیلئے نماز	۱۵۹
ہر مہینہ کے نوافل کا بیان	"
محرم الحرام کے نوافل مع فضائل	"
پہلی محرم کے نوافل	"
دس محرم کے نوافل	۱۶۱
نوافل امامین	۱۶۲
صفر کے نوافل	"
آخری چہار شنبہ کے نوافل	"
ربیع الاول کے نوافل اور درود وسلام	۱۶۴
ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ کے نوافل۔	"
رجب کے نوافل اور لیلۃ الرغائب اور اس کے نوافل۔	۱۶۵
شعبان کے فضائل و نوافل	۱۶۶
شب براءت	"
رمضان المبارک	۱۶۸
پندرہ رحمتیں	"
شب قدر	"
رحمت کو روکنے والی چار چیزیں	"
شب قدر اور چار بے نصیب	۱۶۹
ستائیسویں کے نوافل	۱۶۹
نماز تراویح اور اس کے مسائل	۱۷۱
شوال (روزے اور نوافل)	۱۷۴
ذوالقعدہ (روزے اور نوافل)	"
ذوالحجہ کے فضائل اور نوافل	۱۷۵
روزے اور قیام	"
نوافل	"
عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے پسندیدہ اعمال	"
ہفتہ کی رات اور دن کے نوافل	۱۷۸
اتوار کی رات اور دن کے نوافل	۱۷۹
پیر کی رات اور دن کے نوافل	۱۸۰
منگل کی رات اور دن کے نوافل	۱۸۱
بدھ کی رات اور دن کے نوافل	"
جمعرات کی رات اور دن کے نوافل	"
جمعہ کی رات اور دن کے نوافل	۱۸۲
نفلوں کے مسائل	"
سواری پر نماز	۱۸۵
ریل اور کشتی میں نماز	۱۸۶
نمازِ خسوف	"
نماز کسوف	"
نمازِ استسقاء	۱۸۷
باب ۸ قضا نماز پڑھنے کا بیان	۱۸۹
باب ۹ سجدۂ سہو کا بیان	

Marfat.com

باب۱۰ سجدہ تلاوت کا بیان	۲۰۱
باب۱۱ جمعہ کا بیان ۔ (شرائط)	۲۰۵
خطبہ کے مسائل	״
پہلا خطبہ	۲۰۸
دوسرا خطبہ	۲۰۹
دیگر مسائل	״
جمعہ کی دو اذانیں	۲۱۱
احتیاط الظہر	۲۱۲
قبولیت دعا کی گھڑی	״
باب۱۲ عیدین کا بیان	۲۱۳
عید کے دن کی سنّتیں	״
عید کی نماز کا طریقہ	۲۱۴
عیدین کے خطبہ کے مسائل	۲۱۵
عید الفطر کا پہلا خطبہ	۲۱۷
عید الفطر کا دوسرا خطبہ	۲۱۸
عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ	۲۱۹
عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ	۲۲۰
تکبیرات تشریق	۲۲۱
باب۱۳ مسافر کی نماز کا بیان	۲۲۲
مسافر کے احکام	״
وطن کی قسمیں	۲۲۳
باب۱۴ مریض کی نماز کا بیان	۲۲۷
باب۱۵ جنازہ اور اس کے متعلقات کا بیان	۲۲۹
جان کنی کی علامت اور اس کے مسائل	۲۱۹
دم نکلنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے	״
مردہ کو غسل دینے کا طریقہ اور مسائل	۲۳۱
وہ کون ہیں جنکا غسل اور جنازہ جائز نہیں	۲۳۲
غسل کون دے	״
غسل دینے والے کی اُجرت	۲۳۳
کفن کا بیان	۲۳۴
عورت اور مرد کے کفن میں فرق	۲۳۵
کفن پہنانے کی ترکیب	״
جنازہ اٹھانے کا طریقہ	۲۳۶
جنازہ کی نماز اور اس کے مسائل	۲۳۷
نماز جنازہ کون پڑھائے	۲۳۸
نماز جنازہ کی شرطیں اور ارکان	״
نماز جنازہ کے واجبات سنّتیں اور مفسدات	۲۳۹
نماز جنازہ کا طریقہ اور مسائل	״
قبر کھودنے کا طریقہ	۲۴۱
دفن کا طریقہ	۲۴۲
زندگی میں اپنی قبر بنانا	۲۴۳
مزارات اولیاء اللہ کے قریب دفن کرنا	״
قبرستان کے احکام	۲۴۴
زیارت قبور اور ایصالِ ثواب	״
قبرستان میں جو باتیں منع ہیں	״
میّت کے ساتھ روٹی لے جانا	۲۴۵

Marfat.com

میت والوں کو کھانا کھلانا ۲۴۵
ماتم پرسی ″
باب ۱۶ شہید کے بیان میں ″
شہید کامل اور اس کے احکام ۲۴۶
شہید ناقص کی تعداد ۲۴۵
باب ۱۷ ہر قسم کی دعاؤں کا بیان ۲۴۸
پنجوقتہ نمازوں کے مختصر وظائف ″
ختم خواجگان شریف ″
درود و سلام اور استغفار وغیرہ ۲۴۹
دشمن پر کامیابی کا وظیفہ ″
تنگی معاش سے نجات کا وظیفہ ″
اولاد کے لیے وظیفہ ″
اخلاص کے حصول کا وظیفہ ″
بازار جانے کی دعا ۲۵۰
کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا ″
بیوی سے صحبت کی دعا اور نیک اولاد ″
آئینہ دیکھنے کی دعا ۲۵۱
بیمار پرسی کی دعا ″
بیمار ہونے یا بیماری کی خبر کے وقت کی دعا ″
کافروں مشرکوں کو دیکھنے کے وقت کی دعا ۲۵۱
کڑک کے وقت کیا پڑھے ″
آندھی کے وقت کی دعا ″
چاند دیکھنے کی دعا ″
مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا ۲۵۲
حاجی کو واپسی پر ملنے کی دعا ″
نیا کپڑا پہننے کی دعا ″
مکروہ اور ناپسند چیز کو دیکھنے کے وقت کی دعا ″
سوار ہوتے وقت کی دعا ″
ادائیگی قرض کی دعا ″
ہر حاجت کے لیے دعا ″
اسم اعظم کی دعا عذابِ قیامت سے نجات۔ ۲۵۳
کھیت بونے کی دعا ″
اناج میں برکت کی دعا ″
جانور یا خادم لائے تو کیا دعا پڑھے ″
شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ ۲۵۴
شجرہ شریف قادریہ ۲۵۵
شجرہ شریف چشتیہ ۲۵۶

Marfat.com

حیاتِ مبارک

از

محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ایم، اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

فاضل مصنف حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد رکن الدین الوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے وقت کے عارف کامل تھے، مسلکاً حنفی، مشرباً نقشبندی اور نسباً انصاری تھے۔ سلسلۂ نسب متعدد واسطوں سے میزبان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ولادتِ باسعادت نواح دہلی کے قصبہ کھیڑلہ (ضلع گڑگانوہ) میں ہوئی، چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تو گڑگانوہ سے ترک وطن کر کے اپنے ماموں فاضل جلیل شیخ فریدالدین علیہ الرحمہ کے پاس الور (راجستھان) چلے آئے۔ ابتدائی تعلیم یہیں مکمل فرمائی، پھر معاصرین علماء سے مختلف علوم و فنون کی تحصیل فرمائی۔ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی (م ۱۳۰۹ھ) کے درس میں بھی شریک رہے۔ حضرت شاہ صاحب کا سلسلۂ حدیث دو واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ فن خطاطی میں خطاط وقت منشی رحیم اللہ صاحب علیہ الرحمہ سے استفادہ کیا، منشی صاحب موصوف کی خطاطی کے نمونے پاک و ہند کے تقریباً تمام عجائب خانوں میں موجود ہیں۔

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ ۱۳۰۴ھ میں شیخ وقت حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مسعود نقشبندی مجددی محدث دہلوی (شاہی امام مسجد جامع فتحپوری دہلی) سے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، پانچ سال مجاہدات و ریاضات کے بعد ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۹ھ کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے اور وہ کمال حاصل کیا جس کا خود شیخ طریقت نے سندِ اجازت میں اس طرح ذکر فرمایا ہے:

"وتصرفِ توجہ ایں قدر حاصل گشتہ کہ در صحبتِ او ہر کہ آمد بہدایت ابدی آمدہ

Marfat.com

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ کے تصرفات باطنیہ کا اندازہ شیخ طریقت کی اس پیش گوئی سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے:

"جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے اسلام کی اشاعت ہوئی ہے اسی طرح مولوی رکن الدین صاحب سے ہمارے سلسلہ کو فروغ ہوگا۔"[1]

الحمد للہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پاکستان میں بھی آپ کے بے شمار مریدین و معتقدین ہیں۔ آپ کے شیخ طریقت کے تقریباً ۹ خلفاء تھے لیکن آج ماسوائے ایک دو کے کسی کے سلسلے کا پتا نہیں چلتا۔

جس طرح مہک سے پھول پہچانے جاتے ہیں اسی طرح ارادت مندوں سے شیوخ پہچانے جاتے ہیں، اسی راز معرفت کے راز دار حضرت مولٰنا ہدایت علی نقشبندی مجددی جے پوری علیہ الرحمہ اپنی تصنیف میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مولوی مسعود صاحب کی کیا تعریف کی جائے کہ جن کے مرشد سید صاحب (حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) جیسے ہوں اور ان کے خلیفہ اور طالب مولوی رکن الدین صاحب جیسے ہوں۔"[3]

نسبتِ نقشبندیہ کے علاوہ حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ نے نسبتِ چشتیہ باطنی طور پر روح پاک حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی پھر جب حج بیت اللہ شریف کے لیے حاضر ہوئے تو بیت اللہ شریف میں ظاہری طور پر بھی حضرت خواجہ ضیاء معصوم قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز سے یہ نسبت حاصل کی اس کے علاوہ قادریہ، نقشبندیہ اور اویسیہ نسبتیں بھی حضرت خواجہ ممدوح سے حاصل کیں اور سندِ اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

راقم السطور بچپن میں حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے میانہ قد کشادہ پیشانی، بڑی بڑی آنکھیں، گول چہرہ، گندمی رنگ، سادہ لباس، سادہ مزاج، سادہ گفتار،

---

[1] مفتی محمود محمد: مصباح السالکین مطبوعہ دہلی ۱۳۵۵ھ ص ۸۰۔ بحوالہ سند اجازت محررہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ [2] محمد مسعود احمد: تذکرۂ مسعود حصہ اول مطبوعہ کراچی ۱۳۸۸ھ ص ۱۰۲ [3] محمد ہدایت علی: معیار السلوک مطبوعہ کراچی ص ۳۰۱

Marfat.com

سادہ خرام ـــــــ دل تھے کہ کھنچے جاتے تھے، آنکھیں تھیں کہ سیر نہ ہوتیں ؎

کس قیامت کی کشش اس جذبۂ کامل میں ہے
تیر ان کے ہاتھ میں ہے پیکاں ہمارے دل میں ہے

ان کے دربارِ فیض بار میں غرباء بھی آتے امراء بھی آتے، فقراء بھی آتے علماء بھی آتے، افسران و حکام بھی آتے اور سب کچھ نہ کچھ لے کر ہی جاتے ـــــــ ہزار ہا کفار و مشرکین آپ کے مواعظ حسنہ اور نگاہِ فیض کے اثر سے مشرف باسلام ہوئے۔ اور آن کی آن میں پستیوں سے بلندیوں پر جا پہنچے ؎

خاک کے ڈھیر کو اکسیر بنا دیتی ہے
یہ اثر رکھتی ہے خاکسترِ پروانۂ دل

اُن کی صحبت کیمیا اثر میں بیقراروں کو قرار اور بے چینوں کو چین ملتا ہے ـــــــ اطمینان قلب ذکرِ الٰہی میں ہے، پھر جو سراپا ذکر ہو اس کی صحبت کیوں نہ جانِ طمانیت ہو!

وہ دنیا میں تشریف لائے، تبلیغ و ارشاد کا حق ادا کیا اور پھر یوم وصال کی تیاریاں شروع ہو گئیں ـــــــ ماہ شعبان ۱۳۵۵ھ میں علالت کا آغاز ہوا، ماہ شوال میں مرض شدت اختیار کر گیا، وصال سے قبل آخری جمعہ مسجد شریف میں ادا فرمایا اور نماز کے بعد اعلان فرمایا:

"فقیر کا یہ آخری جمعہ ہے تمام دوست فقیر سے آخری مصافحہ کر لیں"[1]

یہ آواز بجلی بن کر دلوں پر گری اور سب جان نثار، اشکبار و سینہ فگار لپک پڑے کہ ؎

ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

رقت کا عجیب عالم تھا، محراب و منبر نوحہ کناں معلوم ہوتے تھے ـــــــ ۱۸ر شوال کو موافق و مخالف سب کو جمع کیا۔ محبین کو صبر کی تلقین فرمائی اور مخالفین کو معاف فرمایا ـــــــ اور صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ العالی کو اجازت و خلافت اور سجادہ نشینی سے سرفراز فرمایا ـــــــ ۱۹ر شوال کو اچانک اعلان فرمایا:

"یہ فقیر کی آخری شب ہے"[2]

---

[1] مفتی محمد محمود: مصباح السالکین ص ۵۲ [2] ایضاً، ص ۵۵

Marfat.com

سُنتے ہی سب اہلِ خانہ حاضر ہوئے، سب کو شفقت و محبّت کے ساتھ رخصت فرمایا ——— پھر زائرین کو حاضری کی اجازت ملی، ایک ایک آتا اور دست بوس و پابوس ہوتا، اللہ اللہ ؎

بیانِ درد و زبانِ خموش و عرضِ نیاز
جبینِ شوق و کفِ پائے یار کیا کہنا

الوداعی ملاقات کے بعد ارشاد فرمایا کہ قرآنِ پاک کی مختلف سورتیں تلاوت کی جائیں، تلاوت کی گئیں اور خود قبلہ رُخ مراقب ہو گئے ——— آج قرآن کی آواز دلوں سے ٹکرا رہی تھی اور روح میں پیوست ہو رہی تھی ——————— تلاوت کے بعد نمازِ عشاء با جماعت ادا فرمائی اور پھر کچھ دیر آرام فرمایا ——— رات ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر بیدار ہوئے، تہجّد کی نماز ادا فرمائی اور اچانک ذکر جہر شروع کر دیا، حالانکہ اس سے پہلے کبھی نہ کیا تھا استغراق کا عالم تھا اور زبان پر اللہ ہی تھا ——— اللہ ——— اللہ ——— اللہ ——— یہ آواز آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی گئی اور پھر اچانک جان عزیز جاں آفریں کو نذر کر دی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

دل تو آجاتا ہے اس کے کوچے میں!
جا مری جاں، جا، خدا حافظ

سبحان اللہ محبوبانِ خدا اس طرح جاتے ہیں کہ ان کا جانا معلوم ہی نہیں ہوتا ——— وہ "موت کے آئینے" میں "رخِ دوست" دکھا کر ایسی لو لگا جاتے ہیں کہ زندگی کے چاہنے والے موت کے منتظر نظر آتے ہیں کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

خانوادۂ مجدّدیہ کے چشم و چراغ فاضل جلیل عارف اجل حضرت مولٰینا محمد حسن جان سرہندی مجددی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اپنے تعزیتی مکتوب میں خوب فرمایا ہے:

"مرد بود مردانہ وار رفت، ایں چنیں ثباتِ قلب و قدم در چنیں حالتے کہ مزلۃ الاقدام است بغیر از حالاتِ سلفِ صالح دیدہ بلکہ شنیدہ نہ شدہ"[۱]

ترجمہ۔ وہ مرد تھے، مردانہ وار گئے۔ ایسی حالت میں جب کہ قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ ایسی

Marfat.com

قسم کی ثابت قدمی اور طمانیت قلب سوائے سلف صالحین کے کہیں نہ دیکھی گئی بلکہ سُنی بھی نہ گئی۔

خبرِ وصال سن کر اطراف واکناف کے لوگ اُمنڈ پڑے اور پھر ہزاروں لاکھوں جاں نثاروں کے جھرمٹ میں یہ جانِ جہاں مکان شریف سے آخری آرامگاہ تک لایا گیا اور آغوشِ رحمت میں لٹا دیا گیا ؎

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو ترا

مزار مبارک دہلی سے الور جاتے ہوئے الور اسٹیشن کے قریب زیارت گاہِ خلائق ہے ؎

شمع مزار او ہمہ نورِ غفور باد
دلہائے زائرانِ درش غرق نور باد

ہر سال ۱۲ شوال المکرم کو حیدر آباد سندھ میں تزک واحتشام سے آپ کا عرس ہوتا ہے اور دور و نزدیک کے ہزاروں مریدین ومعتقدین اور محبّین ومخلصین جمع ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد میں ایک صاحبزادے اور صاحبزادی بقید حیات ہیں اور حیدر آباد سندھ میں مقیم ہیں ـــــــ صاحبزادہ حضرت العلّامہ الحاج شاہ مفتی محمد محمود صاحب دامت برکاتہم العالی کی ولادت باسعادت ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ میں شہر الور (راجستھان) میں ہوئی۔ فضلاءِ عصر سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی، حضرت والد ماجد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز سے بیعت ہیں اور انہیں سے ۱۸ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ کو سلاسل عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ میں اجازت وخلافت حاصل ہے ـــــــ ایک عرصہ الور میں قیام فرمایا ہزاروں گناہگار آپ کے دستِ حق پرست پر تائب ہوئے اور ہزاروں مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر لگایا ـــــــ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد ترکِ وطن کر کے پاکستان تشریف لے آئے اور یہاں حیدر آباد سندھ میں مقیم ہو گئے۔ الحمد للہ آجکل حیدر آباد میں رونق بخش مسند ارشاد ہیں۔ آپ کے بیشمار مریدین ومعتقدین پاک وہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں رسالہ رکن دین کا تیسرا حصّہ کتاب الصیام قابلِ ذکر ہے جو بڑی محنت و جانکاہی کے بعد تصنیف فرمایا ہے۔ رسالہ رکن دین کا چوتھا حصّہ کتاب الحج بھی تصنیف فرمایا ہے جو نہایت ہی ضخیم ہے اس کی تبییض ہو چکی ہے اور عنقریب اشاعت پذیر ہو جائے گی الحمد للہ اب یہ حصّہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ صاحبزادہ حضرت مولانا ابوالخیر محمد زبیر سلمہ اللہ تعالیٰ علوم معقول و منقول سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے نانا حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ سے بیعت و خلافت حاصل ہے اور اپنے والد ماجد مدظلہ العالی سے بھی ہر چہار سلاسل میں اجازت و خلافت سے مشرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان عالی کو تا ابد روشن و تابناک رکھے اور اس کا فیض روحانی جاری و ساری رہے۔ آمین!

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں:

۱۔ حضرت مولانا ارشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آپ حضرت شاہ محمد مسعود علیہ الرحمۃ سے بیعت تھے)

۲۔ مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ، دہلی (آپ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفی سے بیعت تھے۔

۳۔ حضرت العلامہ شاہ مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ العالی، (حیدرآباد سندھ)

۴۔ حضرت مولانا صوفی اخلاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، (احمد آباد)

۵۔ جناب قاضی علی اکبر خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جھالاواڑ)

۶۔ جناب حافظ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بھٹنڈہ)

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل قابل ذکر ہیں:

۱۔ رسالہ رکن دین، سنہ ، مطبوعہ دہلی (اس کے بیسیوں ایڈیشن پاک و ہند اور بیرون ہند شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا سال تصنیف معلوم نہیں، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ یہ رسالہ سب سے پہلی تصنیف ہے)

۲۔ توضیح العقائد ۱۳۳۵ھ، مطبوعہ دہلی

۳۔ مولود محمود سنہ ۱۳۳۹ھ، مطبوعہ دہلی

۴۔ روح الصلوٰۃ غالباً ۱۳۴۵ھ، مطبوعہ دہلی

۵۔ رسالہ دافع طاعون، مطبوعہ دہلی

۶۔ رسالہ اربعین، مطبوعہ دہلی

محمد مسعود احمد

پرنسپل گورنمنٹ کالج کھپرو (سندھ) ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولٰینا الحاج شاہ محمد رکن الدین نقشبندی مجددی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

ہزار حیف کہ ز دنیا گزشت نامورے — کہ نام اوست حلاوت فزائے کام و دہن

جناب شاہ شریعت پناہ رکن الدین — معین و محسن و مخدوم و مقتدائے زمن

بہر نفس بہ نظر داشت منکر و معروف — رسید عمر بپایاں در اتباعِ سنن!

ملک خصال و سراپا خلوص و پیکر صدق — جہاں مسخر و منقاد او بخلقِ حسن

وسیع دامن لطفش بہر کس و ناکس — بفضلِ او متمتع ز دوست تا دشمن!

رواں نمود چناں بحرِ فیض در الور — ز آبیاری او ایں خرابہ گشت چمن!

ہنوز پر توِ نورِ او درخشاں است — نگر بظلمتِ کفر است شمعِ دیں روشن

چناں ز معتقداں رفت حضرت مخدوم — کہ روح از تن زار و بہار از گلشن

برائے سال وفاتش ز فکر پرسیدم

ولی حق رضی اللہ عنہ گفت بمن

١٣٥٥ھ

Marfat.com

تقریظ

از

شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم ہند الحاج شاہ محمد مظہر اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز

شاہی امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی

قدوۃ العلماء الراسخین، زبدۃ الاولیاء الواصلین، علامۂ محقق و مدقق حضرت مولٰینا محمد رکن الدین شاہ صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری قدس سرہٗ کا رسالہ "رکن دین"، اس پایہ کا رسالہ ہے جو اپنی ذات میں مستغنی عن التوصیف کی شان رکھتا ہے، مولیٰ تعالےٰ نے کچھ ایسی مقبولیت اسے عطا فرمائی کہ چند سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ گیا ہے۔ اور نہ صرف عوام نے اس کو اپنا حرز جاں بنایا بلکہ بعض علماء نے اپنا مستدل ٹھہرایا اور اپنے فتاویٰ میں اس سے استدلال کیا۔

(پیش لفظ رسالہ رکن دین مطبوعہ دہلی ۱۹۵۲ء)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ حمداً کثیراً ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم والہ العظیم واصحابہ الفخیم ط

امّا بعدُ

فقیر حقیر مسکین محمد رکن الدین حنفی نقشبندی عبدی الوری خدمت میں برادران دینی کے ملتمس ہے کہ فقیر کو بسبب کمال بے بضاعتی و بے مائگی یہ ہوس ہرگز نہیں ہے کہ بزمرۂ مؤلفین و مصنفین شمار کیا جائے یہ حصہ جن حضرات کا ہے انہیں کا ہے۔ فقیر نے تو محض اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر حسب خواہش احباب یہ چند مسائل ضروری بطور سوال و جواب نہایت سلیس اُردو میں شرح وقایہ، ہدایہ، طحطاوی، کبیری، تنویر، درمختار، رد المختار فتاویٰ عالمگیری، فتح القدیر وغیرہ سے نقل کر کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں تاکہ کم استعداد والوں کو بھی مسائل کے سمجھنے میں دقت واقع نہ ہو اور اختلافی مسائل سے احتراز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اگر حضرات اہل علم کسی مسئلہ کو خلاف اپنی تحقیق کے اس رسالہ میں پائیں تو بعد از ملاحظہ کتب مذکورۂ بالا فقیر کو بھی مطلع فرمائیں۔ فقیر ممنون ہوگا۔ اے الٰہ العالمین بطفیل حبیب پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس رسالہ کے پڑھنے اور سُننے والوں کو توفیق عمل عطا فرما۔ اور ان کے عمل کے صدقے میں اس عاجز کی مغفرت فرما آمین ثم آمین

Marfat.com

مقدمہ

سوال :۔ حکمِ شرع کتنی قسم پر ہے؟ جواب :۔ دو قسم پر۔ ایک امر۔ دوسرا نہی۔

سوال :۔ امر کس کو کہتے ہیں؟ **جواب** :۔ امر وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی طلب ثابت ہو۔

سوال :۔ نہی کس کو کہتے ہیں؟ جواب :۔ نہی وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی ممانعت ثابت ہو۔

سوال :۔ مامورات کتنی قسم پر ہیں؟ جواب :۔ چار قسم پر

سوال :۔ وہ قسم کیا کیا ہیں؟ جواب :۔ فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ مستحب[4]۔

سوال :۔ ان کی تعریف بیان فرمائیے؟

جواب :۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنی[1] سے لزوماً ثابت ہو۔ سنت دو قسم پر ہے۔ ایک مؤکدہ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی کی ہو۔ اور جس کا ترک موجب اساءت ہو۔ دوسری غیر مؤکدہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ فعل جس کا ترک شارع کو ناپسند تو ہو مگر موجب اساءت نہ ہو۔ مستحب جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو اور جس کو سلف نے پسند فرمایا ہو۔ (در مختار ص ۲۲ شامی۔ بحر)

سوال :۔ اُن کا حکم بیان فرمائیے؟

جواب :۔ فرض کو ادا کرنے والا ثواب پاوے گا۔ اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر۔ واجب کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا عذاب مگر منکر کافر نہیں۔ سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور ترک کرنے والا جھڑکی پاوے گا۔ لیکن ترک کی عادت کرے گا تو مستحق عقاب ہوگا۔ اور سبک یعنی ہلکا جاننے والا کافر۔ سنت غیر مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا۔ نہ کرنے پر عذاب نہیں۔ مستحب کا کرنیوالا فضیلت حاصل کرنے والا ہو گا۔ چھوڑنیوالے پر عتاب و عذاب کچھ نہیں۔

(در مختار شامی وغیرہ)

سوال :۔ منہیات کتنی قسم پر ہیں؟ جواب :۔ چار قسم۔

سوال :۔ وہ قسمیں کون کون سی ہیں؟ جواب :۔ حرام، مکروہ تحریمی، اساءت، مکروہ تنزیہی۔

---

[1] یہ ظنی خواہ دلالت میں ہو ثبوت میں ۱۲

Marfat.com

سوال :۔ اُن کی تعریف بیان کرو ؟
جواب :۔ حرام وہ ہے جس کی ممانعت قطعی دلیل سے لزوماً ثابت ہو۔ مکروہ تحریمی وہ ہے۔ جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔ اساءت وہ ہے جس کی ممانعت کا لزوم حرام و مکروہ تحریمی جیسا نہ ہو۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کی ممانعت شفقتہً وادباً ہو۔ (درمختار، نورالانوار وغیرہ)

سوال :۔ ان کا حکم بھی بیان کیجئے ؟
جواب :۔ حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاوے گا اور کرنے والا عذاب اور اس کی حرمت کا منکر کافر۔ مکروہ تحریمی کا کرنے والا عذاب۔ اساءت کے احیاناً کرنے والے پر عتاب ہوگا اور عادت کرنے والے پر عقاب اور مکروہ تنزیہی کا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور کرنے والے پر عذاب ہے نہ عتاب۔

سوال :۔ اس آپ کے بیان فرض اور حرام سے مسائل اختلافیہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں بڑی خرابی واقع ہوئی اس لیے کہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے فرض اور حرام کا منکر ہے اور اسی طرح مقلد بھی بہ تقلید اپنے امام کے دوسرے امام کے فرض اور حرام سے انکار کرتا ہے۔ تو اب یہ انکار بموجب آپ کے بیان کے کیسا ہوا ؟

جواب :۔ فرض اور حرام کی دو قسمیں ہیں ایک اعتقادی دوسری عملی۔ اعتقادی وہ ہے جس پر عمل کے ساتھ اعتقاد بھی فرض ہو جیسے مطلق سر کا مسح۔ یہ فرض متفق علیہ آئمہ اربعہ ہے۔ اگر کوئی مطلق سر کے مسح کا انکار کرے تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے جس فرض و حرام کے انکار پر کفر کا حکم ہے۔ وہاں اعتقادی مراد ہے اور عملی وہ ہے کہ جس کا صرف عمل ہی فرض ہو۔ یعنی اس کے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جائے جیسے مقدارِ مسح سر کا اختلاف کہ حنفی کے نزدیک چوتھائی سر سے کم کا مسح صحتِ وضو کا مانع اور مالکی اور حنبلی کے نزدیک سارے سر سے کم کا۔ اس کا انکار یا ہمی موجب کفر نہیں۔

سوال :۔ کیا ایسی اشیاء نہیں ہیں جن کے لیے نہ حکم امر ہے نہ نہی ؟
جواب :۔ ہاں ایسی بھی ہیں۔ اُن کو مباح کہتے ہیں۔

کتاب الطّہارت

باب وضو کے بیان میں

سوال :۔ وضو میں فرض حنفیوں کے نزدیک کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ (اوّل) منہ کا دھونا[1] طول میں شروع پیشانی سے یعنی جہاں عموماً بال اُگتے ہیں۔ ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک (دوسرے) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (تیسرے) چوتھائی سر کا مسح[2] کرنا (چوتھے) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

(تنویر الابصار)

سوال :۔ وضو میں سنّت کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ (اوّل) نیّت کرنا رفع حدث کی یا قربت کی (دوسرے) زبان سے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا اگر یہ یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی پڑھے (تیسرے) پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا اگرچہ پاک ہوں (چوتھے) ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا، (پانچویں) مسواک کرنا (چھٹے) کلی کرنا (ساتویں) ناک میں پانی ڈالنا (آٹھویں) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ ترتیب یعنی اوّل منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح کرنا۔ پھر ٹخنوں تک پیر دھونا (دسویں) پے در پے دھونا یعنی ایک عضو کے دھونے تک خشکی نہ ہو جائے (گیارہویں) ڈاڑھی کے اندر خلال کرنا اس صورت سے کہ پشتِ دست آنکھوں کے سامنے رہے اور ہتھیلی آگے کو (بارہویں) سارے[3] سر کا مسح کرنا (تیرہویں) کانوں[4] کا مسح کرنا (چودھویں) پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا اس طرح

---

[1] دھونے سے مراد پانی کا بہانا ۱۲ [2] مسح سے مراد پانی کی تری پہنچانا ہے۔ (عالمگیری) [3] سر اور کان وغیرہ کے مسح کا طریق مسنون یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مع انگلیوں کے تر کر کے مقدم سر سے گدی تک کھینچے اس طرح پر کہ کھینچنے میں چھ انگلیاں بیچ میں سارے سر سے ملی رہیں اور ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی جدا ہوں اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو سر کے دونوں جانب ملا کر گدی سے آگے کی طرف کھینچے اس کے بعد دونوں مسبحہ یعنی انگوٹھے کے پاس کی انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندر اور انگوٹھوں سے باہر دونوں کانوں کا مسح کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے (حاشیہ الابرہ) [4] جدید پانی کی کانوں اور گردن کے مسح کے لیے کوئی ضرورت نہیں ہاں اگر عمامہ یا ٹو

Marfat.com

سے کر بائیں ہاتھ کی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی انگلی پر ختم کرے اور ہر وقت خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچے۔
(تنویر، درمختار، شامی)

سوال:۔ مستحبات وضو کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ ۱۔ قبلہ رُخ بیٹھنا ۲۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا ۳۔ آفتابہ وضو کا بائیں طرف[1] رکھنا۔ ۴۔ اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا ۵۔ بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا ۶۔ ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا۔ ۷۔ وقت سے پہلے غیر معذور کو وضو کرنا ۸۔ انگوٹھی کو پھیرنا جبکہ ڈھیلی ہو ورنہ پھر فرض ہے۔ ۹۔ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا ۱۰۔ وضو میں درود شریف پڑھنا ۱۱۔ گردن کا مسح کرنا ۱۲۔ دھونے میں اعضا کو داہنی طرف سے شروع کرنا ۱۳۔ وضو کا پانی، بچا ہوا کھڑے[2] ہو کر پینا ۱۴۔ اعضاء ماموره کو حدود معینہ سے زیادہ دھونا ۱۵۔ بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا ۱۶۔ غیر سے مدد نہ چاہنا مگر[3] معذور کو درست ہے ۱۷۔ بعد وضو کے اِنَّا اَنزَلنَا[4] اور کلمہ شہادت مع اس دُعا کے پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ یہ آسمان کی طرف نظر کر کے پڑھے (شامی مراقی الفلاح)

سوال:۔ وضو کے اندر کیا کیا دُعائیں پڑھی جاتی ہیں مع ترجمہ کے بیان کیجئے؟

جواب:۔ ہر عضو کے دھونے کے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ کلی کرتے وقت یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ترجمہ یعنی اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر

کو ہاتھ مسح سے پہلے لگایا ہو تو اب سر اور کانوں کے لیے جدید پانی کی ضرورت ہے (درمختار) [1] اگر بڑا برتن ہو کہ جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو داہنی طرف رکھے۔ (عالمگیری) [2] اس وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (شرح سفر السعادت) [3] عذر یہ ہیں برتن بھاری ہو، یا بیماری ہو یا کبر سنی ہو۔ (غایۃ الاوطار) [4] حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص ایک دفعہ بعد وضو اِنَّا اَنزَلنَا پڑھے گا وہ صدیقین میں ہوگا اور جو دو دفعہ پڑھے گا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جا[ئے گا] جو تین دفعہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو گروہ انبیاء کے ساتھ اٹھائے گا (مراقی الفلاح) [5] حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی کلمہ شہادت کو بعد وضو کے پڑھے اس کے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے کھول دیے جائیں گے جس سے چاہے داخل بہشت ہو (رواہ مسلم)

Marfat.com

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔
ترجمہ، اے اللہ سنگھا مجھ کو خوشبو جنت کی اور نہ سنگھا مجھ کو نار دوزخ کی بُو اور ہر وقت منہ دھونے
کے یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔۔۔۔۔ ترجمہ
اے اللہ روشن کر میرا منہ جس دن روشن ہوں گے بہت سے منہ اور سیاہ ہوں گے بہت سے منہ اور
جب داہنا ہاتھ دھوئے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا
یَّسِیْرًا۔ ترجمہ۔ اے اللہ نامۂ اعمال میرا میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو اور حساب میرا آسان کیجیو اور
بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ
اے اللہ مت دیجیو میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمال نامہ اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے اور جب سر
کا مسح کرے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ
عَرْشِکَ - ترجمہ اے اللہ سایہ دیجیو مجھ کو اپنے عرش کے نیچے جس روز نہ ہو گا کوئی سایہ بجز تیرے
عرش کا سایہ اور کانوں کا مسح کرتے وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ - ترجمہ اے اللہ کر تو مجھ کو ان لوگوں میں سے جو
سنتے ہیں قول اور پیروی کرتے ہیں اس کی جو اچھا ہوتا ہے اور جب گردن کا مسح کرے تو یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ عَنِ النَّارِ ترجمہ اے اللہ بچا تو گردن میری آگ سے اور دایاں پاؤں دھوتے
وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔
ترجمہ اے اللہ ثابت رکھ دونوں پاؤں میرے صراط پر جس دن پھسلیں گے پاؤں اور بایاں پاؤں دھوتے
وقت یہ پڑھیے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ
تَبُوْرَ - ترجمہ اے اللہ کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو قبول اور میری تجارت
نہ برباد ہونے والی (شامی) اور ظفر یابی دشمن کے لیے ہر عضو کے دھونے کے وقت یا قادر
بھی پڑھتا ہے۔

سوال (۱) مسواک میں مستحب کیا کیا ہیں؟

جواب (۱) داہنے ہاتھ میں مسواک کا پکڑنا اس صورت سے کہ چھنگلی انگلی اور نر انگشت یعنی انگوٹھا
نیچے رہے اور تین انگلیاں اوپر رہیں ۲۔ تلخ لکڑی کی ہو یا زیتون کی یا پیلو کی ۳۔ سیدھی ہونا

Marfat.com

۴۔ بے گرہ ہونا ۵۔ ایک بالشت کی مقدار ہونا اگر بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان سوار ہوتا ہے ۶۔ موٹائی میں چھنگلی انگلی کے برابر ہونا ۷۔ دانتوں میں عرضاً کرے طولاً نہ کرے اور ادنیٰ درجہ مسواک کا تین مرتبہ پھیرنا ہے اُوپر کے دانتوں میں اور اسی قدر نیچے کے دانتوں میں تین پانی کے ساتھ اور یہ پانی علاوہ مضمضہ کے ہے۔ (ردالمختار۔ عالمگیری۔ درمختار)

سوال :۔ مکروہاتِ مسواک کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ لیٹ کر کروٹ سے کرنا کہ اس سے طحال یعنی تلی زیادہ ہوتی ہے ۲۔ مٹھی سے پکڑنا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے ۳۔ چوسنا کہ اس سے اندھا ہوتا ہے ۴۔ بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس سے شیطان کرتا ہے ۵۔ مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون ہوتا ہے ۶۔ انار یا ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (درمختار)

سوال :۔ مسواک وضو کی سنّت ہے یا نماز کی ؟

جواب :۔ ہم حنفیوں کے نزدیک سنّت وضو کی ہے اور شافعیوں کے نزدیک سنّت نماز کی ہے ثمرہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ اگر مسواک کر کے ایک وضو سے چند نمازیں پڑھیں تو ہم حنفیوں کے نزدیک ہر نماز کا ثواب ستر نماز بے مسواک کے برابر ہوگا۔ برخلاف شافعیوں کے کہ ان کے نزدیک علاوہ اس نماز کے جس میں مسواک کی ہر نماز میں اس قدر ثواب نہ ہوگا۔ جب تک ہر نماز کے واسطے جدا جدا مسواک نہ کرے (شامی)

سوال :۔ اگر کسی کے ہاتھ میں یا پاؤں میں شگاف ہے تو وہ کیا کرے ؟

جواب :۔ اگر پانی بہانے سے عاجز نہیں ہے تو پانی بہالیوے اور اگر پانی بہانے سے بھی تکلیف ہو تو اس موضع پر مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کر سکے تو آس پاس کی جگہ دھووے اس جگہ کو چھوڑ دے۔ (درمختار)

سوال :۔ وضو کے توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں ؟

جواب :۔ پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔ جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ[1] پر پہنچنا۔ سہارے سے سونا۔ بشرطیکہ سُرین زمین پر نہ جمے ہوں۔

---

[1] پاک جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جس کے پاک کرنے کا حکم وضو یا غسل میں ہو ۱۲

Marfat.com

منہ[4] بھر کے قے آنا۔ نماز[5] کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا۔ اگرچہ سہواً ہی ہو۔ بیہوشی[6] اگر نشے سے ہی ہو۔ مباشرت فاحشہ یعنی دونوں شرمگاہوں کا بلا حائل بھڑجانا[7] اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو۔ (در مختار)

سوال:۔ ریح، پتھری اور کیڑے پیشاب کی جگہ سے نکلیں تو یہ بھی ناقض وضو ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ اگر یہ چیزیں زخم کے اندر سے نکلیں تو ناقض وضو نہیں پیشاب کی جگہ سے پتھری اور کیڑے کا نکلنا وضو کو توڑ دے گا نہ ریح کا نکلنا کیونکہ ریح پیشاب گاہ کی درحقیقت عضو کا اختلاج ہے۔ اور یہ ناقض وضو نہیں مگر پاخانہ کی جگہ سے برآمد ہونا ان سب چیزوں کا ناقض وضو ہے۔ (تنویر۔ در مختار، شامی)

سوال:۔ اگر کسی عورت کی پاخانہ اور پیشاب کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور اس کو ریح آ جائے اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ پاخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے تو اس کا وضو رہا یا نہیں۔

جواب:۔ اگر اس عورت کی ریح میں بدبو ہے تب تو اس عورت کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ بدبو اس ریح میں ہوتی ہے جو پاخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے اور وہ ناقض وضو ہے اور اگر بدبو نہیں تو یہ ریح پیشاب کی جگہ سے نکلی اور یہ اختلاج ہے اور اختلاج وضو کو نہیں توڑتا مگر احتیاط اسی میں ہے کہ وضو کرلے۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ جونک اور مچھر اور چچڑی وغیرہ کے خون چوسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جونک کے خون چوسنے سے تو وضو جاتا رہے گا۔ مچھر اور کھٹمل وغیرہ کے چوسنے سے نہیں جاتا۔ چچڑی اگر بڑی ہے تو جونک کے حکم میں ہے اور چھوٹی ہے تو مچھر کے حکم میں (عالمگیری)

سوال:۔ آنکھ دکھتے وقت جو پانی آنکھ سے بہتا ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو پانی آنکھ یا ناک یا کان وغیرہ سے درد کے ساتھ برآمد ہو وہ سب ناقض وضو ہے۔ (در مختار، شامی)

---

[4] بلغم کی قے اگرچہ منہ بھر کر ہو ناقض وضو نہیں ۱۲ [5] بحالت خواب یا جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے ہنسنا مفسد نماز نہیں۔ (در مختار) [7] لیکن مرد کے وضو ٹوٹنے کے لیے انتشار شرط ہے ۱۲

سوال :۔ آنسو اور پسینہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟
جواب :۔ ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (در مختار)
سوال :۔ تھوک میں اگر خون مل جائے تو وضو رہا یا نہیں ؟
جواب :۔ جب تک خون غالب ہے یعنی اگر تھوکنے سے سرخی نمودار ہو تب تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر زردی ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (شامی)
سوال :۔ بواسیر والے کے یا غیر بواسیر والے کی مقعد یعنی کانچ نکلی تو اس کا وضو رہا یا نہیں ؟
جواب :۔ اگر کانچ نود بخود نکل کر اندر چلی گئی تو وضو نہیں ٹوٹا جب تک نجاست ظاہر نہ ہو اور ہاتھ یا کپڑے سے اندر کریں تو وضو ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری۔ در مختار)
سوال :۔ اگر کسی نے زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہو گئی تو اب وضو رہا یا نہیں ؟
جواب :۔ وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے کہ اگر یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا۔ (در مختار ص ۹۴)
سوال :۔ ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے۔ اس طرح کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس کے وضو کے لیے کیا حکم ہے ؟
جواب :۔ جب تک گرے نہیں وضو ہے اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو رہے گا۔ ورنہ نہیں اسی طرح اگر سوتا ہوا قریب کی باتیں سنتا ہے تو بھی وضو نہیں جاوے گا۔ (در مختار ص ۹۶)
سوال :۔ اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟
جواب :۔ ہرگز نہیں اگر اپنی یا غیر کی شرمگاہ کو چھو بھی لیا جائے تب بھی وضو نہیں[1] جاتا (عالمگیری)
سوال :۔ عورت کے مساس (چھونے) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟
جواب :۔ نہیں جاتا جب تک مذی وغیرہ نہ نکلے لیکن مستحب ہے کہ وضو کرے (در مختار ص ۹۹)
سوال :۔ مکروہاتِ وضو کیا کیا ہیں ؟
جواب :۔ مکروہاتِ وضو یہ ہیں ۱۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا ۲۔ پانی کا حاجت سے کم و بیش کرنا

---

[1] لیکن مستحب ہے کہ ہاتھ دھولے۔ (در مختار)

Marfat.com

یعنی نہ تو مثل تیل کے چپڑے نہ حد اسراف کو پہنچے۔ ۳۔ وضو کے اندر بلا ضرورت اشد دنیا کی باتیں کرنا۔ ۴۔ تین بار مسح کرنا نئے پانی سے ۵۔ ناپاک مکان میں وضو کرنا۔ ۶۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ ۷۔ مسجد کے اندر وضو کرنا ۸۔ اسی پانی میں تھوکنا اور ناک سنکنا جس سے وضو کر رہا ہے اگرچہ پانی جاری ہو ۹۔ وضو میں پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ کی رُخ سے نہ پھیرنا ۱۰۔ بائیں ہاتھ سے منہ میں کلی کے لیے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی ۱۱۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے ۱۲۔ کسی برتن کو اپنے وضو کے لیے ہی خاص کر لینا۔ (عالمگیری، در مختار ص ۸۹ کبیری ص ۳۷)

سوال:۔ اگر ایک شخص کو شک ہوا کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں وہ کیا کرے؟

جواب:۔ اگر یہ شک اوّل مرتبہ ہے اور اثناء وضو میں ہے تو جس عضو کی نسبت شک پیدا ہوا ہے اس کو پھر دھولے یا مسح کرے۔ اور اگر بعد فراغ وضو شک ہوا ہے تو خواہ اس کو یہ شک اوّل مرتبہ ہو یا ایسے شک کا عادی ہو۔ کچھ التفات نہ کرے اور اپنے آپ کو باوضو سمجھے اور اگر اس کو یقیناً معلوم ہو کہ ایک عضو نہیں دھویا ہے مگر تعیین عضو میں شک ہے تو بائیں پاؤں کو دھو ڈالے اور اگر بائیں پاؤں کا دھونا یقینی ہے تو دائیں کو دھووے۔ (در مختار و شامی)

سوال:۔ ایک شخص کا وضو تھا مگر ٹوٹنے میں شک ہے یہ کیا کرے؟

جواب:۔ یہ شخص اپنے کو باوضو سمجھے۔ (در مختار)

باب ۲ غسل کے بیان میں

سوال:۔ غسل کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

جواب:۔ چار طرح کا ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتھا مستحب (عالمگیری)

سوال:۔ فرض غسل کون کون سے ہیں؟

جواب:۔ غسل جنابت[۱]۔ غسل بعد انقطاع حیض[۲]، غسل بعد انقطاع[۳] (تنویر الابصار عالمگیری)

سوال:۔ واجب غسل کون کون سے ہیں؟

جواب:۔ ایک میت کا غسل زندہ پر واجب[۱] ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے

---

[۱] یہ غسل فرض علی کفایہ ہے فقہاء نے انحطاط رتبہ کے باعث واجب کے لفظ سے تعبیر ہے۔ (شامی)

سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہے یعنی یہ نہیں معلوم کہ نجاستِ حقیقی کہاں لگی ہے۔ تو اب سارے بدن کا غسل واجب[1] ہے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال ۱۱ :۔ سنّت غسل کتنے ہیں؟

جواب ۱۱ :۔ پانچ ہیں۔ جمعہ[1] کی نماز کے لیے عیدین[2،3] کی نماز کے لیے۔ احرام[4] حج یا عمرے کے لیے وقوف عرفات[5] کے لیے۔ (عالمگیری۔ درمختار۔ شامی)

سوال ۱۲ :۔ مستحب غسل کتنے ہیں؟

جواب ۱۲ :۔ تیئیس ہیں۔ دیوانگی[1] اور غشی دُور ہونے کے بعد۔ پچھنے[2] لگوانے کے بعد۔ شب[3] برات یعنی پندرھویں شعبان المعظم میں شب[4] عرفہ میں یعنی نویں رات ذوالحجہ کو۔ شب[5] قدر میں۔ مزدلفہ[6] میں ٹھہرنے کے نزدیک مزدلفہ کی صبح کو دن قربانی کے۔ نزدیک[7] داخل ہونے منیٰ کے واسطے سنگساری کے۔ داخل[8] ہونے کے وقت مکہ مکرمہ میں واسطے طواف زیارت کے۔ سورج[9] گہن اور چاند گہن کی نماز کے لیے۔ طلب[10] بارش کے لیے خوف[11] کے وقت۔ دفع مصیبت[12] مثل تاریکی دن یا سخت آندھی وغیرہ کے لیے۔ مدینہ[13] منورہ میں داخل ہونے کے وقت برائے تعظیم جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نئے کپڑے[14] پہننے کے وقت۔ مُردہ[15] نہلانے کے بعد۔ مقتول[16] پر بروقت قتل خواہ وہ کیسا ہی قتل ہو۔ سفر[17] سے مراجعت کے وقت۔ عورت[18] مستحاضہ پر خون بند ہو جانے پر۔ نابالغ پر جو سن کے لحاظ سے بالغ ہو۔ بعد[20] داخل ہونے اسلام کے جب کہ پاک ہو اور اگر جنبی ہو تو غسل واجب ہوگا۔ لوگوں[21] کے مجمع میں حاضر ہونے کے لیے گناہ[22] سے توبہ کرنے والے پر۔ محتلم[23] پر جب کہ اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے۔

(تنویر الابصار، درمختار ص ۱۱۴، شامی ص ۱۱۵)

فصل اوّل جنابت کے بیان میں

سوال ۱ :۔ جنابت کس کو کہتے ہیں؟

جواب ۱ :۔ لغت میں جنابت دوری کو کہتے ہیں اور شرعاً اس حالتِ ناپاکی کو کہتے ہیں کہ جو منی کے نکلنے یا ادخالِ حشفہ کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے۔ چونکہ اس حالت میں عبادت مخصوصہ سے دوری

---

[1] درمختار میں اس مقام پر اس غسل کو واجب ہی لکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ اس ایک حصہ کو دھو ڈالنا ہی کافی البتہ غسل کر لینا مستحب ہے ۱۲

ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ حالت شریعت میں جنابت سے تعبیر کی گئی۔

سوال:۔ غسل کے واسطے منی کا نکلنا کسی شرط کے ساتھ ہے یا مطلق ؟

جواب:۔ منی کا خارج ہونا دفق[1] اور شہوت کے ساتھ شرط ہے عام ہے اس سے کہ چھونے سے ہو یا دیکھنے سے یا ہاتھ کے عمل سے، سوتے میں نکلنے یا جاگنے میں، مرد سے نکلے یا عورت سے اگر بغیر ان شرائط کے منی نکلے گی۔ تو جنابت ثابت نہ ہوگی، اس پر غسل بھی فرض نہ ہوگا، مثلاً کسی نے بوجھ اٹھایا یا بیماری سے یا کسی اور سبب کے علاوہ ان اسباب مذکورۃ الصدر کے منی نکلی۔ تو غسل فرض نہ ہوگا، نہ وہ جنبی کہلاوے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ادخال حشفہ بھی مخصوص ہے یا عام ؟

جواب:۔ مخصوص ہے عورت اور مرد زندہ قابل شہوت کے قبل یا دُبر کے ساتھ اگر آدمی کے سوا جانور اور زندہ کے سوا مردہ اور قابل شہوت کے سوا صغیرہ وغیرہ غیر مشتہات کے ساتھ ہوگا تو غسل فرض نہ ہوگا جب تک انزال نہ ہو تو اس وقت بسبب غسل انزال ہوگا نہ کہ دخول یہ حکم غسل کے لیے ہے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مرتکب ان اُمور کا مستحق سزا بھی نہ رہا ہو (در مختار ص ۲۹ شامی ص ۱۱۲)

سوال:۔ اگر کوئی شخص سوتے سے جاگے اور اس نے اپنے بچھونے پر یا ران پر یا احلیل[2] میں تری پائی تو وہ کیا کرے ؟

جواب:۔ اگر اس کو احتلام یاد ہے اور اس کو مذی یا منی کے ہونے میں یقین ہو یا شک ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب ہوگا اور اگر یقین ہے کہ وہ ودی ہے تو غسل واجب نہ ہوگا (رد المختار ص ۱۱۰)

سوال:۔ یہ صورت احتلام یاد ہونے کے ساتھ بیان کی گئی اور جس کو احتلام یاد نہ رہے وہ کیا کرے ؟

جواب:۔ ایسا شخص اپنے یقین پر عمل کرے اور اگر ودی اور مذی کا یقین ہے تو غسل واجب نہ ہوگا، اور اگر منی کا یقین ہے تو غسل واجب ہوگا اور اگر شک ہو کہ وہ منی ہے یا مذی تو اب اسکو یاد کرنا چاہیئے کہ سونے سے پہلے اسکا عضو مخصوص منتشر تھا یا ساکن اگر منتشر تھا تو اس پر غسل واجب نہیں ورنہ واجب ہے (کبیری، عالمگیری)

سوال:۔ منی اور مذی اور ودی کی تشریح بیان کیجئے ؟

جواب:۔ منی غلیظ و سفید ہوتی ہے جو شہوت سے لذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو نرم کر دیتی ہے۔

---

[1] ...نے کو کہتے ہیں [2] احلیل ذکر کے سوراخ کو کہتے ہیں۔

مذی وہ ہے کہ جو ملاعبت یا تصور عورت سے بحالت انتشار عضو مخصوص سے سفیدی مائل رقیق چپ سا برآمد ہو۔ اور ودی گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں۔ جو بعد پیشاب نکلے۔ (شامی۔ ہدایہ)

سوال :۔ منی اور مذی اور ودی کے حکم بھی بیان کیجئے؟

جواب :۔ منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے، مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال :۔ مرد و عورت دونوں ہمبستر ہوئے اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی اور دونوں سو گئے صبح بروقت بیداری بستر پر دھبہ پایا اور احتلام دونوں کو یاد نہیں۔ اب غسل کس پر فرض ہے؟

جواب :۔ اس دھبہ کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر دھبہ لمبا سفید اور غلیظ ہے۔ تب تو مرد پر غسل واجب ہے اور اگر دھبہ گول رقیق اور زرد ہے تو عورت[1] پر۔ (صغیری ص ۲۳)

سوال :۔ ایک مرد کو احتلام اور انزال کی لذت تو یاد ہے مگر بعد بیداری اس نے بدن اور بستر پر کوئی نشان نہیں پایا اس پر بھی غسل واجب ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اس مرد پر غسل فرض نہیں اور اُسی حکم میں عورت بھی داخل ہے (تنویر الابصار، در مختار)

سوال :۔ کسی عورت نے مجامعت کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی پھر اس کی پیشاب گاہ سے منی اس کے شوہر کی برآمد ہوئی تو یہ عورت اعادہ غسل کا کرے یا نماز کا؟

جواب :۔ اس پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ (رد المختار ص ۱۰۸)

سوال :۔ ایک شخص کو احتلام ہوا۔ اور جاگنے کے وقت کوئی علامت نہ پائی پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اس کے بعد منی نکل آئی اُس پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اس نماز کا اعادہ بھی ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی کے پیشاب کرتے ہوئے منی نکلی ہو تو اس پر غسل فرض ہوا یا نہیں؟

جواب :۔ اگر اس وقت میں شہوت تھی تو غسل فرض ہوا۔ ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

---

[1] احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں غسل کر لیں۔ (شامی)

Marfat.com

فصل دوم حیض کے بیان میں

سوال :۔ فرض غسل کے اقسام میں ایک قسم فرض غسل کے بعد انقطاع حیض بیان کی گئی ہے اب یہ تبلایئے کہ حیض کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ جو خون کہ عورتوں کو بلا ولادت رحم کے اندر سے آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ اس کی رنگت سرخ۔ سیاہ۔ زرد۔ سبز مکدّر۔ خاکستری ہوتی ہے (عالمگیری)

سوال :۔ حیض کی کوئی مدّت معیّن ہے؟

جواب :۔ ہاں معین ہے خون حیض تین رات دن سے کم اور دس رات دن سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اگر اس مدّت سے کم یا زیادہ ہو تو وہ خون حیض کا نہیں ہے اس کو استحاضہ کہیں گے اور یہ زمانہ تین رات دن کا یا دس رات دن ساعت فلکی سے شمار ہو گا نہ ساعت زمانی و لغوی سے (تنویر الابصار در مختار شامی ص ۱۸۹)

سوال :۔ ساعت فلکی کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ ساعت فلکی پندرہ درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ نجومی گھڑیوں سے کیا گیا ہے۔ ایک رات دن کی چوبیس گھڑیاں یعنی گھنٹے ہوئے اس حساب سے تین رات دن کے کہ جو کمتر مدّت حیض کی مقرر کی گئی ہے۔ ۷۲ گھنٹے ہوتے ہیں۔ تو اب شروع اور ختم کمتر مدّت حیض کا وقت ۷۲ گھنٹے ہوا اس وقت میں اگر پاؤ گھنٹے کی بھی کمی ہو گی تو وہ حیض نہ ہو گا۔ مثلاً ایک عورت کو اوّل بار خون آیا جب کہ صبح کے چھ بجے تھے اور چوتھے دن پونے چھ بجے خون منقطع ہوا۔ اور پھر اس کے بعد اکثر مدّت کی میعاد تک کہ جو دس رات دن رکھی گئی ہے۔ جس کے ۲۴۰ گھنٹے ہوتے ہیں۔ کسی دن خون نہیں دیکھا۔ تو اب بوجہ اس پاؤ گھنٹے کی کمی کے یہ خون حیض کا شمار نہ ہو گا۔ کیونکہ میعاد مقررہ سے پاؤ گھنٹہ کی کمی واقع ہوئی۔ اگر چھ بجے منقطع ہوتا یا چھ سے تجاوز کرتا تو اس وقت بیں حیض ہوتا اب استحاضہ ہے۔ اسی طرح اکثر مدّت میں اگر پاؤ گھنٹہ کی زیادتی خون میں ہو جائے گی تو حیض شمار نہ ہو گا۔ مثلاً ایک عورت کو صبح کے چھ بجے حیض شروع ہوا۔ اور گیارہویں دن سوا چھ بجے پر ختم ہوا تو اس پاؤ گھنٹہ کی زیادتی حیض نہیں ہے چھ بجے تک حیض ہے اور پاؤ گھنٹہ استحاضہ کا ہے یہ مثال تو مبتدائہ کی ہوئی۔ عادت والی اپنی عادت پر جتنے دن زیادہ خون دیکھے وہ سب استحاضہ ہے۔ (در مختار۔ شامی ۱۸۹)

Marfat.com

سوال :۔ استحاضہ کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ استحاضہ بیماری کا نام ہے۔ اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ کہ جو متعلق فرج داخلی سے ہے پھوٹ جاتی ہے اس میں جماع و نماز وغیرہ سب درست ہے۔ مگر مستحاضہ ہر نماز کے لیے تجدید وضو کرے معذور کی مانند۔

سوال :۔ عورت کے پاک رہنے کی بھی کوئی میعاد شریعت میں مقرر ہے ؟

جواب :۔ ہاں کم از کم پندرہ دن میعاد طہر کے معین ہیں اور ایک ماہ میں دو حیض بھی ممکن ہیں۔ اور زیادہ طہر کی کوئی حد نہیں۔ تمام عمر کو بھی گھیر سکتا ہے۔ (در مختار ص ۱۹۰)

سوال :۔ اگر صغیرہ پہلے ۹ برس سے اور حاملہ پہلے جننے سے اور بڑھیا پچپن یا ساٹھ برس والی بڑھاپے میں خون دیکھے تو حیض کا حکم ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ یہ خون حیض کا نہیں ہے۔ استحاضہ کا ہے خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ (عالمگیری در مختار ص ۱۸۹ طحطاوی ص ۸۰)

سوال :۔ اگر عورت نے پاکی کی حالت میں نماز روزہ شروع کیا اور پھر نماز روزہ کے اندر حائضہ ہو گئی تو کیا کرے ؟

جواب :۔ اگر روزہ یا نماز نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم آئے گی اور اگر فرض ہے تو صرف فرض روزہ کی قضا ہے۔ نماز کی نہیں۔ (در مختار شامی ص ۱۹۲)

سوال :۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز اور روزہ نفل کی اور فرض روزہ کی تو قضا کرے اور فرض نماز کی نہیں ؟

جواب :۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نفل پہلے شروع کرنے سے نفل ہے اور بعد شروع کرنے کے وہ نفل واجب ہوتی ہے۔ اب اس نفل کا ادا کرنا بعد انقطاع حیض واجب ہو گیا۔ کیونکہ خود اس نے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہے اور واجب مقرر کردہ خدا ہے۔ اس لیے واجب تو خدا نے معاف کیا اور جو خود خریدا ہے وہ معاف نہیں کیا گیا۔

سوال :۔ اچھا فرض روزہ کی قضا کیوں ہے ؟ اس کا جواب نہیں ملا ؟

جواب :۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ روزے فرض سال تمام میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں اور اکثر

Marfat.com

حیض کے دس دن ہیں۔ پس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی برخلاف نماز کے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو ہر مہینہ میں قضا نماز پچاس اور ہر سال میں چھ سو ہوتیں اور اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا۔ اس لیے شارع نے نماز کو معاف فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا[1] فرمان عالی شان ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام کو مبتلائے حیض دیکھا تو رب العزت سے حکم نماز دریافت فرمایا۔ بارگاہ اقدس سے حکم معافی صادر ہوا۔ حضرت صفی علیہ السلام نے روزے کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دے دیا۔ شان بے نیازی نے اس دخل کو پسند نہیں فرمایا۔ اس لیے روزہ کی قضا ہوئی۔

سوال:۔ ایک عورت کو اوّل مرتبہ دو دن خون آکر بند ہوگیا اور پھر چھٹے دن خون آیا۔ تین دن پاک رہی۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ یہ عورت کا چھ دن تک حیض میں ہی شمار ہے۔ اس تین دن کی درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی کہ درمیان دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے۔ ایسا طہر متخلل بین الدمین سب حیض میں ہی داخل ہے خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو (درمختار ص ۱۹۲ شامی ص ۱۶۳)

سوال:۔ ایک عورت عادت والی ہے اس کو عادت کے خلاف خون آیا۔ مثلاً پانچ دن کی عادت تھی۔ ایک دفعہ چھ دن آگیا یا سات دن کی عادت تھی۔ ایک دفعہ آٹھ یا نو یا دس روز تک آیا تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب:۔ اس عورت کی عادت بدلی ہے۔ دس دن کے اندر اندر جتنے دن خون آیا وہ ایام حیض میں ہی داخل ہیں۔ (شامی ص ۱۸۹ و عالمگیری)

سوال:۔ اگر عادت والی عورت کو گیارہ دن تک خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جتنے دن عادت سے زیادہ ہیں وہ استحاضہ میں شمار ہیں۔ مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور ایک دفعہ اس کو گیارہ دن تک خون آیا۔ گویا سات دن عادت سے زیادہ ہوئے ہیں۔ تو یہ عورت اسی عادت کے موافق چار دن تک تو حیض میں شمار ہوگی۔ اور سات دن کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ غرض اکثر مدت یعنی دس دن سے جہاں خون متجاوز ہوا۔ تو اب عادت کے ایام منہا

---

[1] اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (ف)

Marfat.com

کر کے زاید ایام پر استحاضہ کا حکم ہو جائے گا۔ ان ایام استحاضہ کے روزے اور نماز سب ادا کرے گی۔ (شامی ص ۱۹۲)

سوال :- یہ حکم عادت والی کے لیے معلوم ہوا غیر عادت والی مبتدءۃ اگر پہلی مرتبہ گیارہ دن تک خون پائے تو وہ کیا کرے؟

جواب :- غیر عادت والی دس دن تک حائضہ ہے اور دس دن سے ایک دن یا دو دن جس قدر ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں۔ (تنویر الابصار۔ درمختار، شامی ۱۸۹)

سوال :- مستحاضہ عورت کہ جس کو عرصہ سے برابر خون جاری ہے۔ اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کو بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب :- اٹکل دوڑائے، اور خوب سوچے۔ ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کر دے (شامی ص ۱۷۱)

سوال :- ایک مستحاضہ کو حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے؟

جواب :- یہ بھی وہی کرے جو دنوں کی تعداد بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو۔

سوال :- ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں، دونوں جانب اس کی برابر ہیں۔ وہ کیا کرے؟

جواب :- اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ طہر اور حیض[1] میں تردد ہے یا طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں اگر حیض اور طہر میں تردد ہے، تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کر کے صرف فرض واجب، سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر طہر اور حیض اور

---

[1] فرق تردد بین الحیض والطہر و تردد بین الحیض والطہر والانقطاع اس صورت میں ظاہر ہوگا۔ کہ ایک عورت کو ایک مہینہ میں ایک مرتبہ حیض ہوتا تھا اور اتنا یاد ہے کہ انقطاع نصف اخیر میں ہوتا تھا اور کوئی خاص عشرہ یاد نہیں، تو نصف اول میں طہر اور حیض میں تردد ہوگا۔ اور حرمت اور حلت جب عبادات میں ٹکرائیں تو حلت کو ترجیح دی جائیگی پس وضو کر کے نماز پڑھے اور چونکہ نصف اخیر میں حیض اور طہر کے ساتھ انقطاع حیض کا بھی احتمال ہے۔ بنا بریں غسل کر کے نماز پڑھے کیونکہ انقطاع حیض موجب غسل ہے۔ (شامی ص ۱۹۱)

Marfat.com

انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے (شامی ۔ عالمگیری)

سوال:۔ یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے؟

جواب:۔ اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتدائے حیض رات میں ہوا تھا یا دن میں۔ اگر رات میں شروع ہونا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھ کر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ اور اگر دن میں حیض آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس۲۲ روزے اور قضا کرے اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا دن میں تو یہ عورت (اکثر مشائخ کے نزدیک) بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ بشرطیکہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو (عالمگیری ۔ در مختار ۔ شامی)

سوال:۔ ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں؟

جواب:۔ کرے گی مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر کہ جو رخصت ہونے کے وقت ہوتا ہے اس کا اعادہ نہیں اسی لیے کہ یہ طواف حائضہ سے ساقط ہے۔ (شامی ۔ در مختار)

سوال:۔ حائضہ عورت سے مساس وغیرہ بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا درست ہے (در مختار)

سوال:۔ حائضہ عورت سے کھانا پکوانا اور اس کی مستعملہ چیزوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سب جائز ہے بلکہ حائضہ کو اپنے چھونے سے علیحدہ رکھنا لائق نہیں کہ یہ فعل ہنود اور یہود کے ساتھ مشابہ ہے۔ (شامی)

سوال:۔ اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع کرلے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ توبہ اور استغفار کرے اور امیر صدقہ بھی دے صورت صدقہ کی یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جبکہ سرخ خون آرہا ہے تو ساڑھے چار ماشہ سونا دے۔ اور اگر خون کی زردی کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سونا دے۔ (شامی)

سوال:۔ کیا عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے؟

جواب:۔ عورت کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ (در مختار)

Marfat.com

سوال :۔ یہ بھی تبلا دیجئے کہ انقطاعِ حیض کے بعد صحبت کرنا غسل سے پہلے بھی حلال ہے یا نہیں؟

جواب :۔ جو عورت کہ بعد اکثر مدت یعنی دس دن کے پاک ہوئی۔ اس سے قبل از غسل بھی وطی یعنی صحبت کرنا حلال ہے۔ پہلی مرتبہ والی ہو یا دس دن کی عادت والی مگر مستحب یہ ہے کہ ایسی عورت سے بھی جب تک غسل نہ کرے صحبت نہ کرے اور جو عورت ایسی ہو کہ جس کا خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے وہ جب تک غسل نہ کرے یا اس پر آخر وقت نماز کا اسقدر نہ گزرے کہ جو غسل اور تحریمہ کو کافی ہے اس وقت تک اس سے وطی جائز[1] نہیں اور یہی حکم نفاس[2] کا ہے۔ (تنویر الابصار۔ درمختار، عالمگیری)

سوال :۔ وہ کونسی عورت ہے کہ جس پر بعد انقطاع حیض تاخیر غسل نماز کے آخری وقتِ مستحب تک واجب ہے؟

جواب :۔ یہ عورت وہ ہے کہ جس کا خون عادت سے کم میں منقطع ہوا ہو مثلاً اس عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور اب کی دفعہ خون حیض تیسرے دن منقطع ہوا تو اب اس عورت پر غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے، جب تک کہ نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔ (شرح وقایہ)

سوال :۔ حیض اور نفاس والی کو کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب :۔ نماز کا پڑھنا۔ روزہ کا رکھنا۔ طواف کعبہ کرنا۔ مسجد میں جانا۔ قرآن شریف پڑھنا اور چھونا[3] اور جماع کرنا۔ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال :۔ اگر کوئی عورت معلمہ ہو تو بحالتِ حیض و نفاس قرآن کی تعلیم کس طرح دے؟

جواب :۔ ایک ایک کلمہ سکھا دے اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے اور قرآن کے ہجے بھی کرانا اس کو درست ہے۔ (عالمگیری)

---

۱ لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ عادت کے موافق خون بند ہو گیا ہو اور اگر عادت کے دنوں سے کم میں بند ہو تو غسل کر کے عورت نماز پڑھے۔ لیکن اس سے جماع جائز نہ ہوگا تا وقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں (درمختار، شامی) ۲ نفاس کا حکم مثل حیض کے ہے۔ ہر چیز میں سوائے سات چیزوں کے اور سات چیزیں یہ ہیں بلوغ[1]، عدت[2]، استبرا[3] اور طلاق[4] سنت اور بدعت میں فرق کفارہ[5] کے روزوں کے اتصال کا فرق[6] کمی۔ نفاس کی کوئی حد معین نہ ہونا۔ زیادتی[7] کی حد چالیس دن کا معین ہونا (شامی) ۳ چھونا اگر اس غلاف اور جلد سے ہے کہ جو قرآن شریف سے علیحدہ ہے تو درست ہے۔ اور اگر اس غلاف اور جلد کے ساتھ ہے کہ جو قرآن شریف سے سلا ہوا ہے تو درست نہیں اور یہی حکم جنابت وطی اور بے وضو پر بھی ہے مگر بچے اس حکم سے خارج ہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :- ایسی عورت تسبیح اور تہلیل اور کھانے کے وقت بسم اللہ بھی پڑھ سکتی ہے یا نہیں ؟

جواب :- ہاں اِن کے پڑھنے کا مضائقہ نہیں۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور گھر میں نماز کی جگہ پر آ بیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی تھی۔ اتنی دیر تک سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھتی رہے۔ (عالمگیری)

سوال :- ایسی عورت کو عید گاہ اور قبرستان میں بھی جانے کی اجازت ہے یا نہیں ؟

جواب :- ہاں اجازت ہے۔ (در مختار)

سوال :- ایسی عورت یعنی حائضہ اور نفساء کو تختی وغیرہ جس پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوں چھونا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :- ان کا چھونا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :- ایسی عورت کو تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کا چھونا کیسا ہے ؟

جواب :- مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال :- یہ بھی بتا دیجئے کہ حیض کا شروع ہونا کب متحقق ہوتا ہے ؟

جواب :- جب خون فرج خارج تک آجائے قبل اس کے نماز روزہ نہیں توڑے گی۔ (شامی)

سوال :- کسی عورت نے بحالت طہارت اپنی فرج داخل میں کپڑا یا روئی کو رکھا اور وہ خون سے سُرخ ہوگیا۔ اور فرج خارج میں گدی رکھی۔ اور وہ خون سے سُرخ نہیں ہوئی بوجہ حائل ہونے کپڑے کے اب اس عورت پر کس وقت سے حکم حیض ہے ؟

جواب :- اس عورت کی مدتِ حیض اس وقت سے متحقق ہوگی۔ جب فرج داخل سے کپڑے کو اُٹھائے گی یا خود وہ کپڑا خون کے زور سے اپنے مقام سے علیحدہ ہو جائے اور یہی حکم استحاضہ اور نفاس اور پیشاب کا ہے اور مرد کے لیے بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ اپنے سوراخِ ذکر میں روئی رکھے مگر قلفہ یعنی جائے ختنہ اس حکم سے خارج ہے قلفہ میں جب پیشاب آ پہنچے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (شرح وقایہ)

فصل سوم نفاس کے بیان میں

سوال :- فرض غسل کی قسموں میں ایک قسم فرض غسل کی بعد انقطاعِ نفاس بیان کی گئی ہے۔ اس سے

Marfat.com

بھی آگاہی بخشئے کہ نفاس کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ نفاس وہ خون ہے کہ جو بعد بچہ پیدا ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے۔
(تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال :۔ اس کی بھی کوئی حد معین ہے ؟

جواب :۔ اس کی کمی کی کوئی حد نہیں۔ مگر زیادہ کی حد چالیس دن معیّن ہے۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔
(تنویر الابصار)

سوال :۔ وہ نفاس والی کہ جس نے پہلی مرتبہ بچّہ جنا اور اس کو پچاس دن تک خون آیا۔ یا عادت والی عورت جس کی عادت بیس دن کے نفاس کی ہے۔ اور ایک دفعہ پچاس دن تک خون آیا تو ان دونوں عورتوں کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ وہ عورت، کہ جس نے پہلی مرتبہ بچّہ جننے کے بعد پچاس دن تک خون دیکھا، چالیس دن تک نفاس والی اور بعد چالیس دن کے مستحاضہ ہوگی۔ اور عادت والی زچّہ کو بیس دن تو عادت کے موافق زچگی میں شمار ہوں گے اور تیس دن باقی کے استحاضہ میں اسی طرح دنوں کی کمی زیادتی اور جماع اور غسل کے اوقات میں سب احکام نفاس کے مثل احکام حیض کے ہیں اور حیض کا مفصل بیان باب حیض میں گذر چکا۔ (در مختار)

سوال :۔ اگر کسی عورت کا بچّہ پیٹ چاک کر کے نکالا جائے تو ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اگر خون رحم سے جاری ہُوا ہے تو عورت نفاس والی ہے۔ ورنہ زخم والی ٹھہرے گی اور نماز روزہ سب ادا کرے گی۔ (در مختار)

سوال :۔ اگر کسی عورت حاملہ کے نصف سے کم بچّہ نکل کر رہ گیا۔ اور وقت نماز قریب الاختتام ہے تو کیا یہ عورت، نفاس والی ہے۔

جواب :۔ یہ عورت اس وقت تک نفاس والی نہیں ہے اور جب کہ نفاس ثابت نہیں۔ تو نماز کس طرح معاف ہو سکتی ہے اس وقت کی نماز بھی اشارہ سے ادا کی جائے۔ مقام غور ہے کہ جب ایسے وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ تو صحیح اور تندرست عورت ذرا سے عذروں کے ساتھ کیونکر نماز قضا کر سکتی ہے۔ ہاں اگر بچّہ نصف، سے زیادہ نکل آئے اور خون بھی جاری ہو جائے۔ تو اب نماز

Marfat.com

معاف ہے۔ اور یہ عورت نفاس والی شمار ہو گی۔ (درمختار)

سوال :۔ جوڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اوّل بچہ کی ولادت سے ہو گا یا دوسرے بچہ کی ولادت سے ؟

جواب :۔ نفاس کے لیے اوّل بچہ کی ولادت معتبر ہے۔ اور عدّت کے لیے دوسرے بچہ کی۔

سوال :۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ انفتاح[1] رحم وَلدِ اوّل سے ہو گا تو اب اس کے بعد کا خون چالیس[40] دن تک نفاس ہے اور عدّت کے انقضا کے لیے انخلائے رحم ضروری ہے اور انخلائے رحم دوسرے مولود کے بعد ثابت ہو گا۔ اس لیے عدّت کے انقضا میں ولدِ ثانی کی ولادت معتبر ہے۔

سوال :۔ جوڑواں بچے کب تک ہو سکتے ہیں ؟

جواب :۔ چھ مہینے سے کم کے جوڑواں ہو سکتے ہیں۔ (درمختار)

سوال :۔ اور چھ مہینے سے زیادہ کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اگر چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ درمیان دو بچوں کے ہُوا تو وہ دو حمل اور دو نفاس قرار دیئے جائیں گے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اسقاط والی کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اگر اسقاط ایسی حالت میں ہوا۔ جب کہ ظہورِ اعضاء ہو چکا تھا تو اس کے بعد کے خونِ حیض کے لیے نفاس کا حکم ثابت ہے اور اگر ظہورِ اعضاء سے پہلے اسقاط ہُوا تھا۔ تو وہ خون حیض کا ہے۔ بشرطیکہ پندرہ دن کے طہر گزرنے کے بعد تین ہی دن خون جاری رہا ہو۔ اور اگر تین دن خون جاری نہیں رہا یا تین دن جاری رہا۔ مگر پندرہ دن کا طہر پہلے نہیں گزرا تو اب یہ استحاضہ ہے۔

(درمختار)

سوال :۔ ظہورِ اعضاء کب تک ہو جاتا ہے ؟

جواب :۔ ایک سو بیس[120] دن کے بعد۔ (درمختار)

سوال :۔ ایک عورت کا حمل اسقاط ہو کر خون جاری ہُوا۔ اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں۔ مثلاً اندھیرے میں گر پڑا۔ اور پھینک دیا گیا اور حمل کے دنوں کو بھی بھُول گئی تو اس

---

[1] یعنی رحم کا منہ کھلنا ۱۲

عورت پر کیا حکم ہے؟

جواب :۔ یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں غسل کرکے نماز وغیرہ ادا کرے۔ (درمختار)

سوال :۔ معذور کس کو کہتے ہیں، اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ معذور وہ ہے جس کا عذر ایک نماز کے پورے وقت برابر رہے اور وہ اس کے روکنے میں بے قابو ہو۔ جیسے نکسیر جاری ہو یا خون استحاضہ یا ریح یا پیشاب یا دست یا پیپ یا پانی کسی مقام بدن سے درد کے ساتھ وغیرہ وغیرہ اور اس کا حکم یہ ہے کہ وضو ہر نماز کے وقت کے لیے کرے۔ اور اس وضو سے اس وقت میں جو فرض اور نفل چاہے پڑھے۔ معذور کے وضو کو وقت، کا جانا توڑتا ہے۔ یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا مثلاً ایک عورت مستحاضہ نے ظہر کا وضو کیا۔ تو اب اس وضو سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و امام محمد کے نزدیک خروج ظہر کے وقت تک جو چاہے پڑھے جہاں وقت ظہر گذرا وضو ٹوٹا۔ اور اگر اس عورت کو استحاضہ کے سوا دوسرا حدث[۱] یعنی ناک سے خون کا جاری ہونا وقت کے اندر لاحق ہوا تو اب ناقص وضو اس دوسرے حدث کا لحوق ہے۔ نہ پہلے کا۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال :۔ اگر کسی معذور کا سارے وقت نماز میں بالاستیعاب عذر نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر کو اس کا عذر منقطع بھی ہوجاتا ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ جس کا عذر قلیل زمانہ کو منقطع ہوجاتا ہے۔ وہ عدم انقطاع کی برابر ہے۔ (درمختار)

سوال :۔ قلیل زمانہ معذور کے حق میں کیا رکھا گیا ہے؟

جواب :۔ جس میں معذور عذر سے خالی رہ کر نماز ادا کرسکے۔ (شامی)

سوال :۔ معذور اپنے نجس کپڑے کو بھی دھولے یا اسی سے نماز پڑھ لے؟

جواب :۔ اگر ایسی حالت ہے کہ جو دھووے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر دوبارہ نجس ہوجائے گا تو اس کے بغیر دھوئے نماز پڑھ لے ورنہ کپڑے کا دھونا واجب ہے۔ اسی طرح بدن اور مکان کا حکم ہے۔ (درمختار، تنویر الابصار)

---

[۱] مثل پیشاب کرنے یا پاخانہ پھرنے یا نکسیر جانے وغیرہ کے ۱۲

Marfat.com

فصل چہارم احکاماتِ غسل میں

سوال:۔ مفروض غسل میں کیا کیا چیزیں فرض ہیں کہ جن کے بغیر ناپاکی دُور نہیں ہوتی؟

جواب:۔ تین چیزیں ہیں۔ اوّل منہ بھر کر کلی کرنا۔ دوسرے ناک میں[1] پانی ڈالنا۔ تیسرے سارے بدن کا دھونا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ سُنتیں غسل میں کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ دس[1] ہیں۔ اوّل[1] نیت کرنا۔ پھر[2] دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا اور بسم اللہ پڑھنا۔ پھر[4] شرمگاہ کو پہلے غسل سے دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر[5] وضو کرنا۔ پھر[6] تین بار سر اور تمام بدن[2] پر پانی ڈالنا۔ قبلہ[7] کی طرف منہ نہ کرنا جب کہ ننگا ہو۔ تمام[8] بدن پر پانی مل لینا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ ایسی[9] جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔ پانی[10] میں کمی اور زیادتی نہ کرنا (عالمگیری۔ درمختار۔ کبیری)

سوال:۔ مستحبات غسل کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا۔ بعد غسل کپڑے سے بدن پونچھ ڈالنا اور باقی مستحبات وہی ہیں۔ جو وضو کے ہیں۔ سوائے استقبال قبلہ کے۔ (درمختار)

سوال:۔ ناک میں پپڑی خشک مانع طہارت ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بے شک مانع طہارت ہے۔ اسی طرح گندھا ہوا آٹا ناخنوں میں لگا رہنا مانع طہارت ہے پہلے ناک کی پپڑی اور آٹے کو دور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ (درمختار۔ شامی)

سوال:۔ کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہو تو یہ مہندی یا روغن مانع طہارت ہے یا نہیں؟

جواب:۔ یہ چیزیں مانع طہارت اور غسل نہیں۔ اسی طرح ناخنوں میں اگر میل یا مٹی ہو تو بھی طہارت ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال:۔ دانتوں میں ریشہ گوشت کا یا اور کوئی کھانا رہ جائے تو غسل اُتر جائے گا۔ یا نہیں؟

لہ ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا چمڑا نرم ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے ۱۲ (عالمگیری) ۲ہ پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین بار داہنے مونڈھے پر ڈالے۔ پھر تین بار بائیں مونڈھے پر ڈالے۔ (درمختار)

جواب :۔ اتر جائے گا۔ ہاں اگر کوئی چیز سخت ہوگی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اُترے گا۔ (دُرمختار)

سوال :۔ انگوٹھی اور کان کی بالیاں غسل کے وقت اتاری جائیں یا کیا؟

جواب :۔ اگر انگوٹھی یا بالیاں تنگ ہیں کہ پانی ان کے اندر نہیں پہنچ سکتا تب تو اتارنا واجب ہے ورنہ ان کو حرکت دے دینا کافی ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال :۔ عورتوں کو چوٹی گندھی ہوئی کا کھولنا بروقت غسل کیسا ہے؟

جواب :۔ ضروری نہیں ہے۔ فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا لیں۔ ہاں اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو اب عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے اس لیے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی۔ جس طرح کہ مردوں کو ڈاڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے۔ بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہیں ہے۔ مرد عورت سے گندھے ہوئے بالوں میں مستثنےٰ ہے۔ اگر مرد کے سر پر بال گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر بالوں کا کھولنا اور چیرنا بھی واجب ہے۔

(دُرمختار، شرح وقایہ)

سوال :۔ گیسو چوٹی سے علیحدہ گندھے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی بروقت غسل کھول لے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں گیسوؤں کا کھولنا عورتوں پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی عورت کو سر پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہو۔ تو وہ کیا کرے اور وہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے منع کر سکتی ہے۔ یا نہیں؟

جواب :۔ سر کا مسح کر لے اور باقی بدن دھولے۔ عورت کو نہیں پہنچتا ہے کہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے روکے۔ کیونکہ وہ حق خاوند ہے۔ شریعت میں رعایت حقِ خاوند کی کس قدر رکھی ہے۔ جائے غور ہے۔ (شامی۔ درمختار)

سوال :۔ اگر کوئی شخص کلی کرنا غسل میں بھول گیا۔ اور نماز کے وقت اس کو یاد بھی نہیں آئی۔ البتہ اس درمیان میں پانی ضرور پیا ہے۔ تو اب اس شخص کو دوبارہ غسل کرنا چاہیئے یا کیا؟

جواب :۔ غسل دوبارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درمیان کا پانی پینا۔ بجائے کلی کرنے کے ہے۔ بشرطیکہ منہ بھر کر پیا ہو۔ چسکی سے نہ پیا ہو۔ (درمختار)

Marfat.com

سوال :۔ غسل اور وضو کے لیے کس قدر پانی ہونا چاہیئے ؟
جواب :۔ ایک صاعؔ[1] پانی غسل کے لیے ۔ اور ایک مُدّ وضو کے لیے چاہیئے ۔ اور کم و بیش کا بھی مضائقہ نہیں ۔ لیکن اسراف اور کمی نہ ہو ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جُنبی والی کو غُسل کی جگہ ایسی ملے کہ جہاں بے پردگی ہو تو کیا کرے ؟
جواب :۔ اگر جُنبی مرد ہے اور بے پردگی بھی مَردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پرواہ نہ کرے ۔ مرد مَردوں کے رُوبرو نہالے ۔ اور عورت عورتوں کے سامنے نہالے ۔ کیونکہ نظر کرنا ہم جنس کا ہم کی طرف خفیف تر ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جُنبی عورت ہے اور بے پردگی مَردوں سے ہوتی ہے تو یہ عورت تیمّم کرے اگر خوف جاتے رہنے وقت نماز کا ہو ۔ ورنہ تاخیر کرے غسل میں ۔ (درمختار)

سوال :۔ پانی سے استنجا بھی کرے یا نہیں ؟
جواب :۔ استنجا تو کسی صورت میں نہ مَرد مَردوں کے سامنے اور نہ عورت عورتوں کی موجودگی میں کرے کیونکہ اوّل تو نجاست حقیقی ڈھیلوں سے دُور ہو گئی ہے ۔ اب صرف پانی سے فضیلت حاصل کرنا ہے ۔ اور اگر نجاست حقیقی زائل نہیں بھی ہوئی ہے تو نجاست حقیقی غلیظ بقدر درہم مانع صلوٰۃ نہیں ، اور کشفِ عورت غیر کے سامنے سب طرح حرام ہے ۔ (شامی)

باب ۳ تیمّم کے بیان میں

سوال :۔ تیمّم کس کو کہتے ہیں ؟
جواب :۔ لغت میں تیمّم مطلق قصد کو کہتے ہیں ۔ اور اصطلاحِ شرع میں تیمم اس قصد کو کہتے ہیں کہ جو پاک کرنے والی مٹی یا جنسِ مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے ۔ اور یہ مخصوصاتِ اُمّتِ محمدؐ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام سے ہے ۔ (تنویر الابصار ۔ شامی)

سوال :۔ تیمّم کس کس چیز پر جائز ہے ؟
جواب :۔ مٹی اور جنسِ مٹی پر یعنی پتھر ، چونہ ، گیرو ، ملتانی ، سرمہ ، ہڑتال ، گندھک ، یاقوت ، زبرجد فیروزہ ، عقیق ، سفید ھانمک وغیرہ ان سب پر تیمّم درست ہے ۔ (عالمگیری)

---

[1] نصف صاع تقریباً ایک سو پینتیس تولہ کا ہوتا ہے اور مُد اڑسٹھ تولہ کا ہوتا ہے ۱۲ ۔

سوال:۔ تیمّم میں شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ سات شرطیں ہیں۔ ۱۔ اسلام کا ہونا۔ ۲۔ نیّت کرنا۔ ۳۔ مسح کرنا۔ ۴۔ تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح۔ ۵۔ مٹی یا جنسِ مٹی کا ہونا۔ ۶۔ مٹی یا جنسِ مٹی[1] کا مطہّر ہونا۔ ۷۔ پانی کا نہ ہونا۔ حکماً[2] یا حقیقتاً[3]۔ (درمختار، شامی)

سوال:۔ تیمّم کے رکن بیان کرو؟

جواب:۔ تیمّم میں اوّل رکن دو ضرب ہیں۔ یعنی اوّل ضرب مٹی پر مار کر منہ پر مسح کر لے۔ اور دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ کہنیوں تک دوسرا رکن تیمّم کا استیعاب ہے۔ یعنی ایسے طور پر منہ اور ہاتھوں پر مسح کرے کہ کوئی مقام مسح سے خالی نہ رہے۔ (درمختار)

سوال:۔ تیمّم کی سُنّتیں بیان کیجئے؟

جواب:۔ ۱۔ بسم اللہ کہنا۔ ۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا۔ ۳۔ ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو کھینچنا۔ ۴۔ ہتھیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا۔ ۵۔ ہاتھوں کو جھاڑنا۔ ۶۔ مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کا کشادہ رکھنا۔ ۷۔ ترتیب[4] یعنی اوّل چہرہ کا مسح کرنا، پھر داہنے کو پھر بائیں کو مسح کرنا۔ ۸۔ پے در پے بلا توقف مسح کرنا اس طرح کہ اگر پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضوِ متقدم خشک نہ ہوتا۔ (دُرمختار، شامی)

سوال:۔ تیمّم کرنا کس شخص کو جائز ہے؟

جواب:۔ اوّل اس شخص کو جو عاجز ہو۔ اس مطلق پانی کے استعمال سے جو کافی ہو اس کی طہارت کو بسبب دُوری ایک میل[5] کے۔ دوسرے اس شخص کو جو بہ سبب لاحق ہونے بیماری یا خوف زیادتی بیماری

---

[1] اگر مٹی ناپاک خشک ہے تو اس پر نماز درست ہے مگر اس سے تیمّم درست نہیں، وہ مستعمل پانی کی مانند پاک کرنے والی نہیں ۱۲

[2] حکماً یہ کہ بیماری یا خوف زیادتی بیماری وغیرہ سے پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو۔ [3] حقیقتاً یہ کہ پانی کا ایک میل تک اصلاً موجود نہ ہونا۔ خواہ مسافر یا مقیم شہر ہو یا باہر (درمختار، عالمگیری) [4] تیمّم کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو معہ کچھ ہتھیلی کے اُوپر پشت سیدھے ہاتھ کی رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک کھینچے۔ بعد اس کے انگلی شہادت اور انگوٹھے اور باقی ہتھیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کرے انگلیوں کے سروں تک۔ اسی طرح پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرے (شرح وقایہ) [5] ایک میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز چوبیس انگلی کا اور انگل چھ جو کا

Marfat.com

ـ کے استعمال پانی سے عاجز ہو تیسرے اس شخص کو جس کو پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف آبرو جانے کا ہو یا جان جانے کا خوف ہو عام ہے۔ اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی مثلاً سانپ یا آگ وغیرہ۔ (تنویر الابصار، دُر مختار، شامی)

سوال:۔ آبِ مطلق اور کافی کی قید کس واسطے لگائی گئی ہے؟

جواب:۔ یہ قید اس واسطے ہے۔ کہ آبِ مقید اور غیر کافی بمنزلہ معدوم کے ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس آبِ مقید یعنی گلاب، کیوڑہ، آبِ باقلہ، آبِ تربوز وغیرہ موجود ہے۔ تو اس پانی سے وضو نہیں کر سکتا۔ یا غیر کافی اس قدر پانی ہے کہ خواہ اس سے وضو کرے یا نجاست حقیقی جو کپڑے اور بدن کو مانع نماز لگی ہوئی ہے دُور کرے تو اس قدر پانی سے بھی وضو درست نہیں۔ کپڑے اور بدن کو دھوئے اور وضو کے بدلے تیمّم کرے سب کے نزدیک یا بقدر پیاس پانی ہے عام ہے اس سے کہ اپنی پیاس ہو، یا غیر کی آشنا ہو یا اجنبی تو ان سب صورتوں میں باوجود کافی پانی وضو کے لیے ہونے کے پھر غیر کافی سمجھا گیا۔ اور تیمّم جائز ہوا۔ (در مختار)

سوال:۔ جن نمازوں میں بسبب خوف مخلوق کے تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوا ہے جیسے کہ عورت کو مرد فاسق کے سبب۔ مدیون کو قرض خواہ کے سبب وغیرہ وغیرہ آیا بعد رفعِ خوف ان نمازوں کا اعادہ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر یہ خوف مرد فاسق اور قرض خواہ وغیرہ کے دلانے سے پیدا ہوا ہے تب تو بعد رفعِ خوف اس نماز کا اعادہ ہے۔ اور اگر مرد فاسق اور قرض خواہ وغیرہ کو دیکھ کر خوف خود بخود پیدا ہوا ہے۔ اور اس خوف سے تیمّم کر کے نماز پڑھے تو اس نماز کا اعادہ نہیں۔ (در مختار)

سوال:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ جو کسی کے خوف دلانے سے پیدا ہوا اس کے رفع کرنے سے تو اعادہ نماز کا ہوا۔ اور جو خود بخود پیدا ہوا اس سے اعادہ نماز کا نہیں؟

جواب:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو خوف کسی کے دلانے سے پیدا ہوا۔ اور پھر اس نے تیمّم کر کے نماز پڑھی تو یہ عجز بندہ کی جانب سے پیدا ہوا اور فعل عباد حق اللہ کے اسقاط میں معتبر نہیں۔ اور جو خوف بغیر کیے دشمن کے خود بخود اس کو دیکھ کر پیدا ہوا تو وہ ایسا ہے۔ جیسے مرض پیدا ہو گیا۔ چونکہ

اور میل کا فاصلہ جانب توجہ میں یعنی جس طرف کو جا رہا ہے دو میل اور دائیں بائیں جانب ایک میل معتبر ہے (شرح وقایہ۔ در مختار)

Marfat.com

اس کے پیدا کرنے میں کوئی درمیان نہیں ہے۔ اور وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس لیے اس پر اعادہ نماز کا حکم نہیں۔ (شامی)

سوال:۔ اگر کسی نے قرآن پڑھنے کے لیے یا قبرستان میں جانے کے لیے یا دفن میت کے لیے یا اذان کے لیے یا کسی اور غیر مقصود عبادت کے لیے تیمّم کیا۔ تو اس تیمم سے نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس تیمّم سے بالاتفاق فرض نماز نہیں ادا کر سکتا کیونکہ تیمّم میں ایسی عبادتِ مقصودہ کی نیّت شرط ہے کہ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں اور مذکورہ سوال کی یہ سب باتیں بے طہارت بھی درست ہیں۔ اس لیے اس تیمّم سے نماز فرض درست نہیں۔ (عالمگیری۔ شرح وقایہ)

سوال:۔ اگر سجدۂ تلاوت کے لیے یا نماز جنازہ کے لیے تیمّم کیا تو کیا اس سے بھی فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں اس تیمّم سے فرض نمازیں پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں مقصودہ عبادت ہیں۔ اور یہ بلا طہارت درست نہیں۔ (در مختار۔ شامی)

سوال:۔ کیا نماز جنازہ کو غیر معذور اس حالت میں کہ پانی موجود ہے اور تندرست بھی ہے صرف تیمّم سے ادا کر سکتا ہے؟

جواب:۔ ہاں ادا کر سکتا ہے جبکہ نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو اگرچہ جنبی اور حائضہ کیوں نہ ہو مگر میت کے ولی کو درست نہیں۔ اسی طرح کسوف اور خسوف اور عیدین[1] کی نمازوں کو بھی بخوفِ فوت ہو جانے کے تیمّم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا ہے۔ غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں۔ وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمّم کے ساتھ باوجود موجود ہونے پانی کے اور تندرستی کے پڑھی جا سکتی ہیں۔ (در مختار۔ شامی)

سوال:۔ کیا سجدۂ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمّم سے نہیں کر سکتا؟

جواب:۔ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں۔ وضو کر کے کر سکتا ہے۔ (در مختار۔ شامی)

---

[1] یہ حکم کل نماز عید فوت ہونے پر ہے اور اگر مقتدی وضو کر کے شریک ہو سکتا ہے بعض نماز عید، تو تیمم اب درست نہیں رہا۔ اسی طرح جنازہ کی بعض تکبیر میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم روا نہیں۔ (شامی۔ طحطاوی)

Marfat.com

سوال:- جمعہ کی نماز بھی تیمم سے بخوف تلف ہو جانے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
جواب:- اس نماز کو بھی نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہے۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)
سوال:- ایک شخص کنوئیں پر پہنچا مگر رسی، ڈول نہ ہونے سے پانی لینے سے عاجز ہے اب اس شخص کو بھی تیمم کرنا درست ہے یا نہیں؟
جواب:- درست ہے بشرطیکہ اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا نہ ہو کہ اس کو کنوئیں میں ڈال کر اور نچوڑ کر وضو کر سکے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری، شامی)
سوال:- ایک شخص کے پاس کپڑا تو موجود ہے مگر قیمتی ہے اگر اس کو کنوئیں میں ڈالے تو کپڑا بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ شخص وضو کرے یا تیمم؟
جواب:- اگر بقدر ضرورت پانی کی قیمت سے زیادہ نقصان اس کپڑے کے تر ہونے سے لازم آئے تو تیمم کرے۔ ورنہ اسی صورت سے کنوئیں میں ڈال کر وضو کرے۔ (درمختار)
سوال:- ایک جُنبی آدمی کے ساتھ جانور ہے اور پانی صرف اس قدر ہے کہ غسل کرلے یا جانور کو پلادے اب فرمائیے کیا کرے؟
جواب:- اگر اس کے پاس ایسا برتن موجود ہے کہ جس میں غسالہ جمع ہو سکے۔ تو اس برتن میں بیٹھ کر خود غسل کرلے اور اس غسالہ سے جانور کی دفع تشنگی کرے۔ اور اگر ایسا برتن نہیں ہے۔ تو خود تیمم کرے اور جانور کو پلادے۔ (درمختار)
سوال:- ایک شخص نے بوجہ پانی نہ ہونے کے تیمم کیا۔ اور پانی اس کو بعد تیمم کے مل گیا۔ مگر اسی وقت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ غسل یا وضو نہیں کر سکتا۔ تو اب وہی تیمم پہلا باقی رہا یا اور تیمم کرے؟
جواب:- وہ تیمم کہ جو بحالت پانی نہ ہونے کے کیا گیا تھا۔ باطل ہوا اس لیے کہ رخصت کے اسباب کا متغیر ہونا پہلی رخصت کے شمار اور کفایت کرنے کو مانع ہے۔ تو اب دوسرا تیمم دوسرے سبب سے کرے گا۔ (دُرمختار)
سوال:- ایک نماز کے تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں یا صرف اسی وقت کی؟
جواب:- ہمارے نزدیک تیمم مطلق بدلا ہے وضو اور غسل کا تو جس طرح ایک وضو اور غسل سے کئی وقتوں کی نماز فرض اور نفل ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اس سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔ (تنویر الابصار۔ دُرمختار)

Marfat.com

سوال:- اگر تیمّم کرتے وقت انگوٹھی یا عورتیں چوڑیوں کو اتاریں نہیں۔ تو تیمّم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب:- بغیر اتارے انگوٹھی اور چوڑیوں کے تیمّم درست نہ ہوگا۔ کیونکہ مسح کے وقت ماتحت انگوٹھی اور چوڑیوں کا مسح سے خالی رہے گا۔ ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اس مقام کا کرلیں۔ تو پھر نہ اتاریں تیمّم درست ہوجائے گا۔ (درمختار)

سوال:- کوئی شخص خود تیمّم نہیں کر سکتا۔ تو کیا دوسرا اس کو تیمّم کرادے؟

جواب:- ہاں کرادے انہیں دو ضربوں کے ساتھ اوّل ضرب سے اس کے منہ کو مسح کرادے۔ پوری طرح پر دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ کو دوسرے اپنے ہاتھ سے اس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کرادے۔ مگر نیّت تیمّم کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر۔ (دُرمختار شامی)

سوال:- ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے۔ جس سے پانی کا حال دریافت کرسکتا ہے۔ لیکن اس مسافر نے بغیر دریافت کیے تیمّم سے نماز پڑھ لی۔ بعد نماز کے اس آدمی سے دریافت کیا۔ اور اس نے قریب پانی بتلادیا۔ اب یہ نماز جائز ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب:- یہ نماز جائز نہیں ہوئی۔ ہاں اگر یہ مسافر نماز سے پہلے دریافت کرلیتا۔ اور وہ نہ بتاتا۔ پھر یہ مسافر تیمّم کرکے نماز پڑھتا۔ اور بعد میں پانی کے قریب ہونے کا نشان دیتا تو اس صورت میں نماز جائز ہوجاتی۔ اس لیے کہ جو اُس پر واجب تھا۔ یعنی تلاش وہ اس مسافر نے کرلیا اور پہلی صورت میں مسافر نے تلاش کو ترک کردیا اس لیے نماز جائز نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر مسافر بغیر تلاش کئے پانی کے نماز پڑھ لے تو کیسا؟

جواب:- گنہگار ہوگا۔ کیونکہ اس نے اس چیز کو ترک کیا۔ جو اس پر واجب تھی یعنی تلاش۔

(عالمگیری شامی)

سوال:- اگر پانی کی جگہ تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔ اور اب اس پانی کے ملنے کی اُمید میں وقت تنگ ہوجائے تو یہ انتظار کیسا؟

جواب:- مستحب ہے، نماز کے اخیری وقتِ مستحب تک انتظار کرنا۔ اور اگر امید نہ ہو۔ تو تاخیر نہ

لہ پورے طور پر اس طرح کہ اگر ایک بال یا نتھنوں کے کناروں کو یا دیوار ناک کو چھوڑ دے گا تو تیمّم درست نہ ہوگا۔ دوسرے کو تیمّم کرائے یا خود کرے ۱۲

Marfat.com

کرے۔ (تنویر الابصار، عالمگیری)

سوال:۔ ایک مسافر نے اسلام لانے سے پہلے تیمّم کیا۔ اور دوسرے نے وضو کیا۔ آیا یہ دونوں بعد اسلام کے نماز اُس تیمّم اور وضو سے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ جس نے تیمّم کیا ہے۔ وہ عند الطرفین[لہ] نماز نہیں ادا کر سکتا۔ کیونکہ تیمّم میں نیت شرط ہے۔ اور وہ اسلام لانے سے پہلے نیّت کا اہل نہیں تھا۔ اور جس نے وضو اسلام لانے سے پہلے کیا تھا۔ وہ بعد اسلام لانے کے اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ وضو میں نیّت شرط نہیں ہے۔

(عالمگیری، تنویر الابصار، دُرِ مختار)

سوال:۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضاء زخمی ہوں تو وہ کیا کرے؟

جواب:۔ تیمّم کرے شمار[۲] کی راہ سے وضو میں اور پیمائش کی راہ سے غسل میں۔

(عالمگیری، تنویر الابصار، دُرِ مختار)

سوال:۔ کیا تیمّم اور دھونا جمع نہیں ہوتا؟

جواب:۔ ہاں یہ دونوں جمع نہیں ہوتے۔ (تنویر الابصار، دُرِ مختار)

سوال:۔ ایک مسافر کے پاس پانی ہے۔ مگر بگمان اس کے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے، نماز تیمّم سے پڑھ لی۔ اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی ہے تو اب کیا کرے؟

جواب:۔ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے گا۔ (دُرِ مختار)

سوال:۔ ایک مسافر نے تیمّم کر کے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اب کیا کرے؟

جواب:۔ اگر اس کو گمان غالب ہے کہ پانی مانگنے سے دے دیگا تو نماز کو توڑ دے اور اگر نہ دینے کا ہے تو نماز نہ توڑے۔ اور اگر پہلے نماز سے ایسے شخص کو پاوے۔ اور پھر اس کے بغیر مانگے ہوئے صرف اس وہم پر کہ پانی مانگنے سے نہ دیگا۔ تیمّم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی۔ اور اگر

لہ عند الطرفین یعنی نزدیک امام اعظم و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما ۱۲۔ ۲؎ یعنی وضو میں اکثر اعضاء کا بلحاظ شمار اعتبار ہے پس چہرہ اور دونوں ہاتھ اور سر زخمی ہوں اور پاؤں زخمی نہ ہوں تو تیمّم کرے کیونکہ زخمی اعضاء تعداد میں زیادہ ہوئے اور غسل میں اکثریت کا اعتبار رو بلحاظ پیمائش ہے پس اگر اکثر حصہ بدن کا زخمی ہو اور تھوڑا نہ ہو تو غسل کا تیمّم کرے۔ (عالمگیری، شامی)

Marfat.com

شک کی حالت میں نماز پوری کر لی۔ اور پھر بعد نماز کے اس شخص سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا[1]۔ تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے اور پہلے انکار کیا۔ اور پھر دیا تو نماز پہلے تیمّم کے ساتھ درست ہوئی۔ لیکن اب تیمم جاتا رہا۔ (عالمگیری، شرح وقایہ)

سوال:۔ دو برتنوں میں پانی بھرا ہے اور ان میں سے ایک برتن کا پانی پاک ہے اور دوسرے کا ناپاک اور مصلّی نہیں جانتا کہ ناپاک کونسا ہے اور پاک کونسا۔ ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب:۔ تیمّم کرے (شرح وقایہ)

سوال:۔ قیدی وغیرہ کو اگر پانی اور مٹی دونوں پر قدرت نہ ہو تو کیا کریں؟

جواب:۔ بسبب حرمت اوقات، نمازیوں کے مشابہ[1] ہو جائیں۔ اگر پاک زمین پائیں ورنہ نماز کا اشارہ ہی کریں۔ کھڑے ہو کر۔ پھر جب پانی اور مٹی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو تو اس نماز کا اعادہ کریں۔ (تنویر الابصار۔ دُرِّ مختار)

سوال:۔ سفر میں ایک مرد ہے اور ایک عورت، مرد پر غسل جنابت ہے اور عورت پر غسل حیض اور وہاں پر ایک میّت بھی ہے، پانی صاف اس قدر ہے کہ ایک کو کافی ہو تو اب یہ پانی کون استعمال میں لاوے؟

جواب:۔ اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی ملک ہے تو مالک ہی پر صرف کرنا اس پانی کا اولیٰ ہے اور اگر وہ پانی سب کی ملک ہے، تو میّت مستحق ہے، سب تیمم کریں۔ اور اگر پانی مباح ہے۔ تو جنبی سب سے اَولیٰ ہے۔ کیونکہ نجاست جنابت، کی سب سے اَشد ہے۔

(عالمگیری، دُرِّ مختار، شامی)

سوال:۔ تیمّم غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہے یا کچھ فرق ہے؟

جواب:۔ ایک ہی طرح پر ہے۔

سوال:۔ ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمّم کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ایک آدمی کئی مرتبہ کر سکتا ہے اور ایک جماعت بھی کر سکتی ہے مٹی پانی مستعمل کے حکم میں نہیں۔ (دُرِّ مختار)

---

[1] خواہ دے، قیمتاً بھی پانی دے مگر قیمت دستور سے زیادہ نہ ہو ۱۲ منہ۔ یعنی رکوع اور سجود کریں دیوبگا (دُرِّ مختار)

Marfat.com

سوال:۔ تیمّم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔ جن چیزوں سے تیمّم کی اصل یعنی وضو اور غسل جاتا رہتا ہے۔ انہیں سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی۔ (تنویر الابصار)

سوال:۔ تیمم باطل کب ہوتا ہے؟

جواب:۔ جب کہ وہ شرائط جو ہم اُوپر لکھ آئے ہیں، نہ پائی جائیں۔

سوال:۔ جنبی کو پانی ملا گر غسل کے وقت، کوئی عضو باقی رہ گیا۔ بعد اس کے حدثِ اصغر ہو گیا پھر دونوں حدثوں کے لیے ایک تیمّم کیا بعد اس کے اتنا پانی ملا کہ وضو اور بقیہ عضوِ غیر مغسولہ جنابت کو کفایت کرتا ہے تو اب کیا کرے؟

جواب:۔ وضو اور بقیہ عضوِ غیر مغسولہ دونوں کو دھولے تیمّم دونوں حدثوں کا باطل ہو جاوے گا۔ اور اگر اتنا پانی ہے کہ صرف بقیہ عضوِ غیر مغسولہ کو کفایت کرتا ہے نہ وضو کو تو غسل کے حق میں تیمّم ٹوٹ گیا۔ وضو کے حق میں باقی ہے۔ اور اگر صرف ایک کے لیے کافی ہے خواہ اس سے وضو کرے یا عضوِ غیر مغسولہ کو دھولے تو پہلے اس عضو کو دھووے جو غسل میں باقی رہا ہے مگر وہ تیمّم جو واسطے حدثِ اصغر کے تھا نزدیک امام محمدؒ کے ٹوٹ گیا۔ اس حدث کا تیمم دوبارہ کرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ پہلا تیمّم بدستور ہے۔ اور اگر اس نے اس قدر پانی سے وضو کر ہی لیا اور عضوِ غیر مغسولہ کو نہیں دھویا تو جنابت کے حق میں اس کا تیمّم ٹوٹ گیا۔ دونوں روایتوں کے موافق تو اب پھر تیمّم کرے گا۔ (شرح وقایہ، شامی)

سوال:۔ ایک شخص نے ایک جماعت کو جنگل میں پانی مباح کیا۔ یعنی ایک جماعت کو تیمّم کرتے دیکھ کر کہا کہ اے جماعت والو یہ پانی ہے جو تم میں سے چاہے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے لائق ہے اس صورت میں جماعت والوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور اگر یوں کہا کہ اس قدر پانی میں نے تم کو دیا تو کیا کرنا چاہیئے۔ مفصّل اس مسئلہ کا جواب دینا چاہیئے۔

جواب:۔ صورت اوّل میں جب ایک شخص وضو کرے گا۔ سب کے تیمّم باطل ٹھہریں گے۔ کیونکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قدرت اس قدر پانی کی حاصل ہوئی کہ جس سے وضو کر سکتا تھا۔ اور دوسری صورت میں کسی کا بھی تیمّم نہ جائے گا۔ کیونکہ اس موہوب پانی میں سب کا حصّہ ہے اور ہر ایک کا حصّہ اتنا نہیں

Marfat.com

جو وضو کو کافی ہو تو گویا کسی نے پانی اپنی طہارت کے موافق نہیں پایا۔ ہاں اگر سب مل کر ایک شخص کو ہبہ کر دیں۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم اس شخص کا کہ جس کو جماعت نے پانی ہبہ کیا ہے۔ باطل نہ ہو گا کیونکہ ہبہ مشترک شے کا امام کے نزدیک درست نہیں تو گویا پانی ملک واہب پر ہی ہے۔ اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو پانی جماعت نے دے دیا ہے جاتا رہا۔ اس شخص کو اسی پانی سے درست ہے۔ (شرح وقایہ)

باب موزوں پر مسح کے بیان میں

سوال :۔ موزوں پر مسح کرنا کیسا ؟

جواب :۔ درست ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد میں علامت اہلِ سنّت والجماعت سے اس کو رکھا ہے۔

سوال :۔ کیا سفر و حضر دونوں میں درست ہے ؟

جواب :۔ ہاں دونوں میں درست ہے مگر مدّت کے تعین میں مقیم اور مسافر کی حق میں فرق ہے۔

سوال :۔ کیا فرق ہے ؟

جواب :۔ مقیم کی مدّت مسح ایک رات دن ہے وقتِ حدث[1] سے اور مسافر کی مدّتِ مسح تین رات دن ہے وقتِ حدث سے اب اس عرصہ میں ایک رات دن یا تین دن رات جب حدث ہو تو تمام وضو کرے مگر پیر نہ دھووے۔ اس پر مسح کرتا رہے۔ اور یہ حکم بے وضو کے لیے ہے۔ جنابت والے کے لیے نہیں ہے۔ (عالمگیری۔ تنویر الابصار)

سوال :۔ مقیم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور ایک دن رات گزرنے سے پہلے مسافر ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اس کی مدّت مسح تین رات دن جو مسافر کے لیے ہے مقرر ہو جائے گی اسی طرح اگر

---

[1] ایک مقیم نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس کا گیارہ بجے دن کے وضو ٹوٹا تو اب دوسرے دن گیارہ بجے تک جب حدث ہو وضو کرے بجائے پیر دھونے کے موزوں پر مسح کرتا ہے۔ اب دوسرے دن ۱۱ بجے کے وقت اگر باوضو ہے تب تو صرف دونوں پیر موزوں سے نکال کر دھووے باقی وضو درست ہے۔ اگر بے وضو ہے اسی طرح مسافر تین رات دن تک وقت حدث مسح کرتا رہے ۱۲

Marfat.com

مسافر ایک رات دن گزرنے سے پہلے مقیم ہو جائے۔ تو اب اس مسافر کی میعادِ مسح ایک رات، دن کی ہو گی۔

سوال:۔ اگر مقیم مسح کی مدت ختم ہونے کے بعد مسافر ہوا یا مسافر ایک دن رات گزرنے کے بعد مقیم ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ موزوں کو پیر سے اُتار کر پھر سے دھو دے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ وہ کون سے موزے ہیں جن پر مسح درست ہے؟

جواب:۔ وہ موزے چمڑے یا بانات وغیرہ کے ہیں۔ جن میں پانی اثر نہ کرے اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتا ہو۔ اگر لوہے یا لکڑی کے ہوں گے تو مسح درست نہ ہو گا اس لیے کہ ان کو پہن کر آدمی عادت کے موافق بے تکلف چل نہیں سکتا۔ (عالمگیری، شامی)

سوال:۔ سوت کی جرابوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہے۔ (شامی)

سوال:۔ کس مقدار کا موزہ مسح کے لیے چاہیئے؟

جواب:۔ جس سے دونوں ٹخنے چھپ جائیں۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر موزہ ایسا ڈھیلا ہو کہ ڈھیلے پن کے سبب اُوپر سے پاؤں دکھائی دیں تو کیا اس پر بھی مسح درست ہے؟

جواب:۔ ہاں درست ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال:۔ اگر موزہ پھٹا ہوا ہو تو کس مقدار تک مسح جائز ہے؟

جواب:۔ اگر پیر کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہے اور چلنے کے وقت پیر موزوں سے اس قدر کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں۔ اور اگر اس سے کم ہے تو درست ہے۔ اور اگر لمبا پھٹا ہے کہ اس میں تین انگلیاں برابر سما جاتی ہیں۔ لیکن اتنا کھلتا نہیں تو درست ہے۔ اور اگر چلنے کے وقت اتنا کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں۔ (مراقی الفلاح، عالمگیری)

سوال:۔ ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے۔ اور جمع کرنے میں تین انگلیوں کے

Marfat.com

موافق ہوگیا ہے۔ تو مسح درست نہیں اور اگر دونوں موزے تین انگلیوں کی مقدار پھٹے ہوئے ہیں تو مسح درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص کا ایک پاؤں پورا موزے سے نکلا یا بعض حصّہ تو یہ شخص اسی پاؤں کو دھووے یا دونوں کو یا اسی کو دھووے اور دوسرے پر مسح کرے۔ مفصّل بیان کیجئے؟

جواب:۔ اکثر قدم نکل جانے سے مسح دونوں پاؤں کا ٹوٹ جاتا ہے۔ اب دونوں ہی پاؤں کا موزہ سے نکال کر دھوئے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک پاؤں کو دھووے اور دوسرے پر مسح کرے، اس لیے کہ موزوں میں دھونا اور مسح کرنا جمع نہیں ہوتا۔ (شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال:۔ مسح کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے داہنے موزے کے اگلے حصّے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے بائیں پاؤں کے موزے کے اگلے حصّہ رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اُوپر تک کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص نے انگلیاں کشادہ نہ کیں مگر مقدار تین انگلیاں ہاتھ کے مسح کیا آیا اس کا مسح درست ہے؟

جواب:۔ ہاں درست ہے، لیکن خلاف سنّت ہے۔ (نورالایضاح۔ عالمگیری)

سوال:۔ ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک مرتبہ مسح کیا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہرگز درست نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک ہی جگہ تین مرتبہ خط کھینچا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ درست نہیں۔ ہاں تین جگہ علیحدہ علیحدہ اگر خط کھینچا تو درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کوئی شخص اُلٹا مسح کرے۔ یعنی پنڈلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف کھینچے تو کیسا ہے؟

جواب:۔ خلاف سنّت ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ سوال ایک شخص موزوں پر مسح بھول گیا پھر مینہ پڑا یا پانی بقدر تین انگشت کے پڑا یا ایسی گھاس پر چلا کر جو مینہ کے پانی سے تر ہے، اس کا بھی مسح ہوگیا نہیں؟

جواب:۔ اس شخص کا مسح ہوگیا۔ اسی طرح سر پر مینہ کا پانی پڑنے سے بھی مسح سر کا ہوجائیگا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ موزوں پر ایسی جگہ مسح کرنا جو پاؤں سے خالی ہے درست ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ درست نہیں۔ اگر اس خالی جگہ میں پاؤں لے جاکر مسح کرے تو درست ہے پھر اس جگہ سے پاؤں جُدا ہونے پر دوبارہ مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر ایک موزہ کے اندر پانی چلا جاوے جس سے تمام پاؤں بھیگ جاوے اس صورت میں مسح قائم رہے گا یا نہیں ؟

جواب:۔ اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا۔ پاؤں کو موزہ سے نکال کر پھر دھووے۔ (شرح وقایہ)

سوال:۔ مسح کو توڑنے والی چیزیں کیا کیا ہیں ؟

جواب:۔ جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں وہ سب مسحِ مُوزہ کو بھی توڑنے والی ہیں اور دونوں موزوں سے دونوں پاؤں کا نکالنا یا صرف ایک کا یا اکثر قدم کا نکالنا بھی ناقض مسح ہے۔ اور مدت کا گزرنا بھی مسح کو توڑتا ہے۔ پانی موجود[1] ہونے کے وقت۔ (عالمگیری)

سوال:۔ دستانوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ دستانوں پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح عمامہ اور ٹوپی اور برقعہ پر جائز نہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال:۔ اس مسح کا اُس معذور کے حق میں جس کا وضو وقت کے جاتے رہنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ معذور کو اگر وضو کے وقت، عذر موجود نہ تھا اور اس لیے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب اس کو مثل تندرستوں کے مدتِ معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت، عذر پیدا ہوا تو مسح وقت کے اندر جائز ہے خارج وقت میں جائز نہیں (عالمگیری)

سوال:۔ جس شخص کو مدتِ مسح ختم ہونے کے بعد خوف پاؤں کے اکڑ جانے کا سبب سردی کے ہو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اس شخص کے لیے مُوزوں کے مسح کا حکم ساقط ہوا اور جبیرہ کے مسح کا حکم طاری ہوا تو اب اس وقت میں آدھے سے زیادہ کا مسح کفایت کرتا ہے۔ برخلاف مسح موزہ کے (درمختار)

سوال:۔ جبیرہ کس کو کہتے ہیں ؟

---

[1] اگر پانی موجود نہیں ہے اور مدت مسح کی پوری ہو گئی اور مسح کرنے والا نماز میں ہے تو اب اس کو نہ توڑے (عالمگیری)

جواب :۔ جبیرہ وہ لکڑی یا تختی ہوتی ہے ۔ جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اس کا یہ حکم ہے کہ جب تک زخم کا دھونا یا مسح کرنا یا پٹی کا کھولنا ضرر کرے ۔ اس وقت تک جبیرہ پر مسح کرے ۔ (شرح وقایہ)

سوال :۔ کیا پھایا اور پٹی اس حکم میں داخل نہیں ہو سکتی ؟

جواب :۔ یہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں ۔ (شرح وقایہ)

سوال :۔ زخم کے ساتھ بعض اچھی جگہ بھی بندھنے میں آجاتی ہے ۔ اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جب کہ دھونا اور کھولنا مضر ہو تو اس جگہ کا بھی مسح تبعاً زخم کے ساتھ درست ہے بلکہ گرد پٹی کے اگر کچھ بدن سے کھلا رہے اور اس کے دھونے میں خوف ہو کر پٹی تر ہونے سے زخم میں نقصان ہوگا ۔ تب بھی مسح درست ہے ۔ (شرح وقایہ ، شامی)

سوال :۔ ایک شخص کا زخم ایسا نہیں ہے کہ جس پر مسح ضرر کرے مگر پٹی ایسی صورت سے باندھی گئی ہے کہ جس کے کھولنے میں نقصان ہے یعنی خون سے چپک گئی ہے اس طرح کہ اگر اس کو اکھاڑتے ہیں تو زخم کی تازگی کا احتمال ہے ۔ تو اس صورت میں مسح پٹی پر ہوگا ۔ یا زخم پر ؟

جواب :۔ ایسی صورت میں مسح پٹی ہی پر ہوگا ۔

سوال :۔ ایک شخص کو پٹی کھولنے میں ضرر ہے یعنی ایسی جگہ پر بندھی ہوئی ہے کہ یہ خود نہیں باندھ سکتا اور نہ کوئی دوسرا آدمی باندھنے والا ہے ۔ اب بھی مسح کرے یا کھول کر دھووے ؟

جواب :۔ یہ شخص بھی صاحبِ عذر ہے مسح کرے گا ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ کسی کا پھایا خود گر پڑے بغیر گرائے اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اگر زخم اچھا نہیں ہوا اور جبیرہ یا پھایا گر پڑا تو نہ دھونا اس جگہ کا لازم ہوا اور نہ مسح سابقہ باطل ہوگا اور اگر زخم کے اچھے ہونے کے سبب سے پھایا گرا ہے تو اب مسح باطل ہے اور دھونا اس جگہ کا واجب ہے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ زخم کی پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو اب دوبارہ مسح کرے یا نہیں ؟

جواب :۔ دوبارہ مسح کرنا بہتر ہے ۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:۔ پٹی اور جبیرہ پر مسح کس حد تک ضروری ہے؟

جواب:۔ آدھے سے زیادہ پر اگر آدھے سے کم پر مسح کرے گا تو درست نہ ہوگا (عالمگیری۔ تنویر الابصار)

سوال:۔ کیا اس میں حدثِ اکبر اور اصغر کی کچھ قید ہے؟

جواب:۔ نہیں۔ دونوں حالتوں میں برابر ہے خواہ بے وضو باندھے یا جنابت والا سب پر مسح ہے۔ (دُرِ مختار)

سوال:۔ اگر اُوپر کی پٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نیچے کی پٹی پر اعادہ واجب نہیں۔ مگر مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال:۔ اگر کوئی دوسرے آدمی سے موزے پر مسح کرالے تو درست ہے؟

جواب:۔ ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

باب نجاسات کے بیان میں

سوال:۔ نجاست کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

جواب:۔ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نجاستِ حکمیہ دوسری نجاست حقیقہ۔

سوال:۔ نجاست حکمیہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ نجاست حکمیہ وہ ہے جو نظر نہ آوے۔ صرف شارع کے حکم سے بدن پر ایسی ناپاکی طاری ہوتی ہے کہ جس کا وجوب ازالہ عذر سے ساقط نہیں جیسے حدثِ اکبر[1] یا حدث اصغر[2] کہ بظاہر کوئی ناپاکی بدن سے لگی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ اور پھر ایسی ناپاکی ہے کہ کسی عذر سے اس وجوب ازالہ کی معافی نہیں چونکہ اس نجاست کے وجود کا تحقق محض حکماً ہے۔ اسی واسطے اس کا نام حکمیہ رکھا گیا۔ (کبیری۔ شامی)

سوال:۔ نجاست حکمیہ کس چیز سے دُور ہوتی ہے؟

جواب:۔ مطلق پانی سے دُور ہوتی ہے نہ مقید پانی سے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار۔ شامی)

سوال:۔ مطلق پانی کس کو کہتے ہیں؟

لہ نیت مسح کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر ۱۲ ؎ جس کو جنابت یا نہانے کی حاجت کہتے ہیں ۱۲ ؎ بے وضو ہونے کی حالت ۱۲

Marfat.com

جواب :۔ مطلق پانی وہ ہے جس کے اندر بہنا اور پیاس کا دور کرنا اور نباتات کا اُگانا۔ اور بیرنگ ہونا پایا جاوے کہ جو اس کی پیدائشی صفتیں ہیں۔ جیسے مینہ کا پانی، دریا اور ندیوں کا پانی کنویں اور چھوٹے بڑے چشموں کا پانی اور ان پانیوں کی پاکی اور ناپاکی کا بیان مفصل پانی کے بیان میں آگے آئیگا۔

سوال :۔ مقید پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید کے نہ بولا جائے۔ مثلاً تربوز کا پانی، باقلہ کا پانی، عرق گلاب عرق کیوڑہ، عرق بادیان، عرق کو وغیرہ ایسے پانیوں سے نجاست حقیقی دور ہوتی ہے نہ نجاست حکمی۔ (شامی۔ کبیری)

سوال :۔ نجاست حقیقیہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ نجاست حقیقیہ وہ ہے جو نظر آوے جیسے پاخانہ، پیشاب وغیرہ اور اس نجاست کیلئے مقدار معافی کی بھی معین ہے چونکہ اس کے وجود کا تحقق حقیقتہً ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو حقیقیہ کہا گیا۔ (کبیری، شامی)

سوال :۔ نجاست حقیقیہ کتنی قسم کی ہے؟

جواب :۔ دو قسم کی ایک غلیظہ، دوسری خفیفہ۔

سوال :۔ غلیظہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ امام صاحب کے نزدیک غلیظہ اس کو کہتے ہیں جس میں دو نص متعارض نہ ہوں اور صاحبین کے نزدیک جس میں مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف نہ ہو۔ (شامی)

سوال :۔ نجاست غلیظہ میں کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب :۔ جو چیزیں کہ آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا وضو واجب ہوتا ہے۔ سوائے ریح کے جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، خون حیض، خون نفاس، خون استحاضہ، کچلو پیپ، خون جاری، منہ[1] بھر کے قے، ان کے علاوہ شراب اور پاخانہ اور پیشاب ان چوپایہ جانوروں کا جنکا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہوں مثل شیر بلی[2] وغیرہ کے یا نہ ہوں مثل گدھے وغیرہ کے پاخانہ

---

[1] بچہ کی قے کا بھی یہی حکم ہے ۱۲ (در مختار) [2] بلی اور چوہے کا پیشاب بسبب نہ ہو سکنے بچاؤ کے معاف ہے سوائے پانی کے اور اس کے برتنوں کے۔ (در مختار)

Marfat.com

بطخ اور مرغی کا اور سانپ اور جونک کا، اور گوبر گائے اور بھینس کا، اور مینگنی اونٹ، بکری کی اور ہر حلال جانور چوپایہ کا پاخانہ اور غیر ماکول اللحم پرند جانوروں کا پیشاب سوائے چمگادڑ کے اور مردار یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (کبیری۔ در مختار۔ عالمگیری)

سوال: نجاست غلیظہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہے تو ساڑھے چار ماشہ کے وزن اور پتلی ہے تو ہتھیلی کے گڑھے کے برابر کپڑے یا بدن پر لگ جاوے تو اس قدر معاف ہے۔ (تنویر الابصار، شامی)

سوال: نجاست خفیفہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: امام صاحب کے نزدیک نجاست خفیفہ اس کو کہتے ہیں جس میں دو نص متعارض ہوں اور صاحبین کے نزدیک وہ ہے جس میں مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف ہو۔ (شامی)

سوال: نجاست خفیفہ کیا کیا شے ہیں؟

جواب: گھوڑے اور حلال جانوروں کا پیشاب مثل گائے بکری وغیرہ کے پیخال ان پرند جانوروں کی جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: نجاست خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: کمتر چوتھائی سے کپڑے اور بدن کا معاف ہے[1] مثلاً انگرکھا یا بدن پر نجاست لگی تو ایسے ہی انگرکھا یا کرتہ کے دامن میں نجاست لگی ہے تو چوتھائی سے کم دامن کا اس آلودگی سے معاف ہے اسی طرح بدن کا لگے تو دیکھے کہ ہاتھ میں ہے یا کمر میں یا پیٹ میں اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کا چوتھائی حصہ معاف ہے ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ کم چوتھائی سے دیکھا جائے گا اور یہ حکم عضو کا کپڑے اور بدن کے واسطے ہے نہ کہ پانی اور ہر چیز بہنے والی کے حق میں کوئی بھی معاف نہیں، اگر تھوڑی سی بھی نجاست مل جاوے گی تو سارا پانی ناپاک ہو جاوے گا خواہ وہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال: نجاست حقیقیہ کس کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

---

[1] معاف۔ سے مراد یہ ہے کہ اس قدر نجاست کے ساتھ نماز اصل میں صحیح ہے اور یہ مراد نہیں کہ وہ مکروہ بھی نہیں بلکہ مقدار معینہ کا دور کرانا واجب ہے اگر دور نہ کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس مقدار سے کم کا دور کرنا سنت ہے اور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور زیادہ مقدار میں دھونا فرض ہے اور نہ دھونا مبطل نماز ہے یہی حکم نجاست خفیفہ کا ہے۔ (در مختار)

جواب ۱۔ آب مطلق اور آب مقید کے دھونے سے ۲۔ رگڑنے[۱] سے مثل جوتے اور چمڑے کے موزے کے جبکہ جسم دار نجاست لگے۔ ۳۔ پونچھنے سے مثل آئینہ اور روغنی برتنوں وغیرہ کے جن میں بعد پونچھنے کے اثر نجاست باقی نہ رہے۔ ۴۔ خشک[۲] ہونے سے مثل زمین کے خشکی حرارت آفتاب سے ہو یا ہوا سے ۵۔ چھیلنے سے مثل لکڑی کے ۶۔ ذات کے بدلنے سے مثلاً شراب سرکہ ہو جاوے یا گدھا نمک میں نمک بن جاوے ۷۔ آگ[۳] میں جلانے ۸۔ اکثر میں سے بعض کے نکال دینے سے جیسے اناج کو بروقت جلا کرنے بھوسی کے جس کو گاہنا زمیندار کہتے ہیں، بیل گوبر اور پیشاب کرتے ہیں۔ اگر اس میں سے کچھ حصہ نکل گیا تو سب اناج پاک ہو گیا یا روئی تھوڑی جو کہ نصف سے کم ناپاک تھی اور پھر دُھنی گئی تو بعض[۴] حصہ نکل جانے سے جو کہ دُھنے میں جاتا رہا باقی روئی پاک ہو گئی۔

(دُرِ مختار، شامی، عالمگیری)

سوال:۔ چھاچھ دودھ تیل ان سے بھی نجاست حقیقی دُور ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ان چیزوں سے نجاست حقیقی دُور نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ مستعمل پانی سے نجاست دُور ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں مستعمل پانی سے نجاست دُور ہو جاتی ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ اکثر یہ مشہور ہے کہ یہ پانی پاک تو ہے مگر پاک کرنے والا نہیں اس کے کیا معنے؟

جواب:۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ پانی نجاست حکمیہ کا پاک کرنے والا نہیں ہے۔ یعنی اس پانی سے غسل اور وضو نہیں کر سکتے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال:۔ مستعمل پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ مستعمل پانی وہ ہے جس سے حدث دور کیا جاوے یا عبادت کی نیت سے بدن پر صرف کیا

---

[۱] رگڑنا زمین پر ہو خواہ لکڑی یا ناخن یا پتھر وغیرہ سے ہو۔ [۲] یہ حکم زمین اور ان چیزوں کے حق میں ہے جو زمین پر ثابت اور قائم ہیں (عالمگیری)

[۳] اگر برتن مٹی یا پتھر کا ہے اور نجاست اس کے اجزاء میں گھس گئی ہے تو آگ میں جلانے سے بھی نجاست دور ہو جاتی ہے اسی طرح گوبر اور لید کی راکھ پر طہارت کرنے کا فتویٰ ہے بکری کی سری خون میں بھری ہوئی جلادی جائے وہ بھی پاک ہے۔ مٹی کے برتن جو نجس مٹی سے بنائے جائیں یا وہ اینٹیں جو پانی سے بنائی جائیں اور پھر آگ میں پکائی جائیں سب پاک ہیں۔ (عالمگیری)

[۴] لیکن شرط یہ ہے کہ جس قدر حصہ ناپاک ہوا ہے اس مقدار میں یا اس سے زیادہ نکل جائے نہ کم۔ (شامی)

Marfat.com

ہمارے۔ جس وقت یہ پانی عضو سے جُدا ہوا مستعمل ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

سوال :۔ بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیفہ دونوں نجاستیں لگیں۔ اور اپنی مقدار معافی سے دونوں نجاستیں کم ہیں۔ تو اب کیا حکم ہے؟

جواب :۔ ایسی صورت میں نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے۔ دونوں کی مقدار ملا کر دیکھا جائے۔ اگر غلیظہ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو غلیظہ کا حکم ہو گا۔ (درمختار)

سوال :۔ کپڑے کو کس طرح دھووے؟

جواب :۔ جو نجاست کپڑوں میں نمودار نہیں اس کا تو محل دھونے والے کے گمان غالب میں ایک بار کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور وسواس والے کے لیے تین بار یا سات بار دھونا اور نچوڑنا مبالغہ کے ساتھ معتبر ہے اور نجاست کہ نمودار ہو۔ اس کا زوال عین واثر معتبر ہے۔ خواہ دھونے سے ایک ہی بار کے ہو۔ (درمختار)

سوال :۔ اگر کسی چیز پر ایسی بدبودار نجاست لگ جائے کہ جس کی بدبو دھونے کے بعد بھی نہ جائے یا ناپاک تیل یا مردار جانوروں کی چربی لگ جائے کہ جو بعد دھونے سے دُور نہ ہو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ تین بار دھو ڈالنے کے بعد بوئے نجاست۔ یا تیل کی چکنائی کا رہنا مضر طہارت نہیں ہاں اگر مردار جانور کی چکنائی ہے تو البتہ مضر طہارت ہے۔ اس لیے کہ وہ عین نجاست ہے۔ (درمختار)

سوال :۔ ایک شخص نے نجس کپڑے کو بقدر اپنی طاقت کے بعد دھونے کے نچوڑا پھر دوسرے شخص نے اپنی طاقت کے موافق اسی کپڑے کو نچوڑا اب اس کپڑے میں سے چند قطرے پانی کے نکلے اس کپڑے کی طہارت کا حکم پہلے نچوڑنے میں ہے یا پچھلے میں؟

جواب :۔ ہر شخص بقدر اپنی طاقت کے احکام کا مخاطب ہے۔ دوسرے کی طاقت سے یہ شخص قادر نہیں ٹھہرے گا۔ اگر پہلے شخص نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑ لیا تھا۔ تو اس کے نزدیک پاک ہو گیا تھا۔ دوسرے نے جب نچوڑا تو اس کے نزدیک اب پاک ہوا۔ (درمختار)

سوال :۔ اگر کوئی شخص کپڑے کے باریک ہونے کے سبب نچوڑنے میں مبالغہ نہ کرے۔ جب بھی وہ کپڑا پاک ہو گا یا نہیں۔ کیونکہ اس نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑا نہیں ہے؟

جواب :۔ یہ کپڑا بہ سبب ضرورت کے پاک ہو جائے گا۔ (درمختار)

سوال:۔ بڑے فرش دری وغیرہ جو نچوڑنے میں نہیں آتے۔ ان کی طہارت کس طرح پر ہے؟
جواب:۔ اتنا کثیر پانی ڈالے کہ جس سے زوال عین نجاست ہو جائے کہ اس قدر کثیر پانی ڈالنے سے طہارت ہو جاتی ہے بلا شرط نچوڑنے[1] اور سکھانے[2] کے۔ (در مختار)
سوال:۔ نجاست غلیظہ اور خفیفہ کا بخارا اور دھواں اگر کپڑے اور بدن کو لگ جائے تو کیسا؟
جواب:۔ جب تک اثر نجاست مثل رنگ یا بدبو کے کپڑے پر پیدا نہ ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔ (شامی)
سوال:۔ ایک شخص کے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ گئی۔ اور یہ یاد نہیں کہ کون سے مقام پر لگی ہے۔ تب یہ شخص کیا کرے؟
جواب:۔ وہ شخص اپنے گمان غالب پر بدن یا کپڑے کو دھو ڈالے خواہ نجاست دوسری طرف لگی ہوئی ہو اگر بدوں اٹکل کے بھی دھو لے گا تو بھی کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار، در مختار)
سوال:۔ کیا یہ طہارت بعد علم کے بھی رہے گی۔ یعنی اب معلوم ہوا کہ ناپاکی فلاں جگہ پر لگی تھی۔ کیا اب پہلا دھونا کافی ہوگا؟
جواب:۔ بعد علم کے طہارت نہیں رہ سکتی۔ اب جس طرف کا علم ہوا ہے اسی طرف کو دھو ڈالے۔ (در مختار)
سوال:۔ دیوار یا چھت کہ جو گوبر اور مٹی سے لیپی جاوے بعد خشک ہونے کے اگر اس پر گیلا کپڑا رکھ دیں تو ناپاک ہوگا یا نہیں؟
جواب:۔ اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اثر نجاست نہ پایا جاوے۔ (عالمگیری)
سوال:۔ پاک کپڑا ناپاک پانی میں[3] تر کیا گیا اور خشک پاک کپڑا اس میں لپیٹا گیا۔ پھر پاک کپڑے میں تری اثر کر گئی تو اس پاک کپڑے کے لیے کیا حکم ہے؟
جواب:۔ جب تک ناپاک کپڑے کی تری اس قدر پاک کپڑے میں نہ پیدا ہو کہ نچوڑنے میں قطرے

---

[1] جس جگہ نچوڑنا مشکل ہو وہاں پے در پے دھونا یا پانی کا جاری کرنا قائم مقام نچوڑنے کے ہے۔ (غایۃ الاوطار)
[2] سکھانے سے مراد تقاطر کا بند ہو جانا ہے۔ (غایۃ الاوطار)
[3] یعنی دھویا گیا اور تیسری دفعہ دھونے اور نچوڑنے کے بعد تری رہ گئی۔ (قاضی خان)

Marfat.com

نکلیں۔ اس وقت تک پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جانور کے ذبح کے بعد جو خون اس کی رگوں میں اور گوشت میں رہ جاتا ہے اور اس سے کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں وہ کیسا ؟

جواب :۔ وہ پاک ہے۔ اس لیے کہ یہ خون جاری نہیں ہے۔ اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ بہت ہو۔ اگر جاری خون گوشت میں لگ جاوے اور اس خون سے کپڑے اس مقدار تک کہ جو نجاست غلیظہ کی مقدار اُوپر بیان کی گئی ہے۔ آلودہ ہو جائیں۔ تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

سوال :۔ جگر اور تلی کا خون کیسا ؟

جواب :۔ پاک ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال :۔ جانور کا پتّہ کیسا ہے ؟

جواب :۔ ہر جانور کا پتہ کا حکم اس کے پیشاب کے حکم میں ہے نجاست غلیظہ اور خفیفہ ہوتے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جگال جانوروں کا کیسا ؟

جواب :۔ جگال ہر جانور کا اس کے پاخانے کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مُردہ جانور کی کیا کیا چیزیں پاک ہیں ؟

جواب :۔ بال۔ ہڈی۔ پٹھا۔ کھر۔ سم۔ سینگ۔ پشم۔ پر۔ چونچ۔ ناخن۔ دانت۔ یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ ان میں سے کسی پر چکنائی نہ ہو۔ (دُرمختار، شامی)

سوال :۔ دودھ جو بکری کے تھن میں بعد مرنے کے رہ جائے وہ کیسا ؟

جواب :۔ پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ آدمی کے سر کے بال کیسے ہیں ؟

جواب :۔ پاک ہیں بشرطیکہ اُکھڑے ہوئے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ خون مچھر اور پسّو اور جُوں اور مچھلی اور جس قدر جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا کیسا ؟

جواب :۔ ان سب کا خون پاک ہے۔ اگرچہ بہت ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ دودھ دوہتے وقت بکری کی مینگنی اگر دودھ میں گر جائے تو دودھ ناپاک ہوا یا کیا ؟

جواب :۔ اسی وقت سالم کو پھینک دے تو دودھ پاک ہے اور اگر ٹوٹ جاوے تو دودھ ناپاک ہو گیا۔

سوال :۔ پاخانے کی مکھیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن اُن سے ناپاک ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر بہت سی ہوں تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ چوہے کی مینگنی گیہوں کی گون میں گر جاوے اور گیہوں کے ساتھ پیس کر آٹا ہو جاوے یا تیل میں گر جاوے تو کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جب تک اس کا مزہ نہ بدلے آٹا پلید نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر گھی جما ہوا ہو اور اس میں چوہا مر جاوے اور نجاست پڑ جاوے تو اب یہ گھی کس طرح پاک ہو سکتا ہے ؟

جواب :۔ چوہے مردہ کے اس پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے باقی گھی پاک ہے اور جمے ہوئے گھی کی حد یہ ہے اگر کسی طرف سے نکالا جاوے تو اسی وقت سب مل کر برابر نہ ہو جاوے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر پتلا گھی یا تیل یا اور کوئی چیز مثل شہد وچاچھ کے ہو اور اس میں نجاست گر جاوے تو کیسے پاک کرے ؟

جواب :۔ اس میں پانچویں حصہ کا پانی ڈال کر جوش دیں، اسی طرح تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی کو جلا دیں تیسری دفعہ پاک ہو جائے گا۔ (شامی عن القہستانی) اور بعض نے مقید کیا ہے کہ جتنا شہد وغیرہ ہو اتنا ہی پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی جلا دیں۔

(طحطاوی علی مراقی الفلاح)

سوال :۔ گوشت گھی، دودھ، سڑا ہوا کھانا درست ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ گوشت تو درست نہیں۔ دودھ اور گھی درست ہے۔ (در مختار)

سوال :۔ اگر چوہا مردہ یا اور کوئی نجاست لوٹے میں پائی جاوے اور پانی حمام یا مٹکہ سے لیا جاتا ہے، مگر یہ خبر نہیں کہ یہ چوہا حمام میں مرا یا مٹکہ میں یا کنوئیں میں یا نجاست کنوئیں میں سے

Marfat.com

آئی یا حمام یا مٹکہ میں سے تو اب ایسی حالت میں نجاست کا حکم کس پر کیا جائے ؟

جواب :۔ جس برتن میں نجاست پائی جائے ۔ اسی پر نجاست کا حکم ہوگا اور لوٹے کا پانی نجس ہوا نہ کہ مٹکہ اور کنواں اور حمام کا اس لیے کہ حارث کی اضافت اقرب اوقات کی طرف ہوتی ہے ۔

(در مختار ۔ شامی)

سوال :۔ ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں ۔ ایک گھڑے میں شہد ہے دوسرے میں گھی اور تیسرے میں شیرہ خرما ہے پھر ہر ایک میں سے ایک حصہ لے کر باہم مخلوط کیا ۔ اس میں سے مردہ چوہا نکلا یا اور کوئی نجاست نکلی تو اب کیا کرے ؟

جواب :۔ اس چوہے کو آفتاب کی تپش میں رکھے اگر اس میں چکنائی نکلے تو گھی کا گھڑا ناپاک ہے اور اگر جما ہوا رہا تو شہد کا گھڑا ناپاک ہے ۔ اور اگر تر مائی اور چیپ پیدا ہو تو شیرہ خرما کا گھڑا ناپاک ہے کیونکہ دھوپ سے گھی پگھلتا ہے اور شہد سمٹتا ہے اور شیرہ خرما نرم ہوتا ہے ۔ (در مختار)

سوال :۔ ذبیحہ اور آب طعام کی حرمت اور حلت میں دو خبریں متعارض سنی جائیں تو کس پر عمل کرے ؟

جواب :۔ دونوں خبروں کو ساقط الاعتبار کر کے اصل پر عمل کرے یعنی ذبیحہ کو تو حرام سمجھے کیونکہ ذبیحہ میں بوجہ تعذیب اصل حرمت ہے اور پانی اور کھانے کو حلال جانے ۔ کیونکہ پانی اور کھانے میں اصل حلت ہے ۔ (در مختار)

سوال :۔ کافروں کے مستعمل کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ؟

جواب :۔ پاک ہیں لیکن پاجامہ کو بغیر دھوئے ہوئے اگر نماز پڑھے گا تو نماز مکروہ ہوگی ۔ (در المختار)

سوال :۔ مشرکوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک ؟

جواب :۔ مطلق آدمی کا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ کافر ہو یا مشرک مرد ہو یا عورت جنبی ہو یا حائضہ ۔

(در مختار ۔ تنویر الابصار)

سوال :۔ اجنبی عورت کا جھوٹا مکروہ مشہور ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :۔ یہ کراہت بسبب لذت گیری ہے نہ بسبب نجاست کے ۔ (در مختار ۔ شامی)

سوال :۔ کافر اور مشرک تو نجس ہیں ۔ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ[ع] ان کی شان میں وارد ہے ۔ اور آپ ان

ع ۔ بے شک مشرک ناپاک ہیں ۱۲ (ن)

کے جھوٹے کو پاک کہتے ہیں۔ یہ کیونکر ہے؟

جواب:۔ کفار اور مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے نہ حسی۔ اگر حسی نجاست ہوتی تو جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کافر کو مسجد شریف میں شب باش نہ ہونے دیتے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔ (شامی) یہ ضرورت کے وقت کا مسئلہ ہے نہ کہ بے ضرورت، بھی اس لیے کہ جھوٹے میں اثر ضرور رہے۔

سوال:۔ وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا پاک ہے؟

جواب:۔ گھوڑے اور گدھے اور خچر کا جھوٹا اور کل ان جانوروں کا جھوٹا جو حلال ہیں۔ خواہ چارپایہ ہوں۔ یا پرند پاک ہے۔ سوائے مرغی کو چہ گرد اور گائے نجس خوار کے (عالمگیری)

سوال:۔ وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب:۔ سور اور کتا اور ہاتھی اور کل چارپایہ حرام گوشت کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال:۔ وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب:۔ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے بشرطیکہ اس نے پانی فوراً نہ پیا ہو چوہا کھانے کے بعد اور ان جانوروں کا جو گھروں میں رہتے ہیں جیسے چوہے اور چھپکلی وغیرہ اور ان پرند جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے جن کا گوشت حرام ہے مثل کوے اور چیل اور باز وغیرہ کے اور یہ کراہت بھی دولت مندوں کے لیے ہے نہ غریبوں کے لیے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال:۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک بیان کیا گیا ہے حالانکہ ان کا جھوٹا مشکوک مشہور ہے یہ کیونکر؟

جواب:۔ اس کی مشکوکی خود پاک ہونے کے اندر نہیں ہے بلکہ دوسرے کو پاک کرنے کے اندر ہے (درمختار)

سوال:۔ کسی جگہ سوائے اس مشکوک پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے؟

جواب:۔ اس مشکوک پانی سے بھی وضو کرے گا اور پھر تیمم بھی کرے۔ صرف ایک پر یعنی وضو یا تیمم پر اکتفا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال:۔ پسینہ جانوروں کا کیسا ہے؟

جواب:۔ پسینہ ہر جانور کا اس کے جھوٹے کے حکم میں ہے جس کا جھوٹا پاک ہے۔ اس کا پسینہ بھی

پاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے۔ اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔

سوال:۔ آدمی کا پسینہ کیسا ہے؟

جواب:۔ پاک ہے خواہ کافر ہو یا مشرک، جنبی ہو یا حائضہ نہ اس سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں نہ بدن۔ (درمختار)

سوال:۔ لعاب ہاتھی کا کہ جو اس کی سونڈ کے اندر گرتا ہے کیسا ہے؟

جواب:۔ ناپاک ہے۔ (عالمگیری)

باب پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں

سوال:۔ مطلق پانی کہ جس سے نجاست حکمیہ دُور ہوتی ہے۔ کتنی قسم پر ہے؟

جواب:۔ دو قسم پر ہے۔ ایک جاری پانی۔ دوسرا بند پانی۔

سوال:۔ جاری پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ جس کو لوگ عرف میں بہتا ہوا کہیں۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال:۔ کس مقدار میں نجاست گر جانے سے جاری پانی ناپاک ہوتا ہے؟

جواب:۔ جاری پانی نجاست کی مقدار پر نجس نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کا اثر جاری پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزہ کو نہ بدل دے۔ جس وقت نجاست کے سبب ایک بھی صفت جاری پانی کی متغیر ہو گی رجاری ناپاک ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار)

سوال:۔ جاری پانی کا کوئی وصف جب نجاست سے بدل جائے تو پھر کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ جب پانی پاک اس میں اس قدر مل جاوے کہ اس کے وصف متغیرہ کو دُور کر دے تب پاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ بہت سے آدمی دھورے یا نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کریں۔ تو کیا وضو جائز ہو گا؟

جواب:۔ ہاں جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ چھت پر نجاست پڑی ہوئی ہو اور مینہ برسا اور چھت ٹپک کر کپڑے پر پانی پڑا تو اب

Marfat.com

یہ کپڑا ناپاک ہوا یا نہیں ؟

جواب :۔ جب تک مینہ برس رہا ہے ۔ جاری پانی کے حکم میں ہے اس وقت تک ٹپکہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جس وقت مینہ بند ہو گا ۔ پھر اگر پانی ٹپکے گا تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا ۔ اور یہ حکم طہارت کا عین برسنے کی حالت میں بھی اس وقت تک ہے جبکہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیّر نہ ہوا ہو اور اگر چھت کی نجاست کے اثر سے ٹپکے کے پانی میں تغیّر ہو گیا ہے تو عین برسنے کی حالت میں بھی کپڑا ناپاک ہو جائے گا ۔ اسی طرح اگر چھت پر متفرق مقامات میں نجاست پڑی ہوئی ہے ۔ مگر پرنالے کے سرے پر نہیں ہے اور مینہ کا پانی بغیر تغیّر اوصاف ثلاثہ کے پرنالہ سے جاری ہوا ۔ وہ بھی پاک ہے ۔ اور اگر نجاست پرنالہ کے پاس ہے ۔ اور اکثر پانی یا نصف ۔ اس نجاست سے مل کر آتا ہے ۔ تو اب یہ پانی ناپاک ہے ۔ (عالمگیری ۔ کبیری ۔ دُر مختار)

سوال :۔ بند پانی کے قسم پر ہے ؟

جواب :۔ دو قسم پر ایک قلیل دوسرا کثیر ۔

سوال :۔ بند پانی کثیر کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ بند پانی کثیر وہ ہے کہ ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف کو نہ پہنچے ۔ علماء متاخرین نے اس کی مقدار عام فہم یوں کر دی ہے جو حوض دہ در دہ مربع یعنی چالیس گز اور مدور اڑتالیس گز ہو اس میں پانی کثیر ہوتا ہے ۔ اس مقدار کے حوض میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا ہے ۔ اور حوض کبیر بھی اس مقدار سے تعبیر کیا جائے گا ۔

(تنویر الابصار ۔ دُر مختار ۔ عالمگیری)

سوال :۔ مقدار طول اور عرض کی تو کثیر پانی کی معلوم ہو گئی ہے مگر عمق یعنی گہرائی کی مقدار نہیں معلوم ہوئی یہ بھی بیان فرمایئے کہ گہرائی کس قدر معتبر رکھی گئی ہے ؟

جواب :۔ گہرائی صرف اس قدر معتبر ہے جس سے پانی بھرنے کے وقت چلو سے زمین کھل نہ جائے اور یہی گہرائی جاری پانی کے لئے بھی ہے ۔ (عالمگیری ۔ کبیری)

سوال :۔ کثیر پانی کی پاکی اور ناپاکی کا کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اس کی پاکی اور ناپاکی کا حکم وہی ہے جو جاری پانی کا ہے ۔ یعنی جب اثر نجاست سے

ایک صفت بھی بدلے خواہ رنگ بدلے یا مزہ بدلے یا بو بدلے اسی وقت پانی بھی ناپاک ہو جائیگا۔ (تنویر الابصار)

سوال:۔ ایک حوض اُوپر سے دہ در دہ کی مقدار ہے اور نیچے سے کم ہے ایسا حوض نجاست گرنے سے ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں ہوگا، ہاں جب اُوپر کا پانی فنا ہو کر نیچے اس مقدار سے پہنچے جو دہ در دہ سے کم ہو۔ تب ناپاک ہوگا۔ (درمختار)

سوال:۔ ایک حوض نیچے سے تو دہ در دہ ہے، اور اُوپر سے اتنا نہیں نجاست گرجانے پر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس حوض کا پانی ناپاک ہے جب تک نیچے دہ در دہ کی مقدار کو نہ پہنچے۔ (درمختار)

سوال:۔ حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہوئی ہے وہ جگہ بھی پاک ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر نجاست نظر آتی ہے تو ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹکر وضو اور غسل کرے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک جوہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا، پھر وہ خشک ہو گیا۔ دوبارہ اس میں پانی بارش کا جمع ہوا تو اب وہ پہلی نجاست، اس پانی سے عود کرے گی یا نہیں؟

جواب:۔ عود نہیں کرے گی اور یہ پانی پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ حوض کبیر میں کائی جمی ہوئی ہو، اس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کائی ہلانے سے ہل جاتی ہے تب تو درست ہے ورنہ نہیں اسی طرح پانی پر جمی ہوئی برف کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، کبیری)

سوال:۔ اکثر جنگلوں میں کثیر اور قلیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گرجانے پتے وغیرہ کے بدبو آنے لگتی ہے۔ ایسے پانی سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں درست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیر کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے سبب سے تغیر کا اس وقت اعتبار ہے جبکہ پتلا پن جاتا رہے یا نام پانی کا پانی نہ رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر نہیں معلوم کہ بدبو نجاست کی ہے یا پاک چیز کی ایسے

Marfat.com

پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ درست ہے جب تک وقوع نجاست کا علم نہ ہو۔ اس لیے کہ اکثر پانی ٹھہرنے سے بھی بدبودار ہوجاتا ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ جو مقدار میں دہ دردہ سے کم ہو؟

سوال:۔ قلیل پانی کا وقوعِ نجاست سے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ قلیل پانی تو قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہوجائے گا۔ اس پانی کے لیے تغیّرِ اوصاف ثلاثہ کی قید نہیں ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کردے گی؟

جواب:۔ جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہوجائے۔ (ردالمختار)

سوال:۔ کنوئیں میں اونٹ اور بکری کی مینگنیاں یا گوبر اور لید گرجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جب تک بہت نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت تر اور خشک سب پر یکساں ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ بہت کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ بہت وہ ہے جس کو مبتلیٰ[1] بہت سمجھے۔ (عالمگیری رشامی)

سوال:۔ کوّے اور چیل کی بیٹ سے کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ان سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔ (درمختار)

سوال:۔ آپ نے تو بیان کیا ہے کہ قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کردیتی ہے پھر اس کی کیا وجہ کہ گوبر اور لید وغیرہ مذکورالصدر نجاستوں سے جب تک بہت نہ ہو، کنواں نجس نہیں ہوتا؟

جواب:۔ بیشک قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہوجائے۔ مگر عموم بلویٰ کے سبب ایک حد تک خاص چیزوں کے ساتھ کنوئیں کو نجس نہیں کیا گیا۔ دوسرے کنوئیں کے احکام برخلاف قیاس آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شے نجس سے تو سارا پانی

---

[1] مبتلیٰ وہ ہے جس کو سوائے اس کنوئیں کے پانی کے اور پانی نہ ملے ۱۲

نجس نکالا جائے اور کسی شے سے چند ڈول اور کسی شے نجس سے کچھ بھی نہیں جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے۔ اس لیے کنوئیں کے ساتھ اور قلیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے۔ اگر مٹکے وغیرہ میں ان مذکورہ نجاستوں میں سے تھوڑی سی نجاست بھی گر جائے گی۔ تو فوراً سارا پانی پھینکا جائے گا۔ (ہدایہ)

سوال:۔ اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنوؤں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں فرق ہے یہ حکم بہ سبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہو سکنے کے جنگل اور ان کنوؤں کے ساتھ جہاں مویشی کی آمدورفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت مجبور کرے تو بموجب اس مسئلہ مسلمہ کے اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ[1] جب تک بہت نہ ہوں مینگنی وغیرہ سے ناپاک ہو گا۔ (شامی)

سوال:۔ کنوئیں کے مفصل احکامات بیان کیجئے؟

جواب:۔ کنوئیں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے باجماع سلف پانی نکالنا واجب ہے اور پانی نکالنا ہی کنوئیں کی طہارت ہے۔ دوسری قسم کی وہ ہیں جن سے کنویں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ اسی کنوئیں کے لیے ہے جو دہ دردہ کی مقدار کا نہیں ہے اور اگر دہ دردہ کی مقدار کا کنواں ہو گا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہو گا اور اس کے احکامات اوپر درج ہو چکے ہیں۔ (عالمگیری، تنویر الابصار)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے پانی کنویں کا نکالنا واجب ہے؟

جواب:۔ وہ دو قسم کی چیزیں ہیں ایک قسم کی چیزیں تو ایسی ہیں۔ جن کے گرنے سے سارے کنوئیں کا پانی نکلتا ہے دوسری قسم کی چیزیں وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا۔ کچھ معینہ ڈول نکالے جاتے ہیں۔

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے سارا پانی نکالنا واجب ہے؟

جواب:۔ اوّل کنوئیں میں گر کر مرجانے سے کبیر الاندام جاندار کا۔ مثل بکری اور آدمی وغیرہ کے دوسرے

---

[1] ضرورتیں ناجائز کو جائز کر دیتی ہیں۔ مثلاً اس پیاسے کو کہ جس کو جان کا خوف ہو شراب کا پینا اور ایسے ہی بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا علیٰ ہذا القیاس اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کو ضرورت نے جائز کر دیا۔ اسی قاعدہ کے تحت ہندوستان میں وہ کنویں بھی داخل ہیں جن میں بہ سبب غلبہ کفار نہاتے وقت ان کی دھوتیوں کی چھینٹیں پڑتی ہیں اور عموماً بولی بھی اُ سے۔ کہتے ہیں۔ غفر اللہ ذنوبہ)

پھٹنا[1] اور پھول جانا ان جانوروں کا کہ جن کے اندر خون جاری ہے خواہ چھوٹے ہوں مثل چڑیا اور چوہے وغیرہ کے یا متوسط ہوں مثل مرغی وغیرہ کے مگر آبی نہ ہوں[2]۔ عام ہیں اس سے کہ یہ جانور باہر کنویں سے پھٹ پھول کر اندر کنویں کے گرے ہوں یا اندر گر کر پھٹے پھولے ہوں تیسرے بڑے جانوروں کا مجرد گرنا خواہ مرے یا نہ مرے چوتھے کافر مردہ کا گرنا[3]۔ پانچویں مسلمان مردہ کا غسل سے پہلے گرنا۔ چھٹے اس جانور کا زندہ برآمد ہونا جس کا جھوٹا ناپاک ہو یا مشکوک بشرطیکہ منہ اس کا گرنے کے وقت، پانی میں ڈوبا ہو۔ ساتویں نجاست[4] حقیقی کا گرنا خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ۔ (کبیری، عالمگیری، مراقی الفلاح، تنویر الابصار۔ دُرِ مختار)

سوال: کنوئیں میں اگر جوتی گر جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: سارا پانی نکالا جاوے بشرطیکہ جوتی مستعملہ میں نجاست کا لگا رہنا یقینی ہو ورنہ نہیں۔

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے سارا پانی نکلتا ہے معہ مقدار برآمدگی پانی کے بیان فرمائیے؟

جواب: جو جانور کہ دموی[5] ہیں مثل کبوتر اور بلی کے اگر وہ کنوئیں میں سے مُردہ نکلیں تو چالیس[6] ڈول سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائیں گے اور اگر وہ جانور دموی مثل چوہے اور چڑیا کے ہیں تو ان کے مرنے سے صرف تیس ڈول تک نکالے جائیں گے۔ (تنویر الابصار، در مختار)

سوال: وہ کون سے جانور ہیں جن کے مرنے سے کنوئیں کا پانی نجس نہیں ہوتا؟

جواب: جن جانوروں میں خون جاری نہیں ہے۔ ان کے گر کر مر جانے سے کنواں نجس نہیں ہوتا مثل بچھو کن کھجورا اور بھڑ وغیرہ کے (شامی)

سوال: جو جانور کہ چوہے اور بلی کے درمیان ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے لیے وہی حکم ہے جو چوہے کے لیے یعنی ۲۰ سے ۳۰ ڈول تک۔ (تنویر الابصار)

سوال: جو جانور کہ بلی اور بکری کے درمیان ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے لیے وہی حکم ہے جو بلی کے لیے ہے یعنی ۴۰ ڈول سے ۶۰ ڈول تک۔ اس کو یاد رکھنا

---

[1] پھٹنے اور پھولنے میں بالوں کا جھڑنا بھی داخل ہے (در مختار) [2] مثلاً کچھوا، مینڈک وغیرہ [3] یہ حکم بوجہ نجس العین ہونے کے ہے اس کا اگر ایک بال بھی گر جاوے تو کل پانی کنویں کا نکالا جاویگا [4] خواہ بعد غسل کے گرے یا قبل غسل کے [5] اگر ایک قطرہ پیشاب کا گر جاویگا خواہ وہ پیشاب کا قطرہ آدمی کا ہو یا گائے بھینس وغیرہ کا [6] دموی وہ جانور ہے جس کے اندر خون جاری ہو [7] وجوباً [8] استحباباً ۱۲

چاہیئے کہ جو جانور چھوٹے جسم اور متوسط جسم کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ چھوٹے کے حکم میں رہیگا۔ اور جو جانور کہ متوسط اور کبیر الاندام کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ متوسط الاندام کے حکم میں رہیگا۔ (عالمگیری)

سوال :۔ دو چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟

جواب :۔ ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں ۔ (درمختار)

سوال :۔ تین چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟

جواب :۔ تین چوہے سے پانچ چوہے تک بلی کا حکم رکھتے ہیں ۔ (درمختار)

سوال :۔ چھ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں ؟

جواب :۔ چھ چوہے ایک بکرے کا حکم رکھتے ہیں ۔ (درمختار)

سوال :۔ دو بلی کس کا حکم رکھتی ہیں ؟

جواب :۔ دو بلی ایک بکرے کا حکم رکھتی ہیں۔ (درمختار)

سوال :۔ آدمی کا بچہ اور بکرے کا بچہ کس کا حکم رکھتا ہے ؟

جواب :۔ ہر بچہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے تو آدمی کے بچے کے گر کر مرنے سے خواہ ستے ہی ہو سارا پانی نکالا جائے گا اسی طرح بکری کے بچے سے بھی ۔ (رد المختار)

سوال :۔ اگر زخمی چوہا کنوئیں سے برآمد ہو تو کس قدر پانی نکلے گا ؟

جواب :۔ سارا پانی نکالنا چاہیئے ۔ (شامی)

سوال :۔ یہ چیزیں کہ جن سے پانی نکالا جاتا ہے۔ اگر کنوئیں میں پڑی رہیں اور پانی نکال دیا جائے تب بھی پاک ہو جائے گا یا نہیں ؟

جواب :۔ ہرگز نہیں پہلے ان چیزوں کو نکالے بعد میں پانی نکالے تب کنواں پاک ہوگا ہاں اگر کنوئیں میں ایسی چیز گری کہ جو غائب ہو جائے اور اس کا نکالنا غیر ممکن ہے۔ مثل لکڑی ناپاک یا نجس کپڑے کے ٹکڑے کے تو کنوئیں کے ساتھ ہی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی ۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال :۔ کسی مٹکے یا گھڑے میں کوئی جانور مر گیا۔ اور وہ پانی کسی کنوئیں میں ڈالا گیا تو اس کنوئیں کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جو اس جانور پر کنوئیں میں گر کر مرنے کا حکم تھا وہی اس پانی پر ہوگا ۔ مثلاً چوہا مٹکے میں مرا

Marfat.com

اور وہ پانی کنویں میں ڈالا گیا تو اب بیس سے تیس ڈول نکالے جائیں گے۔ اور اگر مٹکے میں پھٹ پھول گیا تھا اور پھر پانی کنویں میں ڈالا گیا۔ تو اب سارا پانی کنویں کا نکلے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ یہ حکم مٹکے کے پانی کے ساتھ ہے۔ یا ایک قطرہ گر جانے پر بھی یہی حکم ہے؟

جواب:۔ ایک قطرہ کے گر جانے سے بھی وہی حکم ہے جو ایک مٹکا سے ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ دو کنویں ہیں ایک اُن میں سے ایسا ہے جس میں سے بیس ڈول نکالنے واجب ہیں نکالنے والے نے پہلا ڈول نکال کر دوسرے کنویں میں ڈال دیا۔ اب کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ اس دوسرے کنویں میں سے بھی بیس ڈول نکال ڈالے پانی پاک ہو جائیگا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کنواں نجاست کے گڑھے کے قریب ہو تو اس کنویں کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جب تک اس کنویں کے پانی میں اثر نجاست نہ معلوم ہو پاک ہے خواہ دس گز کے فاصلے پر ہو یا ایک گز کے۔ اس میں فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ دوسری قسم کی چیزیں اُوپر بیان کی گئی ہیں۔ اب بیان کیجئے کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں، جن کے گرنے سے کنویں کا پانی نکالنا مستحب ہے؟

جواب:۔ چوہے کے گر کر زندہ نکل آنے سے بیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ دوسرے بلّی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہیں ان کے گرنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ تیسرے جنبی اور بے وضو کے کنوئیں میں اُترنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال:۔ ڈول کی کوئی مقدار معین ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو ڈول جس کنویں پر ہو۔ اسی ڈول کی مقدار اس کنویں کے لیے معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول مقرر نہیں ہے تو جس ڈول میں ایک صاع پانی آجائے وہ معتبر ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ بعض کنویں ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں کنویں کا پانی چرس سے کھینچا جاتا ہے اور چرس میں کئی ڈول پانی آتا ہے۔ اب معینہ ڈولوں کا اندازہ کیا جائے یا ڈول ہی سے کھینچا جائے؟

جواب:۔ حساب کر لیا جائے جب اس قدر پانی کہ جس کا نکالنا واجب ہے برآمد ہو جائے، طہارت حاصل ہو جائے گی۔ مثلاً بیس ڈول واجب دو چرس میں آتے ہیں تو دو چرس پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا اور آدھے سے زیادہ ڈول کا پانی سے بھرا ہوا ہونا شمار میں کفایت کرتا ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

سوال:- ایک کنوئیں میں سے پانی چالیس ڈول نکالنا واجب ہوا۔ اور اس میں پانی بیس ڈول ہے تو اب کیا کرے؟

جواب:- اسی قدر یعنی بیس ڈول پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا بعد اس پانی نکالنے کے پھر کنوئیں میں زیادہ پانی ہو جائے تو پھر پانی نہ نکالا جائے۔ (شامی)

سوال: بعض کنوؤں کی سوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس قدر پانی نکالو مگر خالی نہیں ہوتا جب ایسے کنوؤں سے سارا پانی نکالنے کی ضرورت ہو تو سارا پانی کس طرح نکالا جائے؟

جواب:- جس قدر پانی اس کنوئیں میں نکالنے سے پہلے ہو اس کا اندازہ ان دو متقی مردوں سے کرائے جن کو پانی کی خوب اٹکل ہو۔ ورنہ یوں کرے کہ ایک رسی کے سرے میں ایک وزنی شے باندھ کر کنوئیں میں ڈالی جائے اور پھر اس وزنی شے کو کنوئیں کی تہ تک پہنچائے۔ جب رسی ڈھیلی معلوم ہونے لگے۔ اس وقت اس کو اچھی طرح قائم کر کے رسی کے اس مقام پر جو سطح پانی سے متصل ہو نکال کر ایک گرہ دیدے پھر اس وزنی شے کی درمیان کی تر رسی کو ہاتھوں سے ناپے جس قدر پیمائش میں آوے اسی قدر پانی اس کنوئیں سے برآمد ہو گا۔ پانی نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک گھنٹہ یا ایک پہر پانی نکلنے پر جس قدر پانی کم ہو جائے اسی قدر گھنٹوں یا پہروں کے حساب سے پانی نکلوایا جائے۔ مثلاً ایک کنوئیں میں دس ہاتھ پانی ہے اور ایک گھنٹہ میں دو ہاتھ پانی متواتر نکالنے پر کم ہوا تو پانچ گھنٹے تک اس میں سے کھینچا جاوے۔ خواہ جدید پانی آتا رہے اور کنواں خالی نہ ہو۔ (ہدایہ)

سوال:- ایسے کنوئیں کی نسبت جو کہ پیندا چھوڑ نہیں ہو سکتے ہیں۔ بعض علماء نے تین سو ڈول کا فتویٰ دیا ہے یہ کیونکر ہے؟

جواب:- یہ فتویٰ قول ضعیف پر ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتویٰ کو بغداد شریف کے کنوؤں کے ساتھ ہی مخصوص کر دیا تھا جب کہ انھوں نے دیکھا کہ تین سو ڈول سے زائد پانی بغداد شریف کے کنوؤں میں نہیں ہے تو اس قول سے بھی سارا پانی نکال دینا ثابت ہوا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک عدد مخصوص پر تمام دنیا کے کنوؤں پر فتوے دے دیتے، جبکہ فقہاء صحابہ کا عمل سارا پانی نکالنے کا نجاست کے سبب سے ہو، چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مخالف اس کے منقول ہے

بڑی غلطی ہے ان علماء کی جو بے سمجھی سے اس قول کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے تمام دنیا کے کنوؤں پر فتوے دے رہے ہیں حالانکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں یہ فتویٰ دیا ہے اس علاقہ مخصوص سے سارے ہی پانی نکالنے کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ ثابت ہوا۔ (شامی)

سوال :۔ کنواں پاک ہونے کے بعد ڈول اور رسی کو بھی دھوئے یا کیا ؟

جواب :۔ کنوئیں کی طہارت کے ساتھ اس کی سب چیزیں طبعًا پاک ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ چکلی اور کنوئیں کا گرد و پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ استنجا کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے۔ محل کی طہارت سے۔ (شامی)

سوال :۔ جانور کے گرنے سے پانی کی ناپاکی کا کب سے حکم ہو گا ؟

جواب :۔ جب سے جانور کے گرنے کا وقت معلوم ہو گا۔ (تنویر الابصار)

سوال :۔ اگر وقت گرنے کا نہیں معلوم ہوا تو کب سے نجاست شمار ہو گی ؟

جواب :۔ اگر جانور پھٹا پھولا نہیں ہے تو ایک رات اور ایک دن پہلے وقت علم سے کنوئیں پر ناپاکی کا حکم ہو گا۔ اور اگر پھٹ کر پھول گیا ہے۔ تو تین رات دن پہلے سے نجاست کا حکم ہو گا۔ پہلی صورت میں ایک رات، دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین رات دن کی نمازیں پھیری جاویں بشرطیکہ غسل اور وضو اس پانی سے کیا ہو۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جنگل میں یا اور کسی جگہ پانی ملا کر اس پانی کی حالت سے شبہ ہوتا ہے کہ پانی ناپاک ہے اور کوئی آدمی بھی نہیں جس سے دریافت کرے ایسی حالت میں کیا کرے ؟

جواب :۔ اسی پانی سے وضو کرنا جائز ہے جب تک یقین نجاست کا نہ ہو اور اس شخص پر دریافت حال واجب بھی نہیں ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ درندہ جانور قلیل پانی پر سے گزرا اور جنگل میں سوائے اس پانی کے اور پانی بھی نہیں ہے اب کیا کرے ؟

جواب :۔ اگر اس کو یقین ہے کہ اس درندے نے اس پانی میں سے پیا ہے۔ تب تو وضو درست نہیں ہے۔ ورنہ درست ہے۔

سوال :۔ اکثر نہاتے وقت یا وضو کرتے ہوئے پانی مستعمل کی چھینٹیں پاک پانی میں پڑ جاتی ہیں۔

ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: پاک ہے جب تک مستعمل پانی غالب نہ ہو؟ (عالمگیری)

سوال: مستعمل پانی پینا کیسا؟

جواب: مکروہ ہے۔ (درمختار)

سوال: جو پانی کہ نجاست حقیقی کے سبب سے خراب ہو جائے اس کو کسی اور کام میں بھی لا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: تھوڑا پانی اور نجاست کے تینوں اوصاف میں سے ایک صفت کی تغیر ہے مثل پیشاب کے ہے اس کو تو کسی کام میں نہیں لا سکتے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو جانوروں کو پلانا اور اس سے گارہ کرنا درست ہے لیکن اس گارہ کو مسجد میں نہ صرف کرے۔ (عالمگیری)

باب استنجا کرنے کے بیان میں

سوال: بیت الخلاء میں کس طرح جاوے؟

جواب: بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اس انگوٹھی اور تعویذ کو دور کرے جس میں آیات قرآنی یا اسمائے الٰہی لکھے ہوں پھر جاتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ پلیدی اور پلید چیزوں سے پاخانہ میں داخل ہوتے وقت اوّل بایاں پاؤں رکھے۔ اور جب پاخانہ سے نکلے تو اوّل داہنا قدم باہر نکالے کھڑے ہو کر پاجامہ یا تہ بند نہ کھولے۔ جب قدمچہ پر قریب بیٹھنے کو ہو تو تب کشف عورت کرے۔ بیٹھنے میں پاخانہ کے وقت بائیں طرف کو جھکا رہے۔ بعد فارغ ہونے کے یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یعنی شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ سے تکلیف دُور کی اور سلامتی عطا کی۔ (نورالایضاح وعالمگیری)

سوال: وہ کونسی جگہ ہے جہاں پاخانہ اور پیشاب منع ہے؟

جواب: مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس قبرستان اور چوپایوں کے درمیان۔ پانی کے اندر خواہ جاری ہو یا بستہ[1]۔ لوگوں کے راستے میں اُگے ہوئے کھیتوں میں ہر سوراخ کے اندر وضو اور غسل کی جگہ پہلے

---

[1] اسی طرح کنوئیں اور حوض کے کنارہ پر بھی مکروہ ہے ۱۲

پھول دار درخت کے نیچے۔ اسی طرح اس درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ ان ۳؎ جگہ پیشاب پاخانہ منع ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال:۔ وہ کیا کیا باتیں ہیں جو پاخانہ اور پیشاب کے وقت مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں؟

جواب:۔ ننگے سر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے کلام ۱؎ کرنا۔ پاخانہ میں بہت ۲؎ دیر تک بیٹھا رہنا۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بلا عذر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا۔ بلا ضرورت پاخانہ اور پیشاب کرنا اور شرمگاہ کو دیکھنا، تھوکنا، ناک سنکنا، پیشاب گاہ سے عبث فعل کرنا، دائیں بائیں پھر پھر کر بار بار دیکھنا، آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت ۴؎ کرنا اسی طرح چاند سورج اور ہوا کی جانب رُخ کرنا، نیچے کی جگہ سے اُوپر کو پیشاب کرنا۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب:۔ اینٹ پختہ، ٹھیکری، ہڈی، کوئلہ، کاغذ، جانوروں کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی اور نفع دینے والی سے اور گوبر سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا درست ہے؟

جواب:۔ مٹی کے ڈھیلوں سے، پتھر سے، پانی سے، ریت سے علاوہ اس کے ہر اس چیز سے جو حرمت والی اور نفع دینے والی نہ ہو۔ لیکن پاک کرنے والی اور نجاست کو دور کرنے والی ہو جیسے پرانی روئی اور پرانے کپڑے اور پرانی کھال اور لکڑی وغیرہ۔ (طحطاوی، عالمگیری)

سوال:۔ ڈھیلے اور پتھر سے استنجا کس طرح کرے؟

جواب:۔ سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلوں سے استنجا اس طرح کرنا چاہیئے کہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے اور دوسرا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو تیسرا ڈھیلا پہلے کے مانند کھینچے۔ گرمی کے موسم میں ہر مرد اس کے برعکس کرے یعنی اوّل ڈھیلا پیچھے کو لے جائے اور دوسرا آگے کو اور پھر تیسرا پیچھے کو اس لیے کہ سردی کے موسم میں انثیین مرد کے سمٹے رہتے ہیں اور گرمیوں میں لٹکتے ہوئے اگر برعکس نہیں کرے گا۔ یعنی

۱؎ اسی طرح ذکر بھی زبان سے نہ کرے اور نہ سلام کا جواب دے نہ چھینک کا نہ اذان کا ۲؎ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے ۳؎ اس حکم میں ہم حنفیوں کے نزدیک جنگل اور شہر سب برابر ہیں۔ ۴؎ چھوٹے بچوں کی ماؤں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو قبلہ کے رُخ سے پھیر لیا کریں۔

Marfat.com

اوّل ڈھیلا پہلے آگے کو لادے گا تو انثیین آلودہ نجاست ہو جائیں گے۔ اور عورت دونوں موسموں میں آگے کو ہی کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال: کس قدر شمار ڈھیلوں میں چاہیئے؟

جواب: کوئی شمار معتبر نہیں ہے۔ اس لیے کہ استنجا کرنے سے مقصود پاکی ہے خواہ ایک سے ہو یا تین سے یا پانچ سے یا زیادہ سے اور احادیث میں جو تین ڈھیلوں کا ذکر آیا ہے وہ غالب عادت کے موافق ہے۔ (عالمگیری)

سوال: بعد ڈھیلے وغیرہ کے پانی سے دھونا کیسا؟

جواب: سنّت ہے اور اگر مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہے تو فرض ہے (عالمگیری تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: پانی سے استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رُخ بچا کر بیٹھے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ خوب ڈھیلا کرے اور بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ابتدا استنجے میں دوسری انگلی سے اُونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دھودے پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی انگلی کو اُونچا کر کے اس سے دھودے پھر چھنگلی انگلی سے دھو دیے سب کے بعد انگوٹھے کے پاس انگلی سے دھووے یہاں تک کہ چکنائی دور ہو جاوے اور طہارت کا یقین ہو اور عورت اوّل دو انگلیوں سے شروع کرے یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے برابر والی سے پھر مرد کی طرح طہارت شروع کرے۔ اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے، ورنہ ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجا کرے۔ انگلیوں کے سرے سے نہ کرے پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں سختی نہ کرے۔ (عالمگیری۔ مراقی الفلاح)

سوال: پانی سے استنجا کرنے میں پہلے پاخانہ کی جگہ کو دھووے یا پیشاب کی جگہ کو؟

جواب: صاحبین کے نزدیک اوّل پیشاب کی جگہ کو دھووے بعد میں پاخانہ کی جگہ کو (عالمگیری)

سوال: عورت مستحاضہ کو علاوہ وقت پاخانہ اور پیشاب کے کیا استنجا کرنا ضروری ہے؟

جواب: مستحاضہ عورت پر ہر وقت کی نماز کے لیے استنجا کرنا واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جاوے یا کوئی عارضہ ایسا ہو کہ اس سے استنجا نہ کر سکے تو وہ کس طرح پانی سے استنجا کرے؟

جواب:۔ اگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں ہے اور نہ جاری پانی پر قدرت ہے تو صرف ڈھیلوں پر ہی کفایت کرے استنجا اس کے حق میں ساقط ہے اور اگر بیوی یا لونڈی یا جاری پانی پر قادر ہو تو داہنے ہاتھ سے ہی دھولیوے۔ ایسی حالت میں داہنے ہاتھ سے دھونے میں کراہت نہیں ہے (عالمگیری رشامی)

سوال:۔ اگر کسی کے دونوں ہاتھ بیکے ہوں تو وہ کس طرح کرے؟

جواب:۔ ایسے شخص سے استنجا بالکل اسی وقت ساقط ہو گا جبکہ بیوی یا لونڈی نہ ہو اگر بیوی یا لونڈی ہو تو اُن سے استنجا کرالے۔ اسی طرح وہ بیمار جس کے پاس کوئی عورت، ایسی نہیں جس سے کہ جماع حلال ہے اس سے بھی استنجا ساقط ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ کسی بیمار عورت کا شوہر موجود نہ ہو بہن اور بیٹی موجود ہوں ان سے بھی استنجا کرا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہرگز نہیں اس عورت سے بھی استنجا ساقط ہوا۔ جس طرح کہ مرد سے استنجا ساقط ہوا جب اس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو۔ بیٹا اور بھائی ہو۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال:۔ مرد کو اپنی پیشاب گاہ دائیں ہاتھ میں پکڑ کر استنجا کرنا کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے۔ بشرطیکہ بایاں ہاتھ صحیح موجود ہو ورنہ پھر کراہت بھی نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

کتاب الصلوٰۃ

باب ۱: نمازوں کے اوقات کے بیان میں

سوال :- فرض نمازوں کے اوقات بیان کیجئے کہ کیا کیا ہیں؟

جواب :- پانچ ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

سوال :- فجر کی نماز کا وقت کب سے ہوتا ہے؟

جواب :- فجر کی نماز کا وقت صبح ثانی یعنی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے تک رہتا ہے۔ (ہدایہ)

سوال :- کیا کوئی اور بھی صبح ہے؟

جواب :- ہاں ہے جس کو صبحِ اوّل یعنی کاذب کہتے ہیں۔ (ہدایہ)

سوال :- ان کی شناخت بتلایئے؟

جواب :- صبحِ ثانی یعنی صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں کہ جو کنارۂ آسمان پر عرضاً پھیلتی ہے۔ برخلاف صبحِ اوّل یعنی کاذب کے وہ طولاً تھوڑی دیر کو ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے صبح کاذب میں نہ نماز کا وقت داخل ہے نہ روزے کا۔ (ہدایہ)

سوال :- ظہر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب :- ظہر کی نماز کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک سایہ دو مثل ہو سوائے سایۂ اصلی کے اس وقت تک رہتا ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال :- سایۂ اصلی کس کو کہتے ہیں؟

جواب :- سایۂ اصلی اس کو کہتے ہیں کہ جو عین استوا کے وقت ہر چیز کا رہتا ہے۔ (نور الایضاح)

سوال :- زوال کس کو کہتے ہیں؟

جواب :- وسطِ آسمان سے آفتاب ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ (در مختار)

Marfat.com

سوال :۔ اصلی سایہ اور زوال کے پہچاننے کا طریقہ مشرحاً بیان کیجئے ؟
جواب :۔ یہ طریقہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین میں گاڑے ۔ جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت آفتاب بلندی پر ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوا کہ آفتاب ڈھلا اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشان بنادیں اس نشان سے لکڑی تک جو سایہ ہے وہ سایۂ اصلی ہے یہ سایہ پیمائش میں ہمیشہ چھوڑا جائیگا اس سایہ اصلی سے جہاں سایہ بڑھا ۔ اور زوال یعنی اوّل وقت ظہر شروع ہوا ظہر کے اوّل وقت میں اختلاف نہیں ہے آخر وقت میں اختلاف ہے امام کے نزدیک آخر وقت دو ناسایہ ہر چیز کے ہونے تک ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ہر چیز کے سایہ مثل تک لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ظہر کی نماز سایہ کے ایک مثل سے پہلے ہی پڑھ لے تاکہ بالاتفاق وقت پر نماز ادا ہو ۔ (شرح وقایہ)
سوال :۔ عصر کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے ؟
جواب :۔ سایہ کے دو مثل یعنی دونا ہوجانے سے غروب آفتاب تک ۔ (ہدایہ)
سوال :۔ مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے ؟
جواب :۔ مغرب کا وقت سورج کے غروب سے شفق کے غائب ہونے تک ۔ (ہدایہ)
سوال :۔ شفق کس کو کہتے ہیں ؟
جواب :۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے کہ جو بعد غائب ہونے سُرخی کے پیدا ہوتی ہے تو امام صاحب کے نزدیک مغرب کا وقت اس وقت تک ہے اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے ۔ (عالمگیری)
سوال :۔ عشاء کا وقت کب سے کب تک ہے ؟
جواب :۔ عشاء کا وقت اس شفق کے چھپنے سے صبح صادق تک ہے ، اور وتر کا وقت بھی یہی ہے ۔ (عالمگیری ۔ کبیری)
سوال :۔ یہ تو معلوم ہوگیا کہ ابتداء اور انتہا ہر وقت کی یہ ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان اوقات میں مستحب وقت ہر ایک نماز کا کونسا ہے ۔ یہ بھی بتلا دیجئے ؟
جواب :۔ مردوں کے لیے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اجالے میں ہے کہ اگر
ظاہر

ہو تو پھر قرأتِ مستحبہ[1] کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہ حکم ہر زمانہ میں ہے لیکن نحر کے دن حج کرنیوالوں کے لیے مزدلفہ میں برخلاف اس کے ہے ان کو اس دن اوّل وقت غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل کے اندر اندر موسم گرما میں تاخیر اور سرما میں تعجیل مستحب ہے اور عصر کے وقت میں ہر زمانہ میں تاخیر متغیر[2] ہونے سورج تک مستحب ہے مغرب کے وقت میں تعجیل ہر زمانہ میں مستحب ہے۔ عشاء کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے اور تہائی سے آدھی رات تک مباح ہے اور عورتوں کے لیے ہر زمانہ میں مستحب وقت نماز فجر کا اندھیرے میں ہے کہ جو شروع وقت فجر ہے اور باقی اوقات میں عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ انتظار کریں۔ یہاں تک کہ مرد جماعت سے فارغ ہو جائیں۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

سوال:۔ ابر کے دن کون سے وقت میں جلدی کرے اور کون سے وقت میں تاخیر؟

جواب:۔ فجر، ظہر اور مغرب کے وقتوں میں تو ادائیگی نماز کے لیے دیر کرے تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب سے پہلے نہ ہو اور عصر اور عشاء میں جلدی کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے اور عشاء میں بسبب بارش اور اندھیری کے لوگ جماعت میں نہ آسکیں۔ (کبیری)

سوال:۔ عشاء میں تاخیر زائد از نصف شب اور مغرب میں تاخیر ظہور نجوم اور عصر میں تا زردی کیسی ہے؟

جواب:۔ یہ سب تاخیریں اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال:۔ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں فرض اور واجب اور نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے؟

جواب:۔ وہ تین وقت ہیں۔ ایک تو طلوع[3] یعنی آفتاب نکلنے کا وقت دوسرے وقتِ استواء یعنی سورج کے قائم ہونے سے زوال تک۔ تیسرے وقتِ غروب یعنی سورج کے سُرخ ہونے سے چھپنے تک

---

[1] یعنی بعد سلام اتنا وقت رہے کہ طہارت کر کے چالیس سے ساٹھ آیتوں تک ترتیل کے ساتھ نماز کا اعادہ کر سکے (درمختار، شامی) [2] متغیر ہونے سورج سے یہ مراد ہے کہ سورج کا گردہ ایسا ہو جائے کہ اس کے دیکھنے سے آنکھ نہ چندھیائے اور تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہو گئی تو مکروہ نہیں اور اگر کسی مشغلہ دنیاوی کے سبب نماز میں تغیر آفتاب تک کی گئی تو مکروہ ہے [3] جب تک انسان سورج کے گردہ (یعنی ٹکیا کو) دیکھنے پر قادر ہے اس وقت تک آفتاب طلوع کی حالت میں ہے۔ (عالمگیری)

مگر عصر اسی دن کا کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری، شامی)

سوال:۔ نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ان اوقات ثلاثہ میں درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر یہ دونوں ان وقتوں سے پہلے واجب ہوئے ہیں تو ان اوقات میں نہ پڑھے اور اگر انہی اوقات میں واجب ہوئے ہیں تو جائز ہے[1] کیونکہ اس صورت میں جیسا کہ ان کے وجوب میں نقصان ہے ویسا ہی ادا میں بھی نقصان ہے۔ برخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں ان کے وجوب میں نقصان نہیں تھا اس لیے ادائیگی میں نقصان کرنے کو منع کیا گیا۔ (کبیری)

سوال:۔ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں صرف نوافل ہی مکروہ ہیں؟

جواب:۔ وہ اوقات یہ ہیں طلوع فجر سے نماز تک کا وقت اس وقت میں سوائے فجر کی سنتوں کے اور سب نفل مکروہ ہیں نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت غروب آفتاب کے بعد قبل از نماز مغرب کا وقت۔ ہر فرض نماز کی اقامت کے وقت خطبوں کے پڑھے جانے کے وقت یعنی اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت فرض کے سوا سب مکروہ ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز کا وقت عرفات اور مزدلفہ میں جن نمازوں کو جمع کرتے ہیں ان نمازوں کے درمیان کا وقت۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال:۔ وہ کونسی جگہیں ہیں جہاں پر نماز مکروہ ہوتی ہے؟

جواب:۔ کعبہ کی چھت پر نماز مکروہ ہے۔ راستوں میں، کوڑیوں پر، کمیلوں میں جہاں جانور ذبح ہوتے ہیں، غسل خانے میں، حمام میں، نالے میں، پاخانہ کی چھت پر، پاخانہ میں، عید گاہ میں پہلے اور پیچھے عیدین کی نماز کے[2]۔ (درمختار)

سوال:۔ ایک شخص نے پچھلی رات میں دو رکعت نفل کی نیت باندھی۔ بعد ایک رکعت کے طلوع آفتاب ہو گیا اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ اس شخص کو دوسری رکعت کا فجر کے اندر پورا کر لینا قطع سے افضل ہے۔ یہ دونوں رکعت

---

[1] سجدہ تلاوت کی گو اس وقت میں اجازت ہے مگر افضل تاخیر ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے (کبیری) [2] علاوہ ان کے اور بھی جگہ ہیں جہاں نماز مکروہ ہے۔ جیسے چارپایوں کے بند ھنے کی جگہ میں اور اس چکی کے پاس جس کو گدھے یا بیل گھماتے ہوں، مغصوبہ زمین میں بشرطیکہ بوئی یا جوتی ہو اور جنگل میں بغیر سترہ کے (درمختار)

نفل ہو جائیں گے۔ اس لیے کہ یہ نفل بعد فجر کے بدون قصد کے واقع ہوتے ہیں۔ (شامی)

سوال :۔ اگر کسی کی فجر کی سنّتیں جاتی رہیں تو وہ بعد نماز فرض کے پڑھ لے یا نہیں ؟

جواب :۔ نہیں پڑھے کیونکہ اس وقت میں تا طلوع آفتاب کوئی سنّت درست نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی شخص کی فجر کی سنّتیں قضا ہو جائیں تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے یا نہیں ؟

جواب :۔ شیخین کے نزدیک نہیں پڑھے۔

سوال :۔ تو پھر کس وقت پڑھے ؟

جواب :۔ کسی وقت بھی نہیں پڑھے کیونکہ جب فجر کی سنّتیں اپنے وقت میں فوت ہو جائیں بغیر فرض کے تو ساقط ہو جاتی ہیں۔ اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں تو قبل از زوال فرض کے ساتھ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ وہ نفل نمازیں کہ جو علاوہ فرض اوقات کے مؤقّت ہیں کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ پانچ ہیں، اشراق، چاشت، زوال، تہجد، اوّابین۔

سوال :۔ ان کے اوقات بیان کیجئے کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ اشراق کا وقت بعد طلوع آفتاب کے گرم ہونے آفتاب تک ہے[1] اور جب آفتاب گرم ہو جائے اس وقت سے چاشت کا وقت ہے اور زوال کے بعد ظہر سے پہلے زوال کی نماز کا وقت ہے اور تہجد کا وقت بعد آدھی رات کے صبح صادق تک ہے۔ تہجد کے لیے افضل وقت، اگر رات کے تین حصّے کرے تو پچھلا حصّہ ہے۔ اگر آدھوں آدھ کرے تو آخر کی آدھی شب ہے۔ اوّابین کا وقت بعد نماز مغرب ہے۔ (در مختار، مراقی الفلاح، فتاویٰ عزیزی جلد دوم)

سوال :۔ دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا کیسا ؟

جواب :۔ عرفات اور مزدلفہ کے سوا اور کسی وقت میں ہم حنفیوں کے یہاں درست نہیں۔ (تنویر الابصار)

باب ۲ اذان اور اقامت کے بیان میں

سوال :۔ اذان کس کو کہتے ہیں ؟

---

[1] آفتاب کے گرم ہونے سے مراد آفتاب کا چوتھائی آسمان پر پہنچنا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

Marfat.com

جواب :۔ اذان لغت میں آگاہ اور خبردار کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں فرض نمازوں کیلئے بطریق مخصوص چند معینہ اور مرتبہ کلموں کے ساتھ خبردار کرنے کو کہتے ہیں (تنویرالابصار، درمختار، شامی)

سوال :۔ وہ کلمے معیّنہ مُرتّبہ کتنے ہیں ؟

جواب :۔ پندرہ ہیں اور وہ یہ ہیں : اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کئے جاتے ہیں ۔ ان دونوں میں سترہ کلمے ہوئے ۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ اور زیادہ کیا جاوے گا اور اقامت میں جس کو عوام تکبیر کہتے ہیں ۔ بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار اور کہا جاوے گا ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اذان کہنے کا مخصوص طریقہ کیا ہے ؟

جواب :۔ مؤذن خارج مسجد اونچی جگہ پر قبلہ رُخ کھڑا ہووے اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں شہادت کی ڈال کر اوّل چار مرتبہ اللہ اکبر ایک آواز میں دوبار اور دوسری آواز میں بھی دوبار کہے پھر شہادتین کو چار مرتبہ چار آوازوں کے ساتھ ادا کرے ۔ پھر داہنی طرف کو التفات کر کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو آواز میں دوبار کہے ۔ اسی طرح بائیں طرف التفات کر کے دو آواز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے پھر ایک آواز میں دوبار تکبیر اور ایک آواز میں تہلیل کو ادا کر کے اذان کو ختم کرے فجر کی اذان میں دو آواز کے ساتھ بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بغیر التفات کے دوبار اور کہے ۔

(تنویرالابصار، درمختار، عالمگیری)

سوال :۔ اذان اور اقامت میں اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دال کو پیش کے ساتھ ادا کرے تو کیسا ؟

جواب :۔ غلط ہے کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے کہ جس اسم پر اَنَّ آجاتا ہے وہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ۔

سوال :۔ وہ کیا بات ہے کہ جو اذان میں موجب کفر ہے ؟

جواب :۔ اللہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ بعض لوگ اکبر کو اکبار یعنی الف کا اضافہ کر کر پڑھتے ہیں یہ کیسا ؟
جواب :۔ یہ غلطی فاحش ہے ۔ اس سے اجتناب چاہیے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ وہ کیا چیزیں ہیں جو اذان میں مکروہ ہیں ؟
جواب :۔ غیر قبلہ رُخ اذان کہنا جلدی جلدی بغیر توقف مثل اقامت کے کہنا ۔ ترجیع[1] کرنا ۔ بروقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے دائیں بائیں طرف التفات نہ کرنا ۔ بیٹھ کر[2] اذان کہنا ۔
(درمختار ، عالمگیری)

سوال :۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جو اذان میں سُنّت ہیں ؟
جواب :۔ استقبالِ قبلہ ۔ دائیں بائیں التفات[3] کرنا بروقت کہنے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تکبیرات میں دو دو کلموں[4] پر ٹھہرنا اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ میں ٹھہرنا مثل راگنی کے حروف کے حرکات[5] وسکنات میں کمی بیشی واقع نہ ہونا ۔

سوال :۔ اگر مؤذن کسی کلمہ کو مؤخر متقدم کر گیا یا بھول گیا ۔ تو اب کیا کیا جائے ؟
جواب :۔ جہاں یاد آئے وہاں سے ہی لوٹ جائے ۔ شروع سے ہی اعادہ کی ضرورت نہیں ۔ مثلاً اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پہلے کہہ دیا اور بعد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اب اس کلمہ کے بعد پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لیا یا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا بھول گیا تو اب پھر اسی کلمہ کو کہہ کر آگے شروع کر دے ۔ (درمختار ، عالمگیری)

سوال :۔ اذان کہنا کیسا ہے ؟
جواب :۔ پانچ وقتوں کی فرض نمازوں کے لیے خواہ ادا ہو یا قضا[6] اذان کہنا سنّت مؤکدہ ہے ۔ یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے اذان ترک کر دیں تو ان سے قتال حلال ہے ۔ اس لیے کہ یہ فعل شعائرِ اسلام میں سے

---

[1] ترجیع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے آہستہ آہستہ کہے پھر چاروں شہادتین کو زور سے کہے [2] بیٹھ کر اذان اگر خاص اپنے لیے کہے تو مضائقہ نہیں [3] التفات یعنی دائیں بائیں طرف کو پھرنا اس وقت بھی چاہیئے جبکہ بچے کی پیدائش کے وقت اذان کان میں دی جاتی ہے (عالمگیری) [4] مقدار توقف یہ ہے کہ اذان کا جواب دینے والا جواب دے سکے (شامی)
[6] قضا نماز اگر مسجد میں پڑھی جاوے تو اذان نہ کہنا مسنون ہے کیونکہ اس میں لوگوں کے لیے پریشان خاطری اور خلل اندازی ہے ۔ (درمختار)

ہے۔ (تنویر الابصار، شامی)

سوال:۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب:۔ اقامت فرضوں کے لیے سنّت ہونے میں مثل اذان کے ہے بلکہ اذان سے زیادہ افضل اور مؤکدہ ہے۔ (تنویر الابصار، شامی)

سوال:۔ عورتوں پر اذان یا اقامت ہے یا نہیں؟

جواب:۔ عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں۔ خواہ نماز تنہا پڑھیں خواہ جماعت کے ساتھ۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اذان اور اقامت کس کو کہنا جائز ہے۔ اور کس کو ناجائز؟

جواب:۔ ہر آزاد بالغ مرد کو جائز ہے عورت اور خنثیٰ اور مدہوش[1] اور صغیر لا یعقل اور جنبی اور فاسق اور غلام[2] اور اجیر خاص ان سب کی اذان ناجائز اور مکروہ ہے۔ (عالمگیری، تنویر الابصار)

سوال:۔ اگر اشخاص مذکورۃ الصدر اذان یا اقامت کہہ دیں تو کیا کیا جائے؟

جواب:۔ سوائے فاسق کے اور سب کی اذان لوٹائی جائے گی۔ مگر اقامت نہ لوٹائی جائے گی۔ کیونکہ اذان کا اعادہ شریعت سے ثابت ہے نہ اقامت کا (عالمگیری، تنویر الابصار)

سوال:۔ بے وضو کے بھی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اذان درست ہے اور اقامت مکروہ (عالمگیری)

سوال:۔ مؤذن شروع اذان میں باوضو تھا مگر درمیان میں بے وضو ہو گیا تو اب کیا کرے؟

جواب:۔ اذان اسی حالت میں پوری کرے قطع نہ کرے۔ کیونکہ جب بے وضو کو شروع سے ہی اذان کہنا درست ہے تو اب کیوں نہیں اگر وضو کرنے چلا گیا تو اب پھر شروع سے اذان دے (درمختار، شامی)

سوال:۔ تنہا مسافر اذان کو ترک کرے یا اقامت کو؟

جواب:۔ یکبارگی دونوں کا ترک کرنا مکروہ ہے اگر ایک دو وقت کی اذان ترک ہو جائے تو مسافر پر مکروہ نہیں۔ مگر اقامت کا ترک ہر حالت میں مکروہ ہے۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال:۔ اگر چند مسافروں نے جنگل میں بغیر اذان کے نماز ادا کی صرف اقامت پر اکتفا کیا۔ اب یہ ترک

---

[1] مدہوش جنون کے سبب سے ہو یا نشہ کے سبب۔ [2] اگر غلام اپنے آقا اور اجیر اپنے مستاجر کی اجازت سے اذان کہے تو درست ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

اذان سے گنہگار ہوں گے یا نہیں ؟

جواب :۔ اذان خبردار کرنے کے لیے مسنون ہوئی ہے ، سو حاضری رفقار سے مقصود حاصل ہے ۔ ایسی حالت میں گنہگار نہیں ہوں گے[1] ۔ ہاں اقامت کا ترک مکروہ ہے ۔ (تنویر الابصار ، شامی)

سوال :۔ ایک شخص شہر اور گاؤں میں سوائے اپنے گھر کے مسجد میں نماز نہیں پڑھتا نہ کبھی اذان کہتا ہے نہ اقامت اس شخص کے لیے یہ فعل کیسا ہے ؟

جواب :۔ اس شخص کے لیے شہر اور گاؤں کی اذان کافی نہیں ہے ہاں محلّہ کی اذان اور اقامت کافی نہ ہوگی ۔ ورنہ اس شخص کا حکم مسافر کا سا ہے کہ اذان اور اقامت کو ترک نہ کرے مکروہ ہے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مؤذّن کی بلا اجازت اگر کوئی اقامت کہدے تو کیسا ہے ؟

جواب :۔ اگر مؤذّن کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت درست ہے اور جب مؤذّن موجود ہو اور وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہے تو اب مکروہ ہے (تنویر الابصار ، درمختار)

سوال :۔ اذان اور اقامت کے مابین کس قدر فصل چاہیئے ؟

جواب :۔ اذان اوّل وقت میں چاہیئے اور اقامت اوسط وقت میں سوائے مغرب کے کہ اس میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار فصل کرے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر ایک مؤذّن دو مسجدوں میں اذان کہے تو کیسا ؟

جواب :۔ اگر اوّل اذان کے بعد نماز بھی پڑھ لی ہے تو دوسری مسجد میں اسی مؤذّن کو اذان کہنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے ۔ (ردالمختار)

سوال :۔ اذان کا جواب کیسا ؟

جواب :۔ اذان کا جواب دو طرح پر ہے جو شخص مسجد سے خارج ہو ، اس کے لیے تو فعلی جواب واجب ہے یعنی اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ تلاوت قرآن شریف بھی ترک کر کے مسجد کو چلے ، اس کا جواب یہی ہے اور زبان سے بھی جواب دینا اس شخص کو مستحب ہے اور جو شخص

---

[1] یہ نفی صرف گنہگار ہونے کی ہے ورنہ مستحب ہے اذان کا کہنا کیونکہ اذان سے اعلان ہی مقصود نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کو زمین پر پھیلانا بھی مقصود ہے ۔ (شامی)

Marfat.com

مسجد کے اندر۔ اس پر زبان سے ہی جواب دینا مستحب ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال :۔ زبان سے جواب کس طرح دے؟

جواب :۔ جب مؤذن تکبیر (اللہ اکبر) کہہ چکے اسی طرح تکبیر آہستہ آہستہ زبان سے کہے۔ اسی طرح شہادتین کے بعد شہادتین ادا کرے۔ اور بجواب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حی علی الفلاح کے آہستہ[1] لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور صبح کی نماز میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہے یعنی تو سچا ہے اور نیکوکار ہے اور اقامت میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ۔ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے یعنی قائم رکھے اللہ اس کو اور ہمیشہ رکھے اس کو جب تک آسمان اور زمین ہیں اور بعد فراغ اذان کے مؤذن اور سامع اس دعا کو پڑھیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد اذان کے میرے لیے طلب وسیلہ کرے گا۔ میری شفاعت اس پر واجب ہوگی۔ اور وہ دعا یہ ہے :۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (در مختار شامی) ترجمہ یعنی اے اللہ اس دعائے کامل اور صلوٰۃ قائم کے رب عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا اُن کو مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تحقیق تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔

سوال :۔ بعض لوگ وَالْفَضِیْلَۃَ کے بعد وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ۔ اور ختم دعا پر اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اور زیادہ کرتے ہیں۔ ان کو بھی پڑھنا چاہیئے یا کیا؟

جواب :۔ ان کلمات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (شامی)

سوال :۔ وہ کون ہیں جن پر اذان کا جواب نہیں؟

جواب :۔ وہ یہ ہیں۔ حائضہ۔ زچہ۔ خطبہ کا سننے والا۔ نماز پڑھنے والا۔ جنازہ میں مصروف ہونے والا۔ جماع کرنے والا۔ پاخانہ و پیشاب کرنے والا۔ علم دین سیکھنے اور سکھانے والا۔ (در مختار)

سوال :۔ اگر ایک مسجد میں کئی اذانیں ہوں جیسے کہ دہلی کی جامع مسجد اور فتحپوری میں ہوتی ہیں یا شہر

---

[1] فتح القدیر میں اس کو اختیار کیا ہے کہ جواب میں حی علی الفلاح اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ دونوں کو جمع کرے۔ اسی طرح حی علی الصلوٰۃ میں۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح)

Marfat.com

کی کئی مسجدوں میں کئی اذانیں سُنی جائیں ۔ تو کونسی اذان کا جواب دینا چاہیئے ؟
جواب :۔ جو اذان پہلے ہوئی ہے ۔ اس کا جواب دے ۔ (در مختار)
سوال :۔ اقامت کا جواب کیسا ہے ؟
جواب :۔ مستحب ہے ۔ (در مختار)

باب ۳ نماز کی شرطوں کے بیان میں

سوال :۔ شرط کس کو کہتے ہیں ؟
جواب :۔ شرط وہ ہے جو ماہیت سے خارج ہو ۔ اس طرح پر کہ اس کے نہ ہونے سے مشروط کا نہ ہونا لازم ہو اور اس کے وجود سے مشروط کا وجود لازم نہ ہو ۔ (در مختار)
سوال :۔ نماز کی شرائط کے قسم پر ہیں ؟
جواب :۔ دو قسم پر ایک شرائط نماز واجب ہونے کی ۔ دوسری شرائط نماز صحیح ہونے کی ۔
سوال :۔ نماز واجب ہونے کی شرائط کیا کیا ہیں ؟
جواب :۔ چار ہیں ۔ اوّل اسلام ۔ دوم صحتِ عقل ۔ سوم بلوغ ۔ چہارم وقت کا پایا جانا ۔ پس ہر مسلمان عاقل ، بالغ پر کتاب اور سنّت ، اور اجماع سے اوقات مقررہ مذکورہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرض عین ہے یہاں تک کہ اس کا تارک منکر کافر ہے اور غیر منکر تارک اعلیٰ درجہ کا فاسق ہے ہم حنفیوں کے یہاں یہ قاعدہ ایک وقت کی ترک نماز پر قید کیا جائے گا جب تک کہ توبہ نہ کرے برخلاف اور ائمہ کے کہ ان کے یہاں قتل کیا جائے گا ۔ تو اب بلا عذرِ شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں (در مختار)
سوال :۔ عذر شرعی کیا کیا ہیں ؟
جواب :۔ سات ہیں ۔ حیض ۔ نفاس ۔ بیہوشی ۔ غشی ۔ نسیان ۔ دیوانگی ۔ نیند ۔
سوال :۔ بلوغ کی علامت کیا ہے ؟
جواب :۔ مرد کے لیے احتلام کا ہونا ۔ اور عورت کے لیے حیض آنا ۔
سوال :۔ بلوغ برسوں کے اعتبار سے کب ہوتا ہے ؟
جواب :۔ ہمارے زمانہ میں بوجہ کوتاہی عمر ادائی مدت ، بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس اور لڑکی

Marfat.com

کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ اگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں تو بلا قسم مقبول ہوگا اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی۔ اگرچہ علامت بلوغ اس وقت تک ظاہر نہ ہوئی ہو۔ مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے نماز بچہ کو پڑھوائیں۔ یہ تاکید قبل از وقت بلوغ عادی کرنے کے لیے ہے۔

سوال :۔ اچھا اب بتاؤ صحت نماز کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب :۔ پہلی شرط پاک ہونا ہے نمازی کے بدن کا نجاست حکمی یعنی حدث اصغر اور اکبر سے اور نجاستِ حقیقیہ مغلظہ اور مخففہ سے دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اس کپڑے کا۔ ہے جو نمازی کے بدن سے متصل ہے۔ مثلاً ایک چادر کا آنچل اس کے بدن پر ہے اور دوسرے آنچل پر ایسی نجاست لگی ہے جو مانع نماز ہے تو اگر نمازی کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز کا مانع ہے۔ اور اگر کپڑا اس کے بدن سے متصل نہیں ہے جیسے جائے نماز کہ اس کا ایک کنارہ نجاست مانع صلوٰۃ سے آلودہ ہے اور دوسرا کنارہ پاک ہے تو اس کنارہ پر کہ جس پر نجاست نہیں ہے نماز ادا ہو جائے گی مصلیٰ بڑا ہو یا چھوٹا۔ تیسری شرط پاک ہونا مصلّی کے مکان کا ہے یعنی اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ۔ چوتھی شرط ڈھکنا عورت کا ہے۔ یعنی مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغہ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اور لونڈیوں کو پیٹ اور پیٹھ سے زانو تک پانچویں شرط استقبال قبلہ[له] چھٹی شرط نماز کی نیّت ہے یعنی نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا۔ نیت میں معتبر دل کا فعل ہے جس کو ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل سے مخالف ہو معتبر نہیں۔ کیونکہ یہ کلام ہے نیّت نہیں ہے مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا اور زبان سے عصر نکلا تو نیت صحیح ہے اور زبان کی خطا اس نیت میں کچھ ضرر نہیں رکھتی۔ (تنویر الابصار، درمختار، نور الایضاح)

سوال :۔ اگر کسی نمازی کے پاس انڈا ہے کہ جو اندر سے خون ہوگیا یا وہ شیشی ہے کہ جس میں پیشاب

له یعنی کعبہ کی طرف منہ ہونا خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے کہ مسافر جس کو جنگل میں سمتِ کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اٹکل سے دوسری طرف کو کعبہ ٹھہرا کر نماز پڑھ رہا ہے تو اس کا یہ کعبہ حکمی ہے نہ حقیقی ۱۲ منہ عفر لہ

Marfat.com

کسی مریض کا ہے۔ ان اشیاء کا اس کے پاس نماز میں موجود ہونا مانع نماز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ وہ انڈا جو اندر سے خون ہو گیا ہے اس کے ساتھ نماز جائز ہے۔ کیونکہ وہ خون معدن میں ہے برخلاف شیشی کے جس میں پیشاب ہے مانع نماز ہے کیونکہ وہ معدن سے علیحدہ ہے۔ (شامی)

سوال:۔ کیوں صاحب مفروض ستر عورت کا کھولنا کسی حالت میں بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ غرض صحیح یعنی دفع بول و براز یا ختنہ یا علاج یا جماع حلال کے لیے درست ہے؟

سوال:۔ اگر کوئی نمازی اونچی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور نیچے کے آدمی کی نظر اس کے ستر پر پڑی تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب:۔ ستر عورت چار طرف سے چاہیئے نہ اسفل (نیچے) سے اگر کوئی شخص نیچے سے ستر دیکھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

سوال:۔ اگر مولا نے اپنی لونڈی کو جو سر کھلے نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز کی حالت میں آزاد کیا تو اس کی نماز درست رہی یا نہ رہی؟

جواب:۔ اگر لونڈی کو فوراً بروقت آزادگی بدن چھپانے کی قدرت مثل حُرّہ (آزاد) عورت کے حاصل ہوئی۔ اور اس نے اسی وقت فوراً ستر عورت مثل حُرّہ کے عمل قلیل[عہ] کے ساتھ کر لیا تو وہی نماز اس کی درست ہو گی ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال:۔ حُرّہ عورت کی چوٹی کے بال کیسے ہیں؟

جواب:۔ عورت کے بال بھی عورت ہیں۔ ان کے کھل جانے سے بھی نماز فاسد ہو گی۔ (در مختار)

سوال:۔ اگر بلا قصد اثناء نماز میں کسی نمازی کا عضو غلیظہ یا خفیفہ خود بخود کھل گیا تو اس صورت میں اس نمازی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر یہ کشفِ عورت بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے رہے تو نماز فاسد ہو گی۔ اور اگر یہ کشف عورت فعل مصلی سے ہو گا تو فی الفور نماز فاسد ہو گی۔

سوال:۔ عورت غلیظہ اور خفیفہ میں کون کون سے عضو شامل ہیں؟

جواب:۔ عورت[لہ] غلیظہ مرد اور عورت کے حق میں بول و براز کا محل ہے اور وہ جگہ ہے۔ جو ان

عہ عمل قلیل کی تشریح اپنے مقام پر آئے گی ۱۲ لہ عورت غلیظہ اور خفیفہ کا فرق نظر کے اعتبار سے ہے کہ غلیظہ کی

Marfat.com

دونوں کے آس پاس ہے۔ اور جو اس کے سوا ہے عورتِ خفیفہ ہے چار برس کا لڑکا لڑکی صِغر سِنی میں شامل ہیں۔ یعنی بدن ان کا ڈھکنے کے لائق نہیں بعد چار برس کے مقام بول و براز چھپانے کے لائق ہے پھر دس برس تک بول و براز کا مقام معہ گرد و نواح کے عورتِ غلیظ ہو جاتا ہے۔ بعد دس برس کے جوان کی مانند ہے۔ برہنگی چھپانے میں اور پندرہ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جائے۔ (درمختار۔ شامی)

سوال:۔ نماز میں کس قدر کھل جانے سے نماز جائز نہیں ہے؟

جواب:۔ جو عضو[1] کہ عورت میں داخل ہے اس کی چوتھائی کھل جانے سے نماز جائز نہیں۔ اس سے کم کے کھل جانے سے جائز ہے۔ بشرطیکہ فوراً کشفِ عورت اس مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا اور اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کے مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جبکہ کشفِ عورت بدون فعلِ مُصلّی کے ہوا ہو۔ اور اگر فعلِ مصلّی سے کشفِ عورت ہو گا تو فوراً نماز فاسد ہو گی۔ اگرچہ ادائے رکن کی مقدار سے کم ہو۔ (تنویر الابصار۔ شامی)

سوال:۔ یہ حکم ایک عضو کی چوتھائی حصہ کھل جانے کا معلوم ہوا۔ اور اگر کئی اعضاء کی برہنگی قلیل مقدار کی پائی جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس صورت میں ہر ایک عضو کے علیحدہ علیحدہ چوتھائی حصہ کشف نہ ہونے کی وجہ سے نماز جائز ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ہر ایک اعضاء کی برہنگی کے مقدار کا حساب ہو گا۔ یہاں تک کہ اگر کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ عورت کا کھل جائے تو نماز نہ ہو گی۔ اس لیے کہ حساب سے جو دونوں کو جمع کیا تو کان کے چوتھائی حصہ کے برابر ہو گیا۔ (درمختار۔ شامی)

سوال:۔ اس کی کیا وجہ کہ دونوں حصوں کو جمع کر کے کان کی چوتھائی قرار دی اور منع نماز کا حکم دیدیا؟

طرف نگاہ کرنا بہ نسبت خفیفہ زیادہ سخت ہے اور نماز کے حق میں دونوں کا حکم برابر ہے (شامی)۔ [1] دو فوطے ایک عضو ہیں ذکر علیحدہ عضو ہے علیٰ ہذا دو سرین علیحدہ علیحدہ عضو ہیں۔ مرد کے حق میں ناف سے عضو تناسل کی جڑ تک ایک عضو ہے اور ران اور گھٹنا ایک عضو ہے۔ عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہے یہاں تک کہ کان اور سر کے بال لٹکے ہوئے پیٹ، پیٹھ، دونوں چھاتیاں اگر بڑی ہوں تو وہ علیحدہ علیحدہ عضو ہیں ورنہ سینہ کے حکم میں ہیں سوائے ہوئے چہرے اور پاؤں کے۔ یہ عورت نہیں ہیں (عالمگیری)

Marfat.com

جواب :۔ جب کہ ستر کھلا کئی اعضاء میں پایا جائے تو اس وقت ان اعضاء میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے پیمائش میں اس کی چوتھائی لیے جانے کا حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ وہ برہنہ کہ جو ستر عورت کی قدرت کسی طرح نہیں رکھتا۔ کیونکر نماز ادا کرے ؟

جواب :۔ یہ شخص دن کو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع اور سجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر پڑھے اس لیے کہ رات کا اندھیرا اس کی شرمگاہ کا ساتر ہے لیکن افضل یہ ہے کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

سوال :۔ اگر کوئی شخص اندھیرے مکان میں باوجود قدرت ستر عورت کے پھر برہنہ نماز ادا کرے تو کیسا ؟

جواب :۔ ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ شخص شرعاً مستور نہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

سوال :۔ اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی ساتر عورت نہیں، تو کیا کرے ؟

جواب :۔ اسی کپڑے سے بدن چھپا کر نماز پڑھے برہنہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر ننگے کو کپڑے کی اباحت یا عاریت کا کوئی وعدہ کرے تو اس کے وعدے کا کب تک انتظار کرے ؟

جواب :۔ جب تک کہ نماز کے وقت فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو اسی طرح جگہ کی طہارت کا امیدوار بھی انتظار کرے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر ننگے کو ایسا کپڑا ملا کہ جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو اور باقی ناپاک اور کوئی چیز ایسی بھی نہیں کہ جو اس کی نجاست کو دور کر دے تو کیا کرے ؟

جواب :۔ اسی کپڑے سے نماز پڑھے اب برہنہ پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو بھی افضل اسی کپڑے سے ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال :۔ اگر ننگے کو نماز کے اندر کپڑا مل جائے تو کیا کرے ؟

جواب :۔ اس نماز کو توڑ کر پھر کپڑے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ننگے کو صرف اس قدر کپڑا میسر آیا کہ جس سے پاخانہ کی جگہ یا پیشاب کی جگہ کو ڈھک لے تو اب دونوں میں سے کونسی جگہ کو ستر کر کے نماز پڑھے، اور اگر کسی کو بھی نہ ڈھکے تو کیسا ؟

جواب :۔ پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کرے اس لیے کہ اس میں ادب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا۔

Marfat.com

اور اگر اسقدر نہ ڈھکے گا تو گنہگار ہوگا۔ ننگے کو جس قدر کپڑا یا اور چیز کہ جو برہنگی کی ساتر ہو مثل بوریا یا پتے وغیرہ کے میسّر آوے اسی سے قُبل اور دُبر کو چھپا دے اور یہ چھپانا، بالاتفاق واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک آدمی کا پاجامہ اس طرح پھٹا ہوا ہے، اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ستر اس مقدار کا کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز نہیں۔ اور اگر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے۔ اب یہ شخص کس طرح ادا کرے؟

جواب:۔ یہ شخص بیٹھ کر ادا کرے۔ اسی طرح رکوع اور سجود اشارے سے ادا کرے، جبکہ کشف عورت ہو۔ (عالمگیری)

سوال:۔ سترِ عورت نماز میں ہی فرض ہے۔ یا نماز سے باہر بھی؟

جواب:۔ سترِ عورت مطلقاً فرض ہے۔ نماز میں بھی اور خارج نماز میں بھی۔ (در مختار)

سوال:۔ کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانعِ صلوٰۃ اس وقت دیکھے جب کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے۔ اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی۔ تو کیا کرے؟

جواب:۔ اسی وقت اس نجاست کو دھوڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے۔

سوال:۔ مرد کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب:۔ تین کپڑوں سے پاجامہ، کرتہ یا اور کچھ۔ عمامہ اور ایک کپڑے سے بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ تمام بدن ڈھک جائے۔ صرف تنہا پاجامہ سے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ عورت کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب:۔ عورت کو بھی تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے پاجامہ۔ کرتہ۔ دوپٹہ اور اگر دو سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔ اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے درست ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ناپاک کپڑے کا پہننا علاوہ نماز کے اور اوقات میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اور اوقات میں جائز ہے۔ (در مختار)

سوال:۔ پانچویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف منہ کرنا جو بتلایا گیا ہے۔ اس شرط میں مکہ والے اور غیر

Marfat.com

مکّہ والے سب برابر ہیں یا فرق ہے؟

جواب:۔ فرق ہے۔ مکّہ والوں کے لیے عین کعبہ کی سیدھ میں منہ کرنا اور غیر مکّہ والوں کے لیے کعبہ کی سمت کی طرف منہ کرنا شرطِ نماز ہے۔ (کبیری)

سوال:۔ اس مقام پر مخالف اسلام اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کعبہ شریف کو سجدہ کرنا شرک میں داخل نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ اسلام کا دعویٰ ہے۔ کہ بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں توحید نہیں، اس کا بھی جواب دیجئے؟

جواب:۔ یہ اعتراض مخالفین کا اسلام پر ان کی کمال بے عقلی اور بے علمی پر دال ہے۔ اگر معترضین مسجود لہ اور مسجود الیہ کے فرق کو سمجھ لیتے تو کبھی ایسا لغو اعتراض نہ کرتے؟

سوال:۔ حضرت سلامت وہ تو کیا خاک سمجھیں گے۔ اس کو تو ہم بھی نہیں سمجھے؟

جواب:۔ بھائی مسجود لہ وہ ہے کہ جس کے لیے سجدہ کیا جائے اور مسجود الیہ وہ ہے کہ جس کی طرف سجدہ کیا جائے۔ اب فرمایئے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جو مسجود لہ ہے وہ تو وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور جو مسجود الیہ ہے وہ اسی مسجود لہٗ کی تعمیل حکم میں ہے، دوسرے فرق بیّن یہ ہے، کہ مسجود لہٗ مقصودِ عبادت ہوتا ہے۔ اور مسجود الیہ مقصودِ عبادت نہیں ہوتا۔ اگر کعبہ شریف مقصودِ عبادت ہوتا۔ تو معذور کے حق میں ساقط کیوں ہوتا۔ حالانکہ معذور جدھر چاہے نماز پڑھ لے جیسا کہ آئندہ مسائل سے معلوم ہوگا۔ برخلاف بت پرست کے اس کا بت مسجود لہ ہے۔

سوال:۔ یہ بھی تبلادیجئے کہ اس حکم میں کیا حکمت ہے؟

جواب:۔ ایک تو یہ ہے کہ جو عاقل بندے خدا تعالیٰ جل جلالہٗ پر عقل سے جہت کو محال جانتے ہیں ان کی اصل فطرت اس کی مقتضی نہیں کہ نماز میں کسی خاص طرف کو منہ کریں۔ اس لیے اللہ جل شانہٗ نے ان کو ایسی بات کا حکم دیا کہ جو ان کی پیدائشی مقتضا کے خلاف ہے۔ تاکہ ظاہر ہو جائیں۔ حکم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے پس ماننے والے عربی زبان میں مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے کافر دوسری حکمت یہ ہے کہ جمیع اہل اسلام یک جہتی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ علاوہ ان کے اور بہت سی حکمتیں ہیں کہ جن کی تحریر کا یہ رسالہ محتمل نہیں۔

Marfat.com

سوال :۔ قبلہ کے پہچاننے کی کیا کیا علامتیں ہیں ؟

جواب :۔ شہروں میں تو مسجدیں۔ جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے اور آدمی اگر ایسے موقعوں پر آدمی سے دریافت نہ کرے اور ستاروں سے قبلہ کی شناخت نہ کرے اور اپنی اٹکل سے نماز پڑھے تو جائز نہیں۔ (در مختار)

سوال :۔ ہندوستان میں ستاروں سے قبلہ کی شناخت کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب :۔ اکثر شہروں میں ہندوستان کے قطب تارہ نمازی کے داہنے شانہ پر ہوتا ہے۔ پس سامنے قبلہ ہوا۔ (غایتہ الاوطار)

سوال :۔ جہاں کوئی بھی علامت نہ ہو وہاں کیا کرے ؟

جواب :۔ تحری یعنی اٹکل دوڑائے۔ بعد ازاں اس کی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کر دے اسی طرف نماز پڑھ لے۔ اگر بغیر تحری کے پڑھے گا نماز نہ ہوگی۔ (تنویر الابصار، در مختار)

سوال :۔ ایک شخص کی اٹکل کسی جانب کو نہ ہو اور سب سمتوں میں مذبذب ہو تو وہ کیا کرے ؟

جواب :۔ یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھے گا۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شخص نے بعد تحری کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی۔ پھر اس کی رائے دوسری جانب کو بدلی اب دوسری رکعت اس دوسری جانب کو پڑھ لی اسی طرح چاروں سمت کو رائے بدلی اور چاروں رکعت چار سمت کو ادا کیں آیا اس کی نماز بھی ہوئی یا نہیں ؟

جواب :۔ اس کی بھی نماز ہو گئی۔ (تنویر الابصار، در مختار)

سوال :۔ ایک شخص نے تحری سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی اس کی نماز ہوئی یا نہیں ؟

جواب :۔ اس کی نماز نہیں ہوئی پھر کرے ادا کرے[۱]۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص نے بعد تحری کے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں یا بعد ختم ہونے نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے۔ اب کیا کرے ؟

جواب :۔ اگر اثنائے نماز میں علم ہوا تو اسی وقت پھر جائے اگر ایک رکن کی مقدار بھی توقف کرے گا

---

[۱] اگرچہ ٹھیک قبلہ کی طرف ہی نماز پڑھی ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر بعد ختم نماز کے معلوم ہوا تو اب نماز کے پھیرنے کی ضرورت نہیں۔
(عالمگیری، شامی)

سوال :- ایک شخص نے بعد تحری کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی۔ اور دوسری رکعت بوجہ ظاہر ہونے خطا کے تحری میں دوسری طرف ادا کی۔ اب یہ معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سے ایک سجدہ چھوٹ گیا ہے۔ یہ شخص کیا کرے؟

جواب :- اس شخص کی نماز فاسد ہوئی۔ از سرِ نو پڑھے۔ اس لیے کہ اگر سجدہ مذکورہ اس طرف کو کرتا ہے، جدھر کہ اب نماز پڑھتا ہے تب تو یہ قبلہ پہلی رکعت کا قبلہ نہیں ہے اور سجدہ رکعت کا جزء ہے۔ تو گویا یہ سجدہ اس قبلہ کو نہ ہوگا۔ جو مصلی کے علم میں پہلی رکعت ادا کرتے وقت تھا۔ اور اگر اس جانب کو کرتا ہے جس طرف کہ پہلی رکعت ادا کی ہے۔ تو جو طرف اب اس کے نزدیک قبلہ ہے۔ اس سے پھرنا لازم آتا ہے۔ لہٰذا از سرِ نو پڑھے۔ (درمختار، شامی)

سوال :- ایک اندھے نے ایک رکعت قبلہ کے غیر سمت پڑھی۔ پھر ایک شخص نے اندھے کو قبلہ کی طرف پھیر دیا۔ اور اس کے پیچھے اقتداء کرلی۔ آیا یہ اقتداء درست ہے یا نہیں؟

جواب :- اگر اندھے کو نماز شروع کرتے وقت کوئی شخص ایسا ملا تھا جس سے وہ قبلہ کی سمت پوچھ سکتا تھا۔ مگر اس نے نہ پوچھا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہے اور اگر ایسا شخص نہ ملا تھا تو صرف مقتدی کی نماز فاسد ہے۔ نہ امام کی اسی طرح اس اٹکل کرنے والے کا بھی اقتداء نہ کرے جو ایک طرف کو ترک کرکے نماز کے اندر ہی دوسری طرف پھر گیا ہو۔ بشرطیکہ مقتدی اس کا پہلا حال جانتا ہو۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

سوال عہ اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھیرنے امام کے بدل گئی تو اب کیا کریں؟

جواب :- مسبوق اپنی رائے کی سمت پھر جائے اور نماز پوری کرے اس کی نماز ہوجائے گی اور لاحق از سرِ نو ادا کرے۔ کیونکہ مسبوق باقی نماز پڑھنے میں مثل منفرد کے ہے۔ اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے جیسے مدرک مقتدی کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو اب اپنی رائے کے موافق منہ پھیرتا ہے تو صریحاً امام کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اور اگر نہیں پھیرتا تو

عہ مسبوق اور لاحق اور مدرک کا بیان مفصل آگے آئے گا ۱۲

Marfat.com

دیدہ دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مقصدِ نماز ہے پس یہی حال لاحق کا ہے۔
(در مختار، شامی، عالمگیری)

سوال:۔ ایک ایسا مریض ہے کہ جو خود قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیر سکتا، نہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کی طرف پھیر دے تو یہ اب کیا کرے؟

جواب:۔ جدھر کو وہ چاہے نماز پڑھ لے، اسی طرح اگر کوئی منہ پھیرنے والا تو ہے لیکن منہ پھیرنا مریض کو ضرر کرتا ہے تو بھی اس کے لیے یہ ہی حکم ہے کیونکہ یہ صاحبِ عذر ہے، اور ہر صاحبِ عذر کا یہ ہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص نے کشتی یا ریل میں نماز قبلہ کی طرف شروع کی اور اثناءِ نماز میں کشتی اور ریل کا رخ قبلہ کی جانب سے پھر گیا، تو اس نمازی کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ نمازی قبلہ کی طرف پھر جائے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اٹکل سے جیسے نماز کے لیے قبلہ کو تجویز کرنا ضروری ہے، ویسے ہی سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کے لیے بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بے شک ضروری ہے بلکہ مجالس میں بھی اس کا خیال رہے، تو بہتر ہے۔ (در مختار، طحطاوی)

سوال:۔ چھٹی شرط نماز کی نیت بیان کی گئی ہے، یہ تبلایئے کہ نیت کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں۔ یعنی نماز کے وقت اس طرح دل میں جانے کہ دریافت کرتے پر فوراً جواب دے سکتے کہ مثلاً آج کی نماز فرض ظہر پڑھتا ہوں، اگر یہ جواب تامل سے ہوگا تو نماز جائز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص افکار اور تشویشات میں اس قدر منہمک ہے کہ نماز کے وقت دل کے حاضر کرنے سے عاجز ہے، یہاں تک کہ بلا تامل نہیں تبلا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا ہوں یہ کیا کرے؟

جواب:۔ ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا بجائے دل کے عمل کے کافی ہے۔ (عالمگیری)
(در مختار)

Marfat.com

سوال :۔ زبان سے نیت کرنے میں وہی شخص مخصوص ہے کہ جس کا دل نماز کے وقت حاضر ہے؟

جواب :۔ اس شخص کو بھی مستحب ہے تاکہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال :۔ ایک شخص کے دل میں تو ظہر تھا اور زبان سے عصر نکل گیا۔ تو یہ نیت ہوئی یا نہیں؟

جواب :۔ نیت تو دل ہی کے عمل کا نام ہے۔ یہ زبان سے کہنا لغو ہے اور دل کا سمجھنا معتبر۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ نماز کی نیت میں فرض اور واجب اور واجب اور سنن کا متعین کرنا کیسا؟

جواب :۔ فرض اور واجب میں تو تعین فرض ہے۔ یعنی اگر نیت میں یہ متعین نہیں ہوگا کہ یہ نماز کہ جس کو میں ادا کرتا ہوں۔ فرض ہے یا واجب اور مثلاً آج کی نماز ظہر کی ہے۔ یا عصر کی۔ تو نماز اس کی نہیں ہوگی۔ اسی طرح نماز واجب میں یہ تعین نہیں کیا۔ یہ نماز عید کی ہے۔ یا نذر وغیرہ کی اور عید کی ہے۔ تو کونسی عید کی۔ اور نذر کی ہے۔ تو کونسی نذر کی تو بھی اس کی نماز نہیں ہوگی۔ برخلاف سنت کے کہ اس میں بلا تعین سنت اور نفل کے مطلق نماز کی نیت درست ہے۔ مگر بہتر اس میں بھی یہی ہے۔ کہ تعین کرے تاکہ سب کے نزدیک ادا ہو جائے۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ وہ کیا کیا باتیں ہیں۔ جو نیت میں ضروری ہیں؟

جواب :۔ منفرد اور امام پر دو باتیں۔ اور مقتدی پر تین۔

سوال :۔ وہ کیا کیا باتیں ہیں جو منفرد اور امام پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب :۔ ایک تو نماز کی نیت میں اللہ ہی کے واسطے کہنا۔ دوسرے کعبہ شریف کی جانب منہ کرنے کی نیت کرنا (عالمگیری)

سوال :۔ وہ کیا باتیں ہیں جو مقتدی پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب :۔ دو باتیں تو یہی ہیں جو منفرد اور امام پر ہیں۔ ایک بات مقتدی پر اقتداء کی نیت کی زیادتی ہے۔ یہ نیت بھی مقتدی کے لیے شرط ہے۔

سوال :۔ رکعتوں میں تعین کیسا؟

جواب :۔ تعین رکعات ضروری تو نہیں ہے مگر کرے تو بہتر ہے (تنویر الابصار، شامی)

سوال :۔ ایسی نیت بتلا دیجئے۔ جو سب کے نزدیک درست ہو؟

Marfat.com

جواب :- اس طرح ــ نیت کرتا ہوں میں ـــــ یا نیت کی میں نے آج کے فرض نماز فجر کی یا ظہر کی واسطے اللہ تعالےٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اسی طرح جو وقت ہو نام لیوے اور نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہو۔ بعد میں صحیح نہیں[1]۔

سوال :- اگر کسی کے ذمہ فائتہ نمازیں اس قدر ہوں کہ جن کی قضا کی تاریخ اور دن معیّن نہیں کر سکتا کہ فلاں تاریخ یا فلاں دن کی ظہر میرے ذمہ ہے یا عدد نماز معیّن نہیں کر سکتا کہ دس ظہر ذمہ ہیں یا بیس تو یہ شخص ان قضا نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب :- اس طرح نیت کر لیا کرے نیت کرتا ہوں میں پہلی فجر کی یا ظہر کی جو میرے ذمہ فرض ہے۔

سوال :- ایک شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنّت کس کو آیا اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب :- اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کی نیت صحیح نہیں۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال :- مقتدی نیت کس طرح کرے؟

جواب :- اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں آج کی ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

سوال :- ایک مقتدی نے امام معیّن کی نیت کی۔ یعنی زید کی اور نکلا وہ عمرو اس کی اقتداء درست ہوگی یا نہیں؟

جواب :- اس نیت سے یہ اقتداء درست نہیں۔ اس لیے نماز بھی نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال :- اگر کوئی عشاء کی نماز میں صرف اقتداء کی نیت سے جماعت میں شریک ہوگیا اور اس کو یہ خبر نہیں کہ جماعت فرض کی ہے یا تراویح کی۔ تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب :- مطلق نیتِ اقتداء سے اقتداء درست نہیں جب تک امام کی نماز کی بھی نیت[2] نہ کرے۔ (شامی)

---

[1] حتیٰ کہ اگر اللہ کہتے وقت نیت نہ تھی اکبر کہتے وقت ہوئی تو نیت معتبر نہ ہوگی۔ (شامی) [2] پس اگر یوں کہا کہ امام خواہ نماز عشاء پڑھتا ہو یا تراویح ہر حال میں اقتدا کرتا ہوں تو درست ہے اور اگر یوں کہے کہ امام تراویح پڑھتا ہے تو اقتدا نہیں کرتا اور اگر عشاء ہے تو میں اقتدا کرتا ہوں تو اس صورت میں مطلقاً اقتدا درست نہیں ہوگی امام خواہ فرض پڑھتا ہو یا تراویح (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:۔ امام کو بھی امامت کی نیّت ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:۔ صحتِ نماز کے لیے مردوں کے حق میں امام کو امامت کی نیت کی ضرورت نہیں[1] یہاں تک کہ اگر یہ نیّت کرے کہ فلاں شخص کا امام نہیں ہوں۔ اور پھر وہی شخص اس کی اقتدا کرے تو اس کی اقتداء درست ہے۔ مگر عورتوں کے حق میں ایسی صورت میں کہ وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوں نیّت امامت کی امام کو ضروری ہے اس صورت میں اگر عورت بلانیّت امام کے اقتداء کرے گی۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے پھر ایک شخص نے آکر اس کا اقتدا کیا۔ جب کہ امام نے امامت کی نیّت نہ کی ہو تو کیا یہ اقتداء درست ہے؟

جواب:۔ درست ہے لیکن امام کے لیے حصولِ ثوابِ جماعت نیت پر موقوف ہے۔ دل میں نیّت کرے۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ ایک جنازہ کے امام نے میّت کو مرد جان کر نماز پڑھا دی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ میّت عورت ہے نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔ یہ نماز بوجہ صحیح نہ ہونے نیّت کے نہیں ہوئی پھر سے پڑھے ہاں اگر جنازہ کی طرف اشارہ بھی کر لیا ہے تو ہو جائے گی۔ (شامی، در مختار)

سوال:۔ وتر کی نیّت کس طرح کرے؟

جواب:۔ وتر کی نیّت یوں کرے کہ نیّت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ کے واسطے اللہ اکبر۔

سوال:۔ جنازہ کی نماز کی نیّت کس طرح کرے؟

جواب:۔ اس طرح کرے نیّت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی معہ چار تکبیروں کے واسطے دعا اس میّت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر

سوال:۔ عیدین کی نماز کی نیّت کس طرح کرے؟

جواب:۔ اس طرح نیّت کرے۔ نیّت کرتا ہوں میں نماز واجب عید الفطر معہ چھ تکبیرات واجبہ

---

[1] لیکن ثواب بغیر جماعت نیت کے نہیں ملے گا۔ (در مختار)

Marfat.com

پیچھے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال :۔ سنّت نمازوں کی نیت کس طرح کرے ؟

جواب :۔ سنّت نمازوں میں متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرلے۔ یعنی نیت کرتا ہوں۔ میں چار رکعت سُنّت ظہر کی بسبب پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

باب۴ نماز کی صفت کے بیان میں

سوال :۔ صفت کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ لغت میں صفت ایسے معنے کے بیان کو کہتے ہیں۔ جو ذاتِ موصوف میں موجود ہو، اور عُرفاً نماز میں صفت وہ کیفیت ہے جو شامل ہو۔ فرض، واجب، سنّت اور مستحب پر۔ (در مختار)

سوال :۔ اچھا بتاؤ نماز کے ارکان کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ سات ہیں ا۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ۲۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا اس طرح پر کہ اگر ہاتھ چھوڑ دے جاویں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں، اگر گھٹنوں پر پہنچ جائیں گے تو قیام ادا نہ ہوگا۔ ۳۔ قرأت یعنی ایک آیت پڑھنا۔ ۴۔ رکوع یعنی اس قدر جھکنا کہ اگر دونوں ہاتھ پھیلا دے تو زانو، پکڑ لیوے۔ ورنہ رکوع نہ ہوگا۔ اور بیٹھ کر رکوع کرنے میں پیشانی مقابل زانو کے ہو۔ ۵۔ سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی کا ٹکا رہنا بھی شرط سجدہ ہے۔ اگر ایک انگلی نہ ٹکی رہے گی، اور دونوں پاؤں سجدہ میں اُٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا۔ ۶۔ قعدہ اخیرہ یعنی بمقدار تشہد اخیر نماز میں بیٹھنا ۷۔ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا انہی کو ارکان کہتے ہیں۔

سوال :۔ تکبیر تحریمہ کے متعلق سُنا ہے کہ یہ شرط ہے اور آپ نے اس کو رکن میں شمار کیا ہے اس کی کیا وجہ ؟

جواب :۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ایسی ملی ہوئی ہے۔ جیسے دروازہ گھر سے تو اس کا ذکر نماز کے ارکان کے ساتھ ہی مناسب ہے۔ (کذا فی الشامی)

Marfat.com

سوال: مقتدی تکبیر تحریمہ کس وقت کہے؟

جواب: امام کی اللہ اکبر کی (رے) سے اپنے ہمزہ کو ملا دے۔ اگر اکبر کا لفظ امام کے کہنے سے پہلے کہے گا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا۔ اور اللہ کا لفظ اس نے رکوع میں جاکر کہا، تو نماز شروع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: تکبیر اولیٰ کے ملنے کی فضیلت کب تک ہے؟

جواب: جب تک پہلی رکعت ملے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا۔ اور اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ مگر رکوع کی تکبیر کی نیّت کی نہ تکبیر تحریمہ کی۔ آیا یہ نماز کا شروع کرنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہو گیا۔ اور نیّت اس کی رکوع کی لغو ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: گونگا اور ایسا اَن پڑھ کہ اچھی طرح کچھ پڑھ نہیں سکتا۔ اس کی نماز کس طرح ہوگی؟

جواب: ان کی نماز صرف نیّت سے ہو جاتی ہے۔ اُن پر زبان ہلانا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: دوسرا فرض جو نماز کے اندر قیام تبلایا گیا ہے۔ کیا یہ قیام فرض، واجب، سنّت سب نمازوں میں فرض ہے۔ یا کچھ قید ہے؟

جواب: ہاں قید ہے۔ فرض نماز اور جو ملحق بفرض ہے جیسے نمازِ نذر اور سنتِ فجر اور وتران سب میں بلا عذر قیام فرض ہے۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر جائز ہے۔ (درمختار)

سوال: وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اوّل بیماری۔ دوسرے برہنگی۔ تیسرے شیخوخیّت۔ ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بفرض نماز بیٹھ کر ادا کرے گا تو جائز نہ ہوگی۔ (کبیری۔ درمختار)

سوال: قیام ساری رکعت میں فرض ہے یا کچھ تفریق ہے؟

جواب: ہاں تفریق ہے جس قدر نماز میں قرأت فرض ہے۔ اسی قدر قیام میں بھی فرض ہے یعنی ایک آیت کی مقدار اور بقدر سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورۃ کے قیام واجب ہے اور اس سے

۱؎ اسی طرح اگر اللہ بحالتِ قیام کہا۔ اور اکبر رکوع میں جاکر کہا تو بھی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

زیادہ سنّت یا مستحب۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ ایک شخص اگر مسجد میں جماعت سے آکر نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت نہیں رہتی ہے۔ اور گھر پر پڑھے تو نماز کھڑے ہوکر ادا کر سکتا ہے ایسا شخص جماعت میں آکر بیٹھ کر نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے؟

جواب:۔ ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے۔ کیونکہ قیام فرض ہے۔ اور جماعت واجب تو واجب کے لیے فرض کو ترک نہ کرے۔ (در مختار)

سوال:۔ ایک شخص جماعت میں جھکے ہوئے جلدی سے آکر امام کے ساتھ شریک ہوا۔ مگر تکبیر تحریمہ کے سوائے تکبیر انتقالی رکوع میں جانے کی نہیں کی۔ یہ شخص رکعت پانے والا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر ایسا جھکا ہوا آیا۔ کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ گئے۔ تب تو رکعت کا پانے والا نہیں ہے۔ اس لیے کہ قیام جو فرض تھا وہ ترک ہو گیا۔ اور اگر کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ اور پھر رکوع کیا۔ گو رکوع کے جانے کی تکبیر نہ کہی ہو تو قیام صحیح ہے اور رکعت کا پانے والا بھی ہو گیا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ قیام کی صورت کیا ہے؟

جواب:۔ قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اس صورت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی قیام ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کوئی بلا عذر ایک پاؤں سے قیام کرے تو کیسا؟

جواب:۔ بلا عذر ایک پاؤں سے قیام مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ تیسرا فرض جو قرأت ہے یہ بھی تبلا دیجئے۔ کہ قرأت کے اندر کس مقدار کی ایک آیت چھوٹی ہونی چاہیئے۔ جس سے فرضیت ادا ہو جائے؟

جواب:۔ دو کلمہ کی آیت مثلاً ثُمَّ نَظَرَ کے پڑھنے سے فرضیت[1] ادا ہو جائے گی۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال:۔ صحیح حرفوں کے ساتھ اگر قرأت ادا نہ ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

---

[1] لیکن اس قدر پر اکتفا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

Marfat.com

جواب :۔ قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف[1] ادا نہ کرے گا تو قرأت جائز نہیں ۔ اور یہی حکم ذبح میں ہے علاوہ معذور کے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اس بارہ میں کون معذور ہے ؟

جواب :۔ توتلا ۔ ہکلا اگر ان سے بغیر صحیح حروف بھی نکلیں ، تو عذر کے سبب معاف ہے ۔

سوال :۔ قرأت کی جگہ فرض نمازوں میں کتنی رکعت ہیں ؟

جواب :۔ دو رکعت ہیں ، خواہ وہ فرض دو رکعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا اور یہ دو رکعتیں پہلی ہوں یا پچھلی ۔ اگر کسی رکعت میں بھی قرأت نہ پڑھی یا صرف ایک رکعت میں پڑھی تو نماز نہ ہو گی ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ وتر اور نفل نمازوں میں قرأت کون سی رکعتوں میں فرض ہے ؟

جواب :۔ وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے ۔ (کبیری)

سوال :۔ کوئی شخص نیند کی حالت میں قرأت پڑھے تو جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ جائز نہیں بروقت بیداری پھر سے پڑھے ۔ اور یہی حکم اور ارکان کا بھی ہے یعنی اگر سوتے ہوئے سجدہ کیا تو اس کا اعادہ کرے ۔ اور اگر سجدہ کے اندر سو گیا ۔ تو کچھ بھی نہیں ، ہاں اگر پوری رکعت سوتے ہوئے ادا کرے تو پوری رکعت کا اعادہ نہیں پھر کے سے پڑھے ۔ (عالمگیری ۔ درمختار)

سوال :۔ چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ کھڑا ہوا آدمی اگر ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پکڑ لے ، کبڑا آدمی کہ جس کی پیٹھ ایسی جھکی ہوئی ہو کہ اس کے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد تک پہنچ رہے ہوں ، وہ رکوع کس طرح کرے ؟

جواب :۔ ایسا کبڑا رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہے یہ بھی بتلا دیجئے کہ ایک سجدہ فرض ہے یا دوسرا بھی ؟

---

[1] صحت املاء کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو کلام سنا جائے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا تو کافی نہ ہو گا ۔ اس طرح ہر موقع تکلم میں اسماع لنفسہ ضروری ہے ۔ مثل طلاق ، عتاق ، ذبح ، سجدہ شکر وغیرہ وغیرہ کے (عالمگیری)

جواب: دوسرا سجدہ بھی باجماعِ امّت فرض ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدہ میں رکھی۔ اور پیشانی نہیں رکھی۔ تو سجدہ ہوا یا نہیں؟

جواب: اس کا سجدہ نہیں ہوا۔ اسی قول پر فتوےٰ ہے۔ مگر صاحبِ عذر کا سجدہ درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک نے صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا سجدہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: پیشانی پر عذر کے باعث ناک کے کس حصّہ پر سجدہ کرے؟

جواب: اس حصّہ پر سجدہ جو سخت ہے اگر صرف نرم جگہ پر کہ جو ناک کا سرا ہے سجدہ کرے گا۔ تو جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کس طرح ادا کرے؟

جواب: یہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: گھاس پر یا روئی کی گدی پر سجدہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر سجدے کے وقت ناک اور پیشانی قرار پکڑے۔ اس طرح پر کہ اگر مبالغہ کیا جائے تو سر نیچا نہ ہو جائے تو درست ہے ورنہ نہیں۔ اور اسی حکم میں وہ پیال ہے جو اکثر موسم سرما میں مسجدوں میں بچھاتے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: مڈانو چا جس کو زمیندار لوگ نگہبانی کھیتوں کے لیے تے ہیں۔ اسی پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس پر سجدہ کی جگہ سخت ہے تو سخت کے حکم میں ہے نماز ہو جائے گی۔ ورنہ اس گھاس کے حکم میں ہے جس کو ہم اُوپر بیان کر آئے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عذر کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ وہ بھی اسی نماز کو پڑھتا ہو۔ کہ جس کو یہ ادا کر رہا ہے۔ ورنہ درست نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ وہ کیا عذر ہے جس سے پیٹھ پر سجدہ کرنا درست ہے ؟

جواب :۔ وہ عذر تنگی جگہ کا ہے یعنی عیدین اور جمعہ میں جب اس کثرت سے آدمی جمع ہوں کہ عیدگاہ اور مسجد میں گنجائش نہ ہو، تو اس وقت پیٹھوں پر سجدہ ہو جائے گا۔ (در مختار)

سوال :۔ سجدہ قدموں سے کس قدر اونچی جگہ پر بلا عذر درست ہے ؟

جواب :۔ بالشت ایک اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے۔ اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر جائز نہیں۔ (شامی)

سوال :۔ دونوں سجدوں کی حدِ فاصل کیا ہے ؟

جواب :۔ بیٹھنے کے قریب ہو جانا۔ اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کرے گا، تو بموجب صحیح قول کے سجدہ نہ ہوگا۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب سے مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے اٹھا کر پھر دوبارہ ناک اور پیشانی رکھ دے۔ اس صورت میں دو سجدے ہوئے یا ایک ؟

جواب :۔ اس صورت میں یہ ایک ہی سجدہ ہوا۔ اسی طرح اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سے سر اٹھا لیوے اور پھر جھکا دیوے تو بھی ایک رکوع اور سجدہ ہوگا۔ اور نماز درست ہو جائے گی۔ (عالمگیری، در مختار، شامی)

سوال :۔ چھٹا فرض نماز کا جو قعدہ اخیرہ ہے۔ یہ فرض نمازوں ہی میں فرض ہے یا واجب اور سنت نمازوں میں بھی فرض ہے ؟

جواب :۔ سب نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ اسی طرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ نفلوں میں فرض نہیں ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال :۔ ساتواں فرض جو اپنے اختیار سے نکلنا ہے یہ فرض متفق علیہ ہے یا نہیں ؟

ؔ یعنی ایک آدمی نماز سے خارج بیٹھا ہے اس حالت میں نمازی نے اس کی پیٹھ پر سجدہ کیا یا وہ نمازی ہے کہ جس کی نماز اس کی نماز کے خلاف ہے مثلاً سجدہ کرنے والا فرض ادا کرتے والا ہے۔ اور وہ دوسرا شخص جس کی پیٹھ پر سجدہ کیا وہ سنت یا نفل پڑھ رہا ہے تو ان صورتوں میں سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

جواب:۔ یہ فرض متفق علیہ نہیں ہے۔ اور صحیح یہی ہے کہ فرض نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال:۔ واجبات کیا ہیں؟

جواب:۔ اوّل فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے معیّن کرنا۔ دوسرے الحمد شریف کا پڑھنا۔ تیسرے الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ چوتھے پوری الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑھنا۔ پانچویں فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنتوں کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا۔ چھٹے ترتیب درمیان دو سجدوں کے۔ ساتویں قومہ، آٹھویں جلسہ، نویں تعدیل یعنی اعضاء کا ساکن کرنا بمقدار سبحان اللہ کہنے کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں، دسویں امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑھنا۔ اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر و عصر کے آہستہ پڑھنا۔ گیارہویں پہلا قعدہ تین یا چار رکعت والی نماز میں خواہ نفل ہی ہو۔ بارہویں تشہد دونوں قعدوں میں یعنی اوّل اور اخیر دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا۔ تیرھویں لفظ السلام[1] کے ساتھ نماز سے نکلنا۔ چودھویں تکبیر قنوت۔ پندرھویں قرأت قنوت۔ سولھویں تکبیرات عیدین۔ سترھویں مقتدی کا قرأت سے چپ رہنا۔ اٹھارہویں امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا۔ انیسویں سجدہ تلاوت۔ (کبیری، شامی)

سوال:۔ نماز میں سنّتیں کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ اوّل اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تحریمہ کے لیے کانوں کی لَو تک تکبیر سے پیشتر۔ دوسرے تکبیر کے وقت انگلیوں کا قبلہ رُخ اور کشادہ[2] رکھنا۔ تیسرے[3] امام کو تکبیرات یعنی تحریمہ و انتقالی پکار کر کہنا بقدر اس کی حاجت کے۔ اگر تکبیر تحریمہ سے امام کی نیت صرف لوگوں کو ہی خبردار کرنے کی ہوگی۔ اور اپنی نماز نہ ہوگی تو امام کی نماز ہوگی۔ نہ مقتدیوں کی۔ چوتھے ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا۔ پانچویں ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا۔ چھٹے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

---

[1] پس جبکہ امام نے سلام پھیرا اور زبان سے لفظ السّلام نکالا تو اس سے پہلے کہ لفظ علیکم امام کی زبان سے نکلے کوئی آکر اقتداء کرے تو یہ اقتداء درست نہ ہوگی۔ کیونکہ السّلام کہتے ہی وقت اقتداء ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ امام پر سجدہ سہو نہ ہو۔ (درمختار) [2] یعنی نہ زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ ان کی حالت پر چھوڑنا چاہیئے [3] امام کے سوا مقتدی اور منفرد اتنی آہستہ کہیں کہ خود سُن لیں ۱۲ منہ

Marfat.com

پڑھنا، ساتویں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا آٹھویں فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا۔ نویں آمین کہنا۔ دسویں ثنا اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین کو آہستہ کہنا گیارہویں قرأت مسنونہ پڑھنا بارہویں تکبیرات انتقالی یعنی رکوع اور سجدہ وغیرہ کے لیے اللہ اکبر کہنا تیرہویں رکوع میں تسبیح سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلیٰ تین بار کہنا۔ چودھویں رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑنا۔ پندرہویں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ کہنا اور تنہا کو دونوں کہنا۔ سولہویں سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پہلے پیشانی سے رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا۔ سترھویں سجدوں میں تین بار سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلیٰ[1] پڑھنا۔ اٹھارہویں جلسہ اور تشہد میں داہنا پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں بچھانا، انیسواں ہر جلسہ میں اور تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ بیسویں اشارہ کرنا سبابہ[2] سے بوقت اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ کے اکیسویں درود شریف کا پڑھنا۔ قعدۂ اخیرہ میں بائیسویں دُعا کا قعدہ اخیرہ میں پڑھنا۔ تیئیسواں پھیرنا منہ کا دائیں اور بائیں طرف سلام کے وقت، چوبیسویں امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا، پچیسویں امام کو پست کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے چھبیسویں[26] سلام پھیرنا ان لفظوں سے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ (تنویر الابصار، درمختار، شامی، عالمگیری)

سوال:۔ مستحبات نماز کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ اوّل مرد کو وقت تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا۔ دوسرے دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔ تیسرے منفرد کو رکوع اور سجدے میں تین بار سے زیادہ تسبیح[3] کہنا۔ چوتھے قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام

---

[1] کھڑے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھنا سنّت ہے (درمختار) [2] انگلی اٹھانے کا طریقہ مسنون ہم حنفیوں کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ بروقت کہنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے انگلی کلمہ کی اٹھاوے۔ ترپن کی عقد کی صورت میں یعنی خنصر اور بنصر اور وسطیٰ تینوں انگلیوں کو بند کرکے اور شہادت کی انگلیوں کو کھڑا کرکے اور انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے جوڑ پر رکھے اور جب الا اللہ زبان سے کہے اس وقت اس انگلی کو گرا دے (شامی، کبیری)

[3] لیکن جب ختم کرے تو عدد طاق پر ختم کرے مثل پانچ سات نو مرتبہ ۱۲ کے شامی

میں اپنے داہنے شانہ پر، اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ پر نظر رکھنا پانچویں جمائی[1] کے وقت منہ بند رکھنا۔ چھٹے جہاں تک ممکن ہو سکے کھانسی والے کا کھانسی کو دفع کرنا۔ (درمختار، شامی)

سوال ۱۰:- نماز پڑھنے کا وہ طریقہ شروع سے آخر تک، جو سلف سے مطابق حنفی مذہب کے جس میں فرض، واجب، سنت اور مستحب سب ادا ہوں بتلائیے؟

جواب ۱۰:- وہ طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے، تو پہلے قبلہ رُخ کھڑا ہو اور درمیان، دونوں قدموں کے فاصلہ چار انگشت کا چھوڑے پھر نیت دل سے کرے۔ اور مطابق نیت کے زبان سے کہے، نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالےٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھاوے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جُدا جدا اپنے حال پر ہوں، اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں، اس وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی سے پہنچے تک پہنچے پر حلقہ کرے اور تین انگلیاں اُوپر کلائی کے رکھے اوپر پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ جو تیرے لائق ہے اور حمد بیان کرتا ہوں، تیری ایسی جو تیرے قابل ہے اور

تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی نہیں ہے معبود سوائے تیرے پناہ مانگتا ہوں۔ میں اللہ کے

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلْحَمْدُ

ساتھ شیطان راندے گئے سے۔ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو مہربان رحم کرنے والا ہے۔ کل تعریفیں

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ

اللہ واسطے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالم کا مہربان اور رحمت والا۔ مالک دن قیامت کا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے

---

[1] جمائی نماز میں اگر بحالت قیام آوے، ورنہ رک سکے تو داہنا ہاتھ منہ پر رکھے اور اگر اور جگہ سوائے قیام کے آوے، تو بائیں ہاتھ سے روک لے خارج نماز ہر وقت بائیں ہاتھ سے روکے ۱۲

نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھلا ہم کو سیدھا راستہ ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ ان کا جو غضب کیے

عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o اٰمِیْن o اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o

گئے ہیں۔ اور ان کا جو گمراہ ہیں قبول کر تحقیق عطا کیا ہم نے تجھ کو حوض کوثر۔ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ o

اور قربانی کر اس کے واسطے تحقیق دشمن تیرا بے نسل رہے۔

یا اور کوئی سورة جو صحیح یاد ہو پڑھے۔ پھر رکوع کرے یعنی جھکنے کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں پورا پہنچنے تک تکبیر سے فارغ ہو جائے۔ اسی طرح اور رکن میں بھی کرے۔ رکن کے اندر تکبیر نہ کہے۔ جیسے کہ اکثر عادت ہے کہ اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو خوب مضبوط پکڑے۔ کشادہ انگلیاں کر کے اور دونوں پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھے کمان کی طرح نہ جھکائے اور پشت کو پھیلائے اور سرین کو پشت کے برابر رکھے۔ بدوں سر کے ابھارے یا سر کے نیچے کرنے کے بلکہ سر بھی پشت کے برابر رہے۔ پھر پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتا ہوا پھر اللہ اکبر کہے جھکنے کے ساتھ اور سجدہ کرے۔ اس طرح کہ اول دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں پھر ناک اور پھر پیشانی سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں اس طرح رہے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے برابر ہو جائیں۔ اور اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں نہ اٹھیں ورنہ سجدہ نہ ہو گا۔ پھر پڑھے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانے میں رکھنے کے برعکس کرے۔ یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر اطمینان سے جلسہ کرے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ مثل پہلے کے کر کے دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل اللہ اکبر کہتا ہوا اُٹھے ہاتھ ٹیک کر اُٹھنا بلا عذر صحیح نہیں۔ پھر دوسری رکعت ادا کرے۔ اس طرح کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر الحمد شریف پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

Marfat.com

کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہیں ہے اس کے لیے کوئی کفو وہ ایک ہے۔ یا اور کوئی سورۃ پڑھے پھر بعد ختم سورۃ کے مثل پہلی رکعت کے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور دوسرا سجدہ کر کے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنا کھڑا کر کے بیٹھے۔ اس طرح سے کہ کھڑے پاؤں کی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ اور زانو پر ہاتھوں کی انگلیوں کو ان کی حالت پر رکھے۔ لیکن گھٹنوں کو نہ پکڑے ورنہ انگلیاں قبلہ رُخ نہ رہیں گی۔ اور پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ

کل عبادت قولی اور کل عبادت بدنی اور کل عبادت مالی اللہ ہی کے واسطے ہے سلام ہے اوپر تیرے

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ۝

اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اس کی سلام اوپر ہمارے اور خدا کے نیک بندوں پر

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا[1]

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ[2] وَعَلٰی

علیہ وسلم بندے اللہ کے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ رحمت کاملہ کر تو اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

اور اوپر ان کی اولاد کے جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر اولاد ان کی کے

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل کر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور

---

[1] یہاں انگلی سے اشارہ کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ (منہ عفرلہ وبالدیہ) [2] اگر حضور کے اسم شریف سے پہلے لفظ سیدنا اور داخل کر دیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اللھم صلی علی سیدنا محمد تو یہ مستحب ہے۔ اسی طرح اللھم بارک علی محمد وعلی آلِ محمد کی بجائے اللھم بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پاک سے پہلے بھی سیدنا ..... کہنا مستحب ہے (درمختار)

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ

ان کی اولاد پر جیسے کہ برکت نازل کی اوپر ابراہیم اور اوپر اولاد ان کی کے تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ

ہے۔ اے اللہ تحقیق ظلم کیا میں نے اوپر نفس اپنے کے ظلم بہت اور کوئی نہیں بخشے گا۔ گناہوں کو سوائے

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ

تیرے پس بخشش کر میرے لیے مغفرت اپنے پاس سے اور رحم کر میرے اوپر تحقیق تو بخشنے والا

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

رحم کرنے والا ہے۔

یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی۔

پھر نیت[1] فرشتوں کے سلام کی کرے داہنی طرف منہ پھیر کر کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسی طرح مع نیت کے بائیں طرف کہے۔ یہ ترتیب ہے جس میں فرائض وسنن سب ادا ہو گئے۔

سوال:۔ یہ ترکیب دو رکعت والے فرض کی بیان کی گئی ہے اور اگر چار رکعت مثل ظہر اور عصر اور عشاء یا تین رکعت مثل مغرب اور وتر کے پڑھنا چاہے تو کس طرح پڑھے؟

جواب:۔ اسی طرح پڑھے فرق اتنا ہے کہ چار رکعت والے فرض میں اسی قعدہ میں جس پر دو رکعت والا فرض ختم ہوا ہے۔ سلام نہ پھیرے کیونکہ اب یہ قعدہ واجب ہے صرف التحیات اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اور ان دو پچھلی رکعتوں میں سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھے، باقی ساری نماز اسی طرح پڑھے۔

سوال:۔ سنتیں جو چار رکعت والی ہیں کیا وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں؟

جواب:۔ ہاں وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔ مگر ان چار رکعت میں الحمد کے بعد سورت ملا دے یعنی چاروں بھری پڑھے۔

سوال:۔ ختم نماز کے بعد کس قدر ٹھہرے۔ اور کیا پڑھے؟

---

[1] نیت دل سے کرے زبان سے نہ کہے اگر مقتدی ہے تو امام کی نیت اور کرے اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی نیت اور کرے ۱۲

Marfat.com

جواب :۔ امام کو ان نمازوں میں کہ جن کے پیچھے سنتیں ہیں یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (ترجمہ) اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اے صاحب بزرگی اور اکرام کے۔

اور فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنتیں ادا کرے۔ اور ان نمازوں میں جن کے پیچھے سنتیں نہیں ہیں۔ جیسے فجر اور عصر کی نماز تو اب امام قوم کی طرف منہ کر کے بیٹھے یا داہنے یا بائیں منہ کر کے بیٹھے اور امام مقتدی اور منفرد سب بعد نماز ختم تین مرتبہ استغفر اللہ پڑھ کر ایک بار آیت الکرسی[1] اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھیں۔ اس کا بہت ثواب ہے پھر سب دعا مانگیں اور وظائف ہم نے اخیر رسالہ میں درج کئے ہیں۔

سوال :۔ امام اور منفرد اور مقتدی سب اسی طرح نماز پڑھیں یا کچھ تفاوت ہے؟

جواب :۔ امام اور منفرد تو اسی طرح نماز ادا کریں گے صرف مقتدی نیت میں اقتداء کی نیت کرے گا اور رکعت اوّل میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر اخیر تک ساکت رہے گا اور جہری نماز میں آمین آہستہ اور قومہ میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے گا باقی سب اذکار مثل امام کے ادا کرے گا۔

سوال :۔ عورتیں بھی اسی طرح پڑھیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب :۔ عورتیں نماز میں بیس باتوں میں مردوں کے مخالف ہیں باقی اسی طرح ادا کریں۔

سوال :۔ وہ بیس باتیں کیا کیا ہیں؟

جواب :۔ اوّل عورت تحریمہ میں ہاتھ اٹھائے گی اپنے شانے تک برخلاف مرد کے کہ وہ کانوں کی

---

[1] آیۃ الکرسی یہ ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی بعد نماز کے اس کو پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے (در مختار) اور یہ بھی مستحب لکھا ہے کہ آیت الکرسی کے بعد معوذتین اور قل ھو اللہ بھی پڑھے ۱۲

Marfat.com

کی لَو تک اُٹھائے گا۔ دوسرے عورت آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکالے اور مرد باہر نکالے گا۔ تیسرے عورت قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر رکھے۔ مرد کلائی پر ہاتھ بر ترتیب مذکور الصدر باندھے گا۔ چوتھے عورت ہاتھ سینہ پر باندھے۔ مرد ناف کے نیچے باندھے گا۔ پانچویں عورت رکوع میں کم جھکے مرد زیادہ جھکے گا۔ چھٹے عورت رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے۔ اور مرد ہاتھ پر سہارا دے گا۔ ساتویں عورت رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے۔ مرد کشادہ رکھے گا۔ آٹھویں عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے مرد ان کو زور سے پکڑے گا۔ نویں عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے مرد نہیں جھکائے۔ دسویں عورت رکوع میں سمٹی رہے۔ مرد برخلاف کریگا۔ گیارہویں عورت سجدے میں اپنی بغلیں نہ کھولے سمٹی رہے مرد برخلاف کرے گا۔ بارہویں عورت سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بچھاوے مرد نہ بچھاوے گا۔ تیرہویں قعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سُرین پر بیٹھے مرد بایاں پاؤں فرش کرے گا اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے گا۔ چودہویں قعدہ اور جلسہ میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے۔ برخلاف مرد کے کہ وہ اپنی حالت پر رکھے گا۔ پندرہویں عورت کی نماز کے آگے سے جب کوئی گذرے گا تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مرد سبحان اللہ کہہ کر گزرجانے والے کو متنبہ کردے گا۔ سولہویں عورت مرد کی امامت نہ کرے گی برخلاف مرد کے کہ وہ اُس کی امامت کر سکتا ہے۔ سترھویں عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مرد کے حق میں واجب ہے۔ اٹھارہویں اگر عورتیں جماعت کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی۔ تو ان کا امام بیچ میں برخلاف مردوں کے کھڑا رہے گا۔ انیسویں عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں اور مردوں پر واجب ہیں۔ بیسویں عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے۔ برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے کہ خوب اجالا ہو (شامی)

باب ۵ نماز کے مفسدات اور مکروہات کے بیان میں

سوال :۔ نماز کو توڑنے والی کیا کیا چیزیں ہیں ؟

جواب :۔ دو قسم کی چیزیں ہیں ۔ ایک قسم تو اقوال کی ہے اور دوسری قسم افعال کی (عالمگیری)

سوال :۔ قسم اقوال میں کیا کیا قول ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ؟

Marfat.com

جواب: اوّل کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً۔ خواب میں ہو یا بیداری میں۔ تھوڑا ہو یا بہت۔ دوسرے سلام تحیۃ کرنا قصداً ہو یا سہواً۔ برخلاف سلام تحلیلی نماز کے کہ اس سے نماز نہیں جاتی جبکہ سہواً ہو۔ تیسرے جواب سلام دینا قصداً ہو یا سہواً۔ چوتھے چھینک کا جواب دینا۔ پانچویں بری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ چھٹے خبر خوش پر الحمد للہ پڑھنا۔ ساتویں خبر تعجب پر سبحان اللہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا۔ آٹھویں سوائے اپنے امام کے اور کسی کو نماز میں لقمہ دینا۔ نویں نماز میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں۔ مثلاً کہے کہ یا الٰہی فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجھ کو ہزار دینار دے دے۔ دسویں آہ اوہ یا اُف کہنا۔ گیارہویں قرآن شریف سے دیکھ کر نماز پڑھنا مطلقاً۔ بارہویں قرآن کا غلط پڑھنا۔ (عالمگیری۔ تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: قسم افعال میں کیا کیا فعل ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: اوّل عملِ کثیر دوسرے جان کر یا بھول کر کھانا یا پینا۔ تیسرے بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینہ کا پھیرنا۔ چوتھے بقدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا۔ پانچویں امام سے آگے بڑھ جانا۔ چھٹے بقدر تین کلموں کے نماز میں لکھنا۔ ساتویں درد اور مصیبت سے رونا۔ آٹھویں بالغ کا نماز میں پکار کر ہنسنا۔ نویں نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا[1]۔ دسویں عورت کا جماعت میں محاذی ہونا چند شرطوں کے ساتھ۔ گیارہویں خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابل امامت نہ ہو۔ بارہویں مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بدون خلیفہ کے۔ تیرہویں حدث کے بعد نمازی کا بمقدار ایک رکن کے مقام حدث پر ٹھہرنا (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: کلام کرنا نماز میں جو مفسد نماز بتلایا گیا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوا کہ کلام کس کو کہتے ہیں؟

جواب: کلام دو حرف یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ق ایک حرف ہے عربی میں اس کے نگاہ رکھ کے معنی ہیں تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ یا مخاطب کو کہا داد تو اس میں دو حروف ہوئے۔ اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں ایک بے معنی سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (در مختار)

سوال: کھنکارنے اور ڈکارنے سے بھی نماز فاسد ہو گی یا نہیں؟

---

[1] اگر کوئی خارج نماز نمازی سے کہے کہ ہٹ جا اور وہ اس کے کہنے سے بلا خیال امر شرعی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ہٹنے یعنی جگہ دینے میں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کر لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲

Marfat.com

جواب :۔ بلا عذر کھنکارنے اور منھ کھولنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار)

سوال :۔ وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے کھنکارنا نماز میں درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی ؟

جواب :۔ امام کو آواز کی درستگی کا عذر۔ مقتدی کو امام کی غلطی کی ہدایت کا عذر دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کے اعلام کا عذر۔ (درمختار، شامی)

سوال :۔ چٹخارا[1] سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں ؟

جواب :۔ اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

سوال :۔ سلام تحیت اور سلام تحلیل میں کیا فرق ہے ؟

جواب :۔ سلام تحیت تو تحفہ ملاقات ہے جو آپس میں مسلمانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اور سلام تحلیل نماز سے باہر آنے کے لیے ہوتا ہے سلام تحیت نماز میں ہر طرح سے مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ سلام تحلیل کے لیے بھی جو سہواً ہو کوئی ضابطہ کلیہ مقرر ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ ہاں مقرر ہے۔ اگر یہ سلام سہواً اس وقت میں ہو جبکہ اصل نماز میں سہو ہو مثلاً مقیم اپنے کو مسافر سمجھ کر یا ظہر پڑھنے والا اپنے کو جمعہ والا تصور کر کے دوسری رکعت میں سلام پھیر دے تو اب اس سلام سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ اصل نماز میں ہی سہو ہو گیا۔ اور اگر وصف نماز میں محل تحلیل پر سہو ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مثلاً دوسری رکعت کے قعدہ میں سلام پھیرا اس خیال سے کہ چوتھی رکعت ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح پڑھتا رہے۔ اخیر میں سجدہ سہو کرے یا جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر سے پہلے سلام پھیر دیا تو پھر دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے اس لیے کہ قیام بھی نماز جنازہ میں محل سلام تحلیل نماز ہے۔ ہاں علاوہ ان دو موقعوں کے اور ارکان مثلاً علاوہ جنازے کی نماز کے اور نمازوں میں بحالت قیام یا رکوع یا سجدہ تحلیل نماز کا سلام سہواً پھیرا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ موقعے سلام تحلیل نمازوں کے نہیں ہیں۔ یہ ضابطہ سہو کے لیے ہے۔ عمداً بلا قید ہر صورت میں مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری، درمختار، شامی)

سوال :۔ اس جگہ یہ بھی بتلا دیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر سلام کرنا مکروہ ہے ؟

جواب :۔ اکیس آدمی ہیں۔ اوّل نماز پڑھنے والے پر۔ دوسرے تلاوت قرآن کرنے والے

---

[1] وہ آواز جو زبان اور تالو سے کسی اچھی چیز کا مزا لینے سے نکلتی ہے ۱۲ (ف)

Marfat.com

پر۔ تیسرے وعظ اور ذکر میں مشغول ہونے والے پر۔ چوتھے حدیث اور خطبہ پڑھنے والے پر۔ پانچویں ان چار چیزوں کی طرف کان لگانے والے پر۔ چھٹے قاضی پر وقتِ قضا یعنی جب قاضی حکم دینے کے لیے مسندِ قضا پر بیٹھا ہو تو مدعی اور مدعا علیہ اس کو سلام نہ کریں۔ ساتویں علم شرعی میں بحث کرنے والوں پر۔ آٹھویں مؤذن پر۔ نویں تکبیر کہنے والے پر۔ دسویں علم شرعی سکھانے والے پر بر وقتِ تعلیم شرعی، گیارہویں اجنبی جوان عورتوں پر[1]۔ بارہویں شطرنج کھیلنے والے پر اور جو لوگ ان کی عادت کے مشابہ ہوں۔ مثل جواری، شراب خور، غیبت کرنے والا۔ کبوتر اڑانے والا۔ گانے والا۔ اور باجا بجانے والا۔ ان سب پر بھی سلام مکروہ ہے۔ تیرہویں جو شخص اپنی بیوی سے بوس و کنار میں مصروف ہو۔ چودہویں کافر پر۔ پندرہویں ننگے پر۔ سولہویں پیشاب، پاخانہ پھرنے والے پر۔ سترہویں کھانا کھانے[2] والے پر۔ اٹھارہواں بوڑھے مسخرے پر۔ انیسویں جھوٹے پر۔ بیسویں لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف رہنے والے پر۔ اکیسویں گالی بکنے والے پر۔ یہ لوگ ہیں جن پر سلام مکروہ ہے۔ ان کے علاوہ سب پر سلام مسنون ہے۔ (غایۃ الاوطار ص ۲۸۷، ۲۸۸)

سوال :۔ سلام کس طرح کرے؟

جواب :۔ سلام اس طرح کرے السّلام علیکم یا سلام علیکم ان دو طریقوں کے خلاف سلام درست نہیں ہے۔ جیسے اکثر سلام علیکم کہتے ہیں۔ یعنی سلام کے میم کو پیش دے کر یا ساکن کر کے یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ وہ کون لوگ ہیں جن پر جواب سلام کا واجب نہیں؟

جواب :۔ اول تو وہ شخص ہے جو ان دونوں طریقوں کے سوائے سلام کرے۔ دوسرے نماز میں مصروف ہونے والے پر۔ تیسرے قرآن یا دعا یا ذکر یا خطبہ، یا تکبیر یعنی اقامت، اذان وغیرہ پڑھنے والے پر۔ چوتھے پاخانہ یا پیشاب کرنے والے پر۔ پانچویں لڑکے پر۔ چھٹے متوالے پر۔ ساتویں جوان عورت پر۔ آٹھویں اونگھنے والے پر۔ نویں حکم کے خواہاں یعنی مدعی یا مدعا علیہ پر، دسویں، دیوانہ پر۔ (شامی)

---

[1] اسی طرح اس شخص کو بھی سلام نہیں کیا جائیگا جو اجنبی عورتوں کو دیکھتا ہو (شامی) [2] جس وقت سلام کرنے والا بھی بھوکا ہو اور وہ جانتا ہو کہ کھانے سے منع نہ کرے گا تو سلام مکروہ نہیں۔ اس لیے کہ اس سلام سے غرض کھانا کھانے کی ہے۔ (در مختار)

Marfat.com

سوال :۔ نماز میں اشارے سے بھی جواب سلام دے یا نہیں ؟

جواب :۔ اشارے سے بھی نہ دے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ چھینکنے والا اگر نماز میں الحمد للہ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں ؟

جواب :۔ ہو جائے گی ۔ اور اگر اپنی طرف خطاب کرکے (یرحمک اللہ) جواب چھینک بھی دے گا ۔ تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی ۔ غیر کے لیے جواب دینے میں نماز فاسد ہوگی ۔ خواہ وہ جواب چھینک ہو یا سلام یا اور کوئی جملہ قرآن کا کسی سائل کے جواب دینے میں ہو ۔ مثلاً کسی نمازی سے دریافت کیا کہ تیرا مال کیا ہے اس نے نماز کی حالت میں اس آیت سے جواب دیا ۔

اس کے یہ معنی ہوئے کہ گھوڑے، خچر، گدھے تو نماز فاسد ہوئی ۔ (درمختار)

سوال :۔ اگر کسی نے نماز میں اللہ پاک کا نام سُن کر کہہ دیا ۔ جل جلالہٗ یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا نام مبارک سن کر کہہ دیا ۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا قرأت سُنی اور کہا ۔ صدق اللہ ورسولہٗ، تو ان کلمات سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر یہ کلمات بہ نیّت جواب کے ہوں گے ۔ تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں (عالمگیری ، درمختار)

سوال :۔ مقتدی جس وقت امام کو لقمہ دے کیا نیّت کرے ۔ اور لقمہ دینا سوائے تراویح کے اور نمازوں میں بھی درست ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ لقمہ دینے کی نیت[1] کرے ۔ قرأت کی نیّت نہ کرے اور سب نمازوں میں لقمہ دینا درست ہے مگر مقتدی کو امام کے رُکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے ۔ اسی طرح بار بار پڑھنے سے مقتدی پر حاجت لقمہ ڈالنے کی بھی مکروہ ہے ۔ اگر بقدر واجب قرأت پڑھ چکا ہے تو رکوع کرے دوسری آیت کی طرف نہ جائے ورنہ اس کو چھوڑ کر اور سورت شروع کرے (عالمگیری ، شامی)

سوال :۔ نماز کے مفسدات میں ایک مفسد نماز قرآن کا غلط پڑھنا جو تبلایا گیا ہے یہ نہیں معلوم ہوا کہ وہ کیسی غلطیاں ہیں جن سے نماز فاسد ہوتی ہے ؟

---

[1] یہ لقمہ دینے کی اجازت صرف اپنے امام کے لیے ہے اگر چہ غیر کو لقمہ دیگا تو اس لقمہ دینے والی کی نماز جاتی رہے گی ۔ اسی طرح اگر امام اپنے مقتدیوں کے علاوہ کسی اور کا دیا ہوا لقمہ قبول کرے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اسکے ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی باقی نہ رہے گی یا مقتدی غیر سے لیکر اپنے امام کو لقمہ دے اور امام قبول کرے تو بھی سب کی نماز جاتی رہیگی ۔ (عالمگیری ۔ درمختار ۔ شامی)

Marfat.com

جواب: وہ غلطیاں چند قسم کی ہیں۔ ایک تو غلطی اعراب کی ہے یعنی زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ پیش متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک۔ مشدّد کی جگہ مخفف اور مخفف کی جگہ مشدّد۔ مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کا پڑھنا ہے۔ دوسری غلطی تبدیل حروف کی ہے۔ یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا کم و زیادہ یا مقدم و مؤخر کرنا ہے۔ تیسری غلطی تبدیل کلمہ یا جملہ کی ہے۔ یعنی ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ یا ایک جملہ کی جگہ دوسرا جملہ پڑھنا یا کم و بیش یا مقدم و مؤخر کرنا ہے۔ چوتھی غلطی۔ وقف کی ہے یعنی وصل کی جگہ وقف اور وقف کی جگہ وصل کرنا ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ان غلطیوں سے اگر ایسے معنی تبدیل ہوئے ہیں۔ کہ جن کا اعتقاد کفر ہے، تو نماز مطلقاً فاسد ہوگی خواہ وہ غلطی اعراب ہو، یا حرف کی یا کلمہ اور جملہ کی مثلاً وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ میں میم کو زبر سے اور ربّ کو پیش سے پڑھا یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ میں بجائے صٰلِحٰتِ کے طَالِحَاتِ ... یا بجائے خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ کے شَرُّ الْبَرِیَّۃِ پڑھا تو نماز فاسد ہوجائیگی اس لیے کہ ان تغیرات سے ایسے معنی ہوگئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے پہلے وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کے معنی یہ تھے۔ اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی، اب تغیر زبر اور پیش کے ساتھ یہ معنی ہوئے اور نافرمانی کی آدم کو رب اس کے نے نعوذ باللہ منہا اسی طرح اِنَّ الَّذِیْنَ الخ کے یہ معنی تھے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے وہ سب خلقت سے بہتر ہیں) اور جملہ خیر البریّہ کی جگہ شر البریّہ کے تغیر سے یہ معنی ہوئے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ لوگ سب خلقت سے بدتر ہیں، نعوذ باللہ منہا، اور اگر ایسی غلطی نہیں ہے کہ جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہے۔ تو صرف اعراب کی غلطی کے لیے مفتیٰ بہ یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اس لیے کہ اکثر لوگ اعراب کی تمیز نہیں رکھتے مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ میں ت کو پیش سے پڑھا تو نماز درست ہے اور حروف اور کلمات کی غلطی میں قید ہے کہ اگر حروف اور کلمات کے معنی میں تغیرات فاحش ہوں گے یا بے معنی ہوں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مثلاً ھٰذَا الغراب کی جگہ ھٰذَا الغبار پڑھنا صریح تغیر حروف سے غلطی فاحش ہے سرائِرُ کی جگہ سرائیل پڑھنا قالمین کی جگہ غالمین پڑھنا اور اگر کلمہ یا جملہ کے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے۔ تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ ویسا کلمہ اور جملہ قرآن میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر ایسا کلمہ قرآن میں ہے تو نہیں فاسد ہوگی۔ مثلاً عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ یا خبیر۔

Marfat.com

کی جگہ پیٹر پڑھنا اور اگر کچھ بھی معنی نہیں بگڑے اور ویسا کلمہ قرآن میں بھی نہیں ہے۔ تو طرفین رحمہا اللہ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔ جیسے قوّامین کی جگہ قیّامین پڑھنا ان مسائل میں متقدمین فقہا اور متاخرین فقہا کا فروعات میں بہت اختلاف ہے۔ مگر چونکہ فقہا متاخرین کے قواعد منضبط نہیں ہیں اس لیے نماز کے باب میں بموجب قول در مختار و فتاویٰ عالمگیری و کبیری قواعد متقدمین کی پابندی میں زیادہ احتیاط ہے۔ اس لیے فقیر نے بھی انہیں قواعد منضبط متقدمین کو ہی اختیار کیا ہے۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو بڑی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

سوال :۔ قرأت کو راگنی سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب :۔ جب کہ کلمہ بدل دیا جائے مفسد نماز ہے اگر حرف مدّ اور لین میں حد سے زیادہ راگنی ہو تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مدّ اور لین کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کے کتنے حروف ہیں؟

جواب :۔ مدّ اس حرفِ علّت کو کہتے ہیں کہ جس کی پہلی حرکت اس کے موافق ہو اور اس کے تین حرف ہیں۔ ا، و، ی جیسے خالدین میں حرف دال کے نیچے زیر حرف یٰ کے موافق ہے اور خ پر زبر الف کے موافق اور مسلمون میں م پر پیش واؤ کے موافق ہے اور اگر حرکت حروف علّت سے پہلے غیر موافق ہوتی تو اس کا نام لین ہے ۔اس کے حروف دو ہیں۔ و، ی جیسے خالدین میں دال پر زبر (ی) کے خلاف حرکت ہے اور قول میں واؤ سے پہلے زبر خلافِ حرکتِ واؤ کے ہے۔

سوال :۔ ایسے حروف کے بدلنے میں جیسے کہ س اور ص ض ط ظ اور ت ہیں جن کی تمیز بمشکل سے ہوتی ہے نماز فاسد نہ ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر دانستہ بدلے گا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر بے اختیار زبان سے نکلے گا۔ یا تمیز حروف کو نہیں جانتا تو نماز فاسد نہ ہوگی (کبیری، عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص معذور یعنی ہکلا اور توتلا نہیں ہے۔ مگر زبان اس طرح کی ہے کہ حروف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ کیا کرے؟

جواب :۔ یہ شخص معذور نہ ہوگا۔ جب تک کوشش بلیغ صحتِ قرأت کی نہ کرے۔ اور اگر بعد کوشش بلیغ کے بھی زبان پر حروف صحیح جاری نہ ہوں تو معذور ہے نماز اس کی درست ہے اور اگر کوشش

Marfat.com

سے بعض حروف میں زبان جاری اور بعض میں نہیں تو اس کو وہ سورتیں اور آیتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہئیں کہ جن میں وہ حروف نہ ہوں جن میں اس کی زبان رکتی ہے۔ اگر ایسی سورتیں یا آیتیں مل جائیں تو ان سے نماز پڑھتا رہے۔ دوسری سورۃ یا آیت سے نماز فاسد ہوگی اور اگر ایسی سورۃ یا آیت نہ ملے تو اسی سے نماز ادا کرتا رہے مگر امامت نہ کرے۔

سوال:۔ اگر کسی نے کھلی ہوئی خطا کی اور پھر لوٹا کر صحیح پڑھ لیا۔ اس کی نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔ اس کی نماز درست۔ ہوئی فاسد نہیں ہوئی۔

سوال:۔ اگر نماز میں بعض وجہ جواز کی ہو۔ اور بعض فساد کی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر یہ فساد علاوہ قراءت کے ہے۔ تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر قراءت کی وجہ سے ہے تو جواز کا حکم ہوگا۔ اس لیے کہ قراءت کی غلطی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ نماز کے مفسدات افعال میں پہلا فعل عمل کثیر جو مفسد نماز تبلایا گیا ہے۔ یہ بھی تبلا دیجئے کہ عمل کثیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس کے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اس عمل کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لیے نہ ہو۔ خواہ وہ عمل کثیر اختیاری ہو۔ جیسے کپڑے پہننا یا اختیاری نہ ہو جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا چند قدم اپنی جگہ نماز سے ہٹ جانا اگر ان سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اس لیے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے نہیں ہیں۔ اگر وہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہے۔ تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے نماز میں بے وضو ہو جانے سے وضو کو جانا حالانکہ اس فعل سے دور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز کے اندر ہے مگر چونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہے اسلئے مفسد نماز نہیں۔ (در مختار)

سوال:۔ اگر دیکھنے والے کو تردد ہو تو اس کے لیے بھی کیا یہی حکم ہے؟

جواب:۔ نہیں وہ عمل قلیل ہے۔ اس فعل سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ عمل کثیر اور قلیل میں پانچ قول ہیں ان سب میں یہی قول صحیح تر ہے جو کہ بیان کیا گیا ہے۔ (در مختار، شامی، کبیری)

سوال:۔ مفسدات نماز میں ایک فعل مفسد نماز عورت کا جماعت میں برابر ہونا چند شرطوں کے ساتھ تبلایا گیا ہے۔ یہ بھی تبلائیے کہ وہ شرطیں کیا کیا ہیں؟

Marfat.com

جواب: اوّل شرط محاذات کی عورت کا قابلِ جماع ہونا ہے۔ دوسری شرط اس نماز کی شرکت ہے۔ جس میں رکوع اور سجود ہو۔ تیسری شرط مرد اور عورت کا از روئے تحریمہ[1] اور ادا کے شریک ہونا ہے۔ چوتھی شرط اتحادِ مکان ہے۔ پس اگر مرد ایسے چبوترے پر ہو۔ جو قدم آدم ہے اور عورت نیچے ہے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ پانچویں شرط دونوں کے درمیان کسی چیز کا حائل نہ ہونا۔ اگر ستون یا سُترہ[2] حائل ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ چھٹی شرط اس عورت کا عاقل ہونا ہے۔ اگر دیوانی برابر کھڑی ہو جائے گی۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ساتویں شرط امام کی نیت امامت ہے مطلق عورتوں کی یا مخصوص ایک عورت کی کہ جو جماعت میں حاضر ہوتی رہتی ہے۔ اگر امام نیت عورتوں کی نہ کرے گا۔ تو اقتداء عورت کا درست نہ ہوگا اور جب اقتداء درست نہ ہوا تو محاذی مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ اور نیت کا وقت قبل از نماز ہے اگر درمیان میں عورت کے حاضر ہونے کے وقت نیت کرے گا۔ تب بھی اقتداء عورت کا درست نہ ہوگا۔ آٹھویں شرط دونوں کی نمازوں کی جہت کا ایک ہونا ہے پس اگر عورت اندھیری رات میں تحری

---

[1] تحریمہ میں شرکت کے یہ معنی ہیں کہ مرد و عورت امام کی اقتداء کریں۔ اگر بغیر اقتداء منفرد طور اپنی اپنی نماز پاس ہو کر پڑھیں تو نماز فاسد نہ ہوگی فساد کے لیے اسی صورت میں محاذات شرط ہے جبکہ بحالت اقتداء ہو لیکن مجرد اقتداء کافی نہیں اس محاذات کے مفسد ہونے کے لیے اور بھی شرط ہے وہ شرکت فی الادا ہے یعنی نماز امام کے ساتھ بھی ادا کی جارہی ہو۔ حقیقتاً ہو یا تقدیراً پس مسبوق کہ جس کی اوّل نماز ہے کچھ رکعت پڑھنے کے لیے کھڑی ہوئی اسی حالت میں دونوں برابر ہو گئے۔ تو کسی کی نماز فوت نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں اپنی اپنی نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ امام کے ساتھ ادائیگی نہیں ہو رہی ہے کہ امام کی اقتداء میں دونوں تھے لیکن اس وقت شرکت فی الادا کے متحقق نہ ہونے کے باعث فساد کا حکم نہ دیا جائے گا۔ یہ نسبت لاحق کے ابتداء سے مرد اور عورت دونوں اقتداء میں شریک تھے۔ اثناء نماز میں دونوں کو حدث ہوا۔ ان کے وضو کرنے تک امام نماز سے فارغ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی اپنی نمازیں باقی ماندہ پڑھنی شروع کیں۔ اس دوران میں اگر عورت مرد کے برابر ہو جائیگی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ کیونکہ اس صورت میں گو شرکت فی الادا حقیقتاً نہیں۔ لیکن تقدیراً یہ نماز امام ہی کے ساتھ ادا کی جارہی ہے پس نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح حقیقتاً نہیں۔ لیکن تقدیراً یہ نماز امام ہی کے ساتھ ادا کی جارہی ہے پس نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح حقیقتاً شرکت فی الادا ہوگی۔ جب بھی نماز فاسد ہو جائیگی۔ یعنی اوّل سے آخر تک دونوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی یا کوئی بعد میں ان میں سے شریک ہوا۔ اور امام کے ساتھ ادا کرنے ہی کی حالت میں عورت سے کسی رکعت میں محاذ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (طحطاوی ص ۱۹۷ و عالمگیری ص ۳۲)

[2] اگر عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ ایک آدمی کا بھی چھوٹا ہوا ہے تو اس قدر فاصلہ سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سے (ٹخنے) دوسری طرف کو نماز پڑھے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال :۔ برابری میں کون سے عضو کی برابری معتبر ہے ؟

جواب :۔ عورت کے قدم کی برابری معتبر ہے۔ یعنی عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے مقابل میں ہو خواہ عورت اور مرد دونوں برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو۔ (شامی)

سوال :۔ یہ حکم غیر عورت کے ساتھ ہے یا بہن اور ماں وغیرہ محرموں کے ساتھ بھی یہی حکم ہے ؟

جواب :۔ یہ حکم سب عورتوں کے لیے شامل ہے خواہ اجنبیہ ہو یا محرمہ ہو خواہ ایسی عورت ہو۔ جو بالفعل قابلِ جماع ہے یا ایسی لڑکی ہو جس کی طرف رغبتِ جماع ہے۔ خواہ ایسی بوڑھی ہو جس سے مرد نفرت کریں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر عورت مرد کی صف میں کھڑی ہو جائے تو کتنے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی ؟

جواب :۔ تین مردوں کی ایک تو وہ جو اس کی داہنی طرف ہو، دوسرے وہ جو اس کے بائیں طرف ہو، تیسرے وہ جو اس کے پیچھے ہو۔ اور اگر دو عورت ہوں تو دائیں بائیں اور دو پیچھے کے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر تین عورتیں ہوں تو وہ دائیں بائیں مرد کی نماز فاسد ہوگی۔ اور ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے مردوں میں سے تین تین مردوں کی نماز فاسد ہوتی چلی جائے گی۔ آخر صفوف تک۔ (عالمگیری، شامی)

سوال :۔ اگر عورت نماز اور پڑھتی ہے اور مرد اور پھر برابری ہو تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں ؟

جواب :۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مگر مکروہ تحریمی ضرور ہے۔ (شامی)

سوال :۔ کسی کے دانتوں میں کوئی چیز ہو۔ اور وہ نماز میں نگل جائے تو وہ نماز ٹوٹی یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہوگی۔ اور نگل جائے گا تب، تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چنے کے برابر ہے یا زیادہ تو نگلنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

سوال :۔ کسی کے دانتوں سے خون نماز کی حالت میں نکلا۔ اور وہ اس کو نگل گیا تو کیسا ؟

جواب :۔ اگر تھوک پر خون غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی نماز میں مٹھاس کا مزہ آتا رہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

Marfat.com

جواب :۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ہاں اگر مٹھائی منہ میں ہے یا کوئی چیز مقدار تل کے نماز کے اندر باہر سے منہ میں گئی اور اس کو چبا کر نگل گیا۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری، شامی)

سوال :۔ ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو عورت کی نماز ٹوٹے گی یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر دودھ پستان سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی۔ ورنہ خالی تین چسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائیگی خواہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ نماز میں کسی کو قے آجائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر قے نماز میں بلا قصد مصلّی کے آئے تو اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ منہ بھر کر ہے یا نہیں۔ اگر منہ بھر کر ہوئی تو وضو ٹوٹا نماز نہیں ٹوٹی۔ وضو کر کے اسی پر بنا کرے۔ اور اگر منہ بھر کر نہیں ہوئی۔ تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز اور اگر منہ بھر کر قے کی۔ مگر اس کو نگل گیا۔ حالانکہ اس کے باہر ڈالنے پر قادر تھا۔ تو نماز بھی ٹوٹی اور وضو بھی۔ اور اگر منہ بھر کر نہ تھی۔ اور پھر نگل گیا۔ تو بھی بقول امام رحمۃ اللہ علیہ نماز ٹوٹی اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے۔ اور اگر عمداً کی تو منہ بھر کے ہونے میں نماز فاسد ہوگی اور اس سے کم میں نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ نماز میں کھجانا کیسا ہے ؟

جواب :۔ ایک رکن میں تین بار کھجانا اور ہر بار ہاتھ اٹھانا تو مفسد نماز ہے اور ایک بار کا کھجانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ کیا نمازی کے آگے گذر جانے سے بھی کچھ خلل نماز میں پیدا ہو جاتا ہے ؟

جواب :۔ کچھ بھی نہیں ہاں البتہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

سوال :۔ نمازی کے آگے گزرنے کی حد کہاں تک ہے ؟

جواب :۔ بڑی مسجدوں اور جنگل کے لیے تو یہ ہے۔ کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں میں جائے نظر کا اعتبار نہیں۔ بلکہ سامنے سے جس جگہ سے بھی دیوار قبلہ تک گزرے گا مکروہ ہے۔ بغیر ستون یا آدمی کی آڑ کے نکلنے سے گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

لہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر گزرنے والا جانے کہ اس پر کیا گناہ ہے۔ تو چالیس برس تک ٹھہرا رہے اور نمازی کے سامنے سے نہ گزرے (درمختار)

Marfat.com

سوال :۔ اگر دو شخص نکلیں تو ان میں سے کون گنہگار ہوگا ؟
جواب :۔ وہ شخص جو نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر نمازی اونچے چبوترہ وغیرہ پر ہو تب بھی گذرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں ؟
جواب :۔ اگر نمازی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گذرنے والے کے اعضاء نمازی کی مقابل نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں اور اگر اعضاء نمازی کے مقابل ہو گئے تو البتہ گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے۔ کہ راستہ صرف وہی تھا اور گزرنے والے کو ضرورت گزرنے کی ہے تو اب کیا کرے ؟
جواب :۔ اس صورت میں گذرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ نمازی پر ہے۔ نمازی کو چاہیئے کہ جنگل میں اپنے سامنے سُترہ[1] جو کہ طول میں ایک ہاتھ کے مقدار اور موٹائی میں کم از کم بقدر انگلی کے ہو کر کھڑا کرلے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو آگے ڈال لے مگر طولاً ڈالے، عرضاً نہ ڈالے امام کا سُترہ مقتدیوں کو کافی ہے۔ پھر اگر کوئی جماعت کے آگے سے گذرے تو گنہگار نہیں اس لیے کہ امام کا سُترہ مقتدیوں کا سُترہ ہے۔ (عالمگیری، شامی)
سوال :۔ سُترہ نمازی کو کتنے ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا کرنا چاہیئے ؟
جواب :۔ تین ہاتھ کے فاصلہ پر اور اس کو مقابل میں داہنے اَبرو کے رکھے۔ (درمختار)
سوال :۔ نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لی جائے تو کیسا ؟
جواب :۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ (غایۃ الاوطار)
سوال :۔ وہ کون سے عذر ہیں۔ جن کے سبب سے نماز کا توڑ ڈالنا واجب ہے ؟
جواب :۔ اوّل پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت، دوسرے فریادرسی فریاد خواہ کے لیے تیسرے جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکالنے کے واسطے، چوتھے اندھے کو کنوئیں میں گرتے ہوئے دیکھنے کے وقت۔ (درمختار)
سوال :۔ ماں باپ آوازیں دیں تو نماز توڑ دے یا نہیں ؟

---

[1] سُترہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ ہو (منہ غفرلہ ولوالدہ)

Marfat.com

جواب :۔ اگر فرض نماز ہے تو بدوں فریاد خواہی کے نماز نہ توڑے ۔ اور اگر نماز نفل ہے ۔ تو مطلق پکارنے پر جواب دینا واجب ہے ۔ بشرطیکہ ماں باپ کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں مشغول ہے ۔ اور اگر علم کے ساتھ ماں باپ پکاریں اور پھر بیٹا بیٹی جواب نہ دیں ۔ تو مضائقہ نہیں ۔ اور اسی حکم میں مُرید اور شاگرد بھی داخل ہیں ۔ (شامی)

سوال :۔ وہ عذر کون سے ہیں جن سے نماز کا توڑنا جائز ہے ؟

جواب :۔ اوّل سانپ بچھو کے مارنے کے لیے ۔ دوسرے مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب تیسرے بخوف تلف ہونے ایسی چیز کے جس کی قیمت پانچ آنے ہو ۔ خواہ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی ۔ (غایتہ الاوطار)

سوال :۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تحریمہ ہوتی ہے ؟

جواب :۔ سدل یعنی کپڑے کی دونوں طرفیں چھوڑ دینا بدوں پہننے معمول کے (یعنی دوپٹہ یا چادر کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکا دے اور اسی میں داخل ہے یہ صورت کہ کرتہ یا انگرکھا کی آستین گردن پر رکھ کر پیچھے کو ڈال لیوے ۔ اسی طرح کہ جس سے ہاتھ سب نکلے رہیں ۔ کنکریوں کا مقام سجدہ سے بلا عذر ہٹانا ۔ کپڑے کا بلا عذر اٹھانا ۔ اگرچہ مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو ۔ آستین یا دامن چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا ۔ نمازی کا اپنے کپڑے اور بدن اور ڈاڑھی سے عبث[1] فعل کرنا ایسی چیز کا منہ میں رکھنا جس سے قراءت واجبہ ادا نہ کر سکے ۔ اور اگر ایسی ہو جو قراءت مفروض کو مانع ہو ۔ تو مفسد نماز ہے ۔ انگلیوں کا نماز میں چٹخانا[2] ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جس کو تشبیک کہتے ہیں ہاتھوں کا نماز میں کولہ[3] پر رکھنا ۔ نماز میں منہ پھیر کر ادھر اُدھر دیکھنا ۔ نماز میں مثل کتے کے بیٹھنا ۔ یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا ۔ اور زانو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا کر ہاتھ زمین پر ٹیکنا ۔ یا دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا ۔ اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا ۔ نمازی کا کسی آدمی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا ۔ اسی طرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے ۔ اپنے آپ سے جمائی لینا یا بالوں کا جوڑا

---

[1] جو فعل مفید نماز نہیں وہ عبث ہے [2] یہ فعل خارج نماز مکروہ نہیں جب کہ حاجت ہو ۔ (درمختار) [3] کولہ پر ہاتھ رکھنا خارج نماز مکروہ تنزیہی ہے ۔ (درمختار)

Marfat.com

باندھ کر نماز پڑھنا۔ تنہا امام کا چبوترہ پر ایک ہاتھ اونچے اور مقتدیوں کا نیچے[1] بلا عذر کھڑا ہونا۔ نمازی کا اس کپڑے کو پہننا جس میں تصویریں[2] جانداروں کی ہوں۔ اسی طرح نمازی کے سر پر یا سامنے یا دائیں بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانیت کا چھوڑنا۔ پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا۔ چادر کو بدن پر اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے۔ عمامہ[3] یا پگڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے سر کھلا رہے۔ ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا۔ جس سے ناک اور منہ ڈھک جائے۔ کرتہ ہوتے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا۔ مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کا پڑھنا۔ (تنویر، درمختار، شامی، طحطاوی)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب:۔ ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو دوسروں کے پاس نہ جائے۔ بشرطیکہ اور کپڑے موجود ہوں۔ اکیلا امام کا محراب[4] کے اندر بلا عذر کھڑا ہونا۔ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر بائیں مونڈھوں پر اس کے دونوں کنارے ڈالنا۔ بلا عذر چار زانو یعنی الٹی پالتی مار کر بیٹھنا[5] جماہی کے وقت منہ کا کھلا رہنا۔ آنکھوں کا بند کرنا اور اگر خشوع کے لیے کرے تو جائز ہے سبحان اللہ وغیرہ کا انگلیوں سے یا تسبیح لے کر شمار کرنا۔ اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار

۱؎ امام کا ایک ہاتھ مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور ظاہر روایت کے موافق مقتدیوں سے امام کا متمیز ہونا حد کراہت ہے۔ (شامی)

۲؎ مکانوں میں مطلق تصویروں کا رکھنا مکروہ ہے ہاں اگر تصویریں ذلت کے ساتھ ہوں۔ جیسے پاؤں کے نیچے یا سر کٹے ہوئے تو مکروہ نہیں۔ (کذا فی الشامی)

۳؎ ایسا عمامہ باندھنا جس کے بیچ میں سے کھلا رہے، خارج نماز بھی مکروہ ہے۔ اکثر زمیندار قوم اس فعل مکروہ میں بہت مبتلا ہیں ان کو زیبا ہے کہ ایسی پگڑی نہ باندھا کریں۔ ۴؎ اگر محراب سے امام باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب کے اندر کرے تو مکروہ نہیں ہے (درمختار) ۵؎ جو جماہی نماز میں خود بخود آوے، اگر وہ ارکان میں سوائے قیام کے آوے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے اور اگر قیام میں آوے تو داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور خارج نماز ہمیشہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے۔ قیام کی حالت میں اگر بائیں ہاتھ کی پشت سے روکے گا۔ تو دو حرکتیں ہوں گی اس لیے حرکت قلیل ایک ہاتھ ہی کو جائز رکھے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

کرے گا تو مکروہ نہیں۔ ہر عمل قلیل بدون عذر کے کرنا۔ بلا عذر تھوکنا۔ یا آستین سے عملِ قلیل کے ساتھ ہوا کرنا یا ننگے سر نماز پڑھنا بلا عذر خشوع اور اگر ٹوپی یا عمامہ گر جائے۔ تو اس کا عملِ قلیل کے ساتھ اُٹھا کر پھر رکھنا افضل ہے۔ سجدہ میں پاؤں کا ڈھکنا۔ دائیں بائیں طرف کو جھک جانا۔ دائیں یا دائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا۔ نماز میں خوشبو کا سونگھنا۔ سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سے پھیرنا۔ مسجد میں اپنی نماز کے لیے جگہ خاص مقرر کرنا۔ انگڑائی لینا رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ نہ رکھنا۔ دونوں ہاتھ کانوں سے اُوپر اٹھانا یا مونڈھوں سے نیچے رکھنا۔ پیٹ کو رانوں سے ملانا۔ بغیر امام کے صفوں کا کھڑا ہو جانا۔ امام کا اس قدر جلدی ارکان نماز میں کھڑا ہو جانا۔ کہ مقتدی اذکار مسنونہ کو ادا نہ کر سکیں۔ مکھی مچھر کا بلا ضرورت ہٹانا۔

(عالمگیری، طحطاوی)

سوال:۔ ایک شخص نماز زمین پر پڑھ رہا ہے۔ دوسرے شخص نے کپڑا یا مصلےٰ اس کے سامنے ڈال دیا تو اس پر سجدہ کرنا کیسا؟

جواب:۔ جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ امام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نماز میں ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ ہے کیسا ہے؟

جواب:۔ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ نمازوں میں ایک آیت کا بار بار پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ فرض نمازوں میں عذر و نسیان کے ساتھ مضائقہ نہیں۔ ورنہ مکروہ ہے۔ اور نفل نماز میں مکروہ بھی نہیں۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اکثر لوگ سجدہ میں جانے کے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ کو چڑھایا کرتے ہیں ان کی نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ایک قول کے موافق جو عملِ کثیر میں ہے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے اس قول میں عملِ کثیر کی تعریف یہ ہے کہ جو فعل دو ہاتھوں سے کیا جاوے، ورنہ مکروہ ہونے میں کلام نہیں۔ جو اس سے احتیاط رکھنی چاہیئے۔

Marfat.com

باب امامت کے بیان میں

سوال :۔ امامت کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ امامت سرداری کو کہتے ہیں۔ اور امام قوم کے پیشوا اور سردار کو کہتے ہیں۔

سوال :۔ امامت کے قسم کی ہوتی ہے؟

جواب :۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک امامتِ کبریٰ جو لوگوں کو دین و دنیا میں مصالح کی حفاظت کے لیے بطور نیابت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسرے امامتِ صغریٰ کہ وہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں[1] کے ساتھ وابستہ ہونے کا نام ہے۔

سوال :۔ وہ شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب :۔ اوّل شرط مقتدی کو اقتدار کی نیت کرنا ہے۔ دوسری شرط امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام سواری پر ہو اور مقتدی پیادہ ہو یا برعکس یا امام دوسری سواری پر ہو، اور مقتدی دوسری پر یا امام ایک مکان میں اور مقتدی دوسرے مکان میں تو ان صورتوں میں بوجہ نہ ہونے اتحاد مکان کے اقتدار صحیح نہیں۔ تیسری شرط دونوں کی نماز کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام اور فرض پڑھتا ہے اور مقتدی دوسرا یا امام نفل پڑھتا ہے۔ اور مقتدی فرض تو بوجہ ایک نماز نہ ہونے کے اقتدار صحیح نہیں۔ چوتھی شرط امام کی نماز کا مقتدی کے گمان میں صحیح ہونا ہے۔ اگر مقتدی کی دانست

---

[1] اقتدار کی شرطوں سے پہلے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ امام جس کی اقتدا کی جاتی ہے۔ اس کی امامت صحیح ہونے کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں۔ سو آگاہ ہونا چاہیئے وہ چھ شرطیں ہیں اوّل یہ کہ امام مسلمان ہو سب شیخین وغیرہ سے کافر نہ گیا ہو۔ دوئم یہ کہ بالغ ہو۔ تیسرے یہ کہ عاقل ہو۔ چوتھے یہ کہ مرد ہو۔ پانچویں کہ اتنی قرأت جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو۔ چھٹے عذر سے محفوظ ہو یعنی اخراج ریاح اور دائمی نکسیر وغیرہ کا کوئی مرض نہ ہو۔ یہ ہیں چھ شرطیں جو امامت کے لیے ضروری ہیں۔ لیکن مقتدی بھی اگر امام جیسا ہی صاحبِ عذر ہو تو البتہ صاحب عذر امام بن سکتا ہے یا اقتدار کرنے والی عورتیں ہوں تو ان کی امامت کے لیے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امامت کر سکتی ہے۔ نابالغ بچے ہوں تو ان کے امام کا بالغ ہونا کوئی ضروری نہیں نابالغوں کی نابالغ بھی امامت کر سکتا ہے لیکن ایک بالغ آزاد غیر معذور مرد مسلمان کی امامت نہیں کر سکتا مگر وہی شخص جس میں مذکورہ بالا چھ شرطیں پائی جائیں گی (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح۔ شامی)

میں امام کی نماز صحیح نہیں تو اقتدار بھی صحیح نہیں۔ پانچویں شرط امام سے مقتدی کا بلحاظ ایڑیوں کے آگے نہ بڑھنا۔ یعنی اگر مقتدی امام سے آگے بڑھ جائے گا تو اقتدار صحیح نہیں رہے گا۔ اگر بوجہ طول ہونے پاؤں کے انگلیاں آگے نکل جائیں تو اقتدار صحیح ہے چھٹی شرط مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جاننا ہے۔ خواہ خود دیکھ کر جانے یا آواز سن کر جانے یا دوسرے کو دیکھ کر جانے۔ ساتویں شرط مقتدی کا امام کے حال کو جاننا ہے یعنی یہ کہ امام مقیم ہے یا مسافر یہ جاننا نماز سے پہلے ہو یا پیچھے اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے بھول کر سلام پھیرا یا سفر کے سبب سے تو اقتدار صحیح نہیں ہاں اگر امام مسافر بعد سلام متنبہ کر دے تو درست ہے۔ آٹھویں شرط مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا ہے۔ اگر کسی رکن کو بالکل چھوڑ دے یا پہلے ادا کر دے تو اقتداء صحیح نہیں ہوا۔ نویں شرط نماز کی شرائط اور ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کی مانند یا کمتر ہونا ہے۔ یعنی اگر امام رکوع اور سجدہ کرنے والا ہے۔ مقتدی بھی ایسا ہی ہے یا امام اشارے سے نماز پڑھتا ہے۔ اور مقتدی بھی اشارے سے تو بوجہ مانند ہونے ادائیگی ارکان کے ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح ہے نہ کہ بر خلاف صورت میں یعنی اگر امام اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اور مقتدی رکوع اور سجود سے تو اب اقتداء صحیح نہیں۔ (در مختار، شامی)

سوال :- نابالغ کا اقتداء تراویح میں بھی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب :- قول مختار کے موافق کسی نماز میں نابالغ کے پیچھے بالغ کی نماز صحیح نہیں، خواہ فرض ہو یا عید کی نماز کسوف و خسوف کی ہو یا تراویح کی ہو اس لیے کہ لڑکے نابالغ کے ذمہ کوئی نماز نہیں اس کو صرف عادت ڈالنے کے لیے نماز کا حکم قبل از بلوغ دیا گیا ہے اور اگر لڑکے کی نماز بالفرض نفل بھی ہو تو اقتداء مفترض کی متنفل کے پیچھے لازم آتی ہے اور یہ صحیح نہیں رہے نفل سو بالغ کی نفل نابالغ کی نفل سے قوی تر ہے کیونکہ بالغ کی نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ پس اس صورت میں بناء القوی علی الضعیف لازم آئے گی۔ اس لیے تراویح وغیرہ میں بھی اقتدار نادرست رہا۔ (شامی و طحطاوی)

سوال :- ہم حنفیوں کے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے یا مؤذنی کا؟

جواب :- ہمارے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال :- امامت کے لیے زیادہ حق کس کو حاصل ہے؟

جواب: سب سے پہلے وہ شخص امامت کے لیے اولیٰ ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ متقی[1] بھی ہو اور قرارتِ مسنونہ سے بھی واقف ہو اگر اس بات میں دو آدمی برابر ہوں تو جو قاری ہو یعنی علم تجوید جانتا ہو وہ امام بنایا جاوے اگر اس صفت میں بھی برابر ہوں تو صاحب ورع[2] مستحق امامت ہے۔ پھر زیادہ عمر والا اگر ان باتوں میں بھی برابر ہوں تو ان سب باتوں میں پہلے ہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ اگر اس لحاظ میں برابری ہو تو خوش خلقی کو فضیلت دی جائے گی، پھر زیادہ سب میں خوبصورت کو پھر جو از روئے حسب اشرف ہو، پھر نسب کی رو سے فضیلت ہوگی۔ یعنی سید سب میں فاضل ہوگا۔ اگر دونوں سید ہوں۔ پھر جس کی آواز سب سے اچھی ہو وہ مقدم کیا جائے گا۔ پھر جس کی بیوی زیادہ حسین ہو اور یہ بات لوگوں میں یا ہمسایوں میں شہرت ہو جانے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ اور یہ فضیلت اس درجہ سے ہے کہ اس شخص میں عفت زیادہ ہوگی۔ پھر مستحق امامت زیادہ مال والا جو حلال سے پیدا کرے۔ پھر جاہ والا۔ پھر جس کے کپڑے سب سے اچھے ہوں۔ پھر جس کا سب اسے سر بڑا ہو۔ جب چند اشخاص ایک امر شرعی یا عادی میں ایک دوسرے کے مزاحم ہوں تو کسی کو بلا ترجیح مقدم نہ کیا جائے۔ بصورت جملہ امور شرعی یا عادی میں مساوی ہونے کے قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے وہ شخص امامت کرے یا مقتدیوں کو اختیار دیا جائے۔ جس کو چاہیں پسند کریں۔ اگر اولیٰ کے ہوتے مقتدی ادنیٰ کو امام بنا لیں گے تو برا کریں گے۔ (تنویر الابصار، در مختار، شامی)

سوال: ایسا امام تو اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے تو کیا ہمارے اوپر سے بوجہ نہ ملنے ایسے امام کے جماعت ساقط ہو جائے گی۔ جیسے کہ مذہب امامیہ میں جماعت ساقط ہو گئی؟

جواب: بھائی یہ بحث تو فضیلت میں ہے نہ استقاطِ جماعت میں اہل سنت والجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اصل نماز فاجر اور فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے، برخلاف روافض کے اس لیے کہ ان کو جماعت کی حکمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے سے محرومی اور اہل سنت کو نہیں۔

سوال: وہ حکمتیں اور برکتیں جماعت کے اندر کیا ہیں؟

جواب: باہمی مسلمانوں میں اتحاد اور الفت کے سلسلہ کا منتظم رہنا جاہل کا عالم سے مسائل کا سیکھنا ہمسایوں

---

[1] متقی اس کو کہتے ہیں جو ظاہری گناہوں اور دین پر مطعون ہونے سے بچا ہوا۔ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

[2] صاحب ورع وہ ہے جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے۔ غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

Marfat.com

اور اہلِ شہر کا حال دریافت ہونا۔ نماز میں دل لگنا۔ کملائے امت کے انوار قلبیہ سے مستنیر ہونا۔ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔

سوال :۔ جماعت کا حکم کتنے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے؟

جواب :۔ پنجوقتہ فرضوں میں امام کے ساتھ ایک آدمی اگرچہ وہ سمجھدار لڑکا ہی ہو۔ اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیوں کے ساتھ جو قابل امامت ہوں جماعت کا حکم ہے۔ (درمختار شامی۔ عالمگیری)

سوال :۔ جماعت مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے یا گھروں میں بھی ہو جاتی ہے؟

جواب :۔ گھروں میں بھی ہو جاتی ہے۔ مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے۔ (درمختار شامی)

سوال :۔ مسجدوں کے ثواب کی تشریح بیان کیجئے؟

جواب :۔ محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ اس طرح محلہ کی مسجد سے جامع مسجد میں پانچسو نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچ ہزار کا ثواب ہے اسی طرح مدینہ منورہ کی مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب حاصل ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے۔ (غایتہ الاوطار)

سوال :۔ کیا اور کوئی مسجد ہے ایسی جس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے بھی زیادہ ثواب ہے؟

جواب :۔ ہاں وہ مسجد ہے جس میں کسی کا پیر یا استاد رہتا ہو اور یہ بالاتفاق فضیلت خاص[۱] اسی شخص کے حق میں ہے۔ (درمختار)

سوال :۔ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو۔ اور مسجد میں جا کر نماز جماعت سے پڑھا کرے یا اپنے محلہ ہی کی مسجد میں نماز پڑھے؟

جواب :۔ ایسی صورت میں محلہ والے کو محلہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں نہ جانا چاہئیے خواہ جامع مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ اس پر اسی مسجد کا ہے پس اسی مسجد میں اذان کہے اور تنہا نماز پڑھے اور یہ نماز اس مسجد کی اس کے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے۔ (شامی)

سوال :۔ اگر محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو نماز کے لیے کون سی حقدار زیادہ ہے؟

---

[۱] کیونکہ اس میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک نماز کی دوسرے درس و فیضِ تعلیم سے مستفیض ہونے کی۔ (شامی)

Marfat.com

جواب:۔ جو اس کے مکان کے قریب تر ہو (در مختار)

سوال:۔ اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو کس میں نماز پڑھے؟ **جواب:۔** جو مسجد پرانی ہو۔ (در مختار شامی)

سوال:۔ اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز ادا کئے چلا جائے تو کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے مگر امام اور مؤذن کا دوسری مسجد میں واسطے پڑھانے نماز کے چلا جانا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری۔ شرح وقایہ)

سوال:۔ مسجدوں میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب:۔ اوّل سوال کرنا۔ دوسرے سائل کو دینا اس حال میں کہ جب لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا ہو۔ تیسرے گمشدہ چیز کی تلاش کرنا۔ چوتھے لغو اشعار پڑھنا۔ پانچویں آوازوں کا بلند کرنا۔ یعنی چیخنا۔ چھٹے وضو کرنا۔ ساتویں کھانا اور سونا سوائے معتکف کے آٹھویں لہسن اور پیاز اور مثل[1] اسی کے کھا کر آنا۔ نویں خرید و فروخت کرنا۔ دسویں لوگوں سے باتیں کرنے کی غرض سے جانا اور پھر دنیا کی باتیں کرنا۔ اور اگر اس نیت سے نہ جائے اور پھر باتیں دنیاوی ہو جاویں تو مضائقہ نہیں۔ (در مختار شامی)

سوال:۔ پنجوقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ واجب ہے اگر بلا عذر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (در مختار۔ تنویر)

سوال:۔ وہ عذر کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ بیماری، اپاہج ہونا، مینہ اور کیچڑ کا ہونا۔ شدت کا جاڑا پڑنا۔ سخت اندھیری ہونا۔ رات کے وقت آندھی کا آنا۔ اپنے مال پر چوروں کا یا قرضخواہ یا ظالم یا قافلہ کے چلے جانے کا خوف ہونا۔ مریض کی خدمت کرنا۔ اس کھانے کا سامنے آجانا۔ جس کی طرف سے اس کا نفس مشتاق ہے۔ علم فقہ کی مشغولی اور شیخوخیت جس کے باعث مسجد تک نہ پہنچ سکے۔ یہ عذرات ہیں جن کے سبب سے ترکِ جماعت سے گنہگار نہیں ہوتا بلکہ دل میں حسرت ہونے کی وجہ سے ثواب جماعت ملتا رہتا ہے۔ ہاں علاوہ ان عذرات کے اگر جماعت ترک کرے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال:۔ جمعہ اور عیدین میں جماعت کیسی ہے؟

جواب:۔ ان میں جماعت ہونا شرط ہے۔ بغیر جماعت کے یہ نمازیں درست نہیں۔ (در مختار تنویر الابصار)

۱؎ یعنی ہر وہ ہر چیز جس سے بدبو آئے کیونکہ اس سے ملائکہ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ جائز نہیں اسی طرح جو شخص اپنی بدزبانی سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہو اس کو بھی مسجد میں آنے سے روکا جا سکتا ہے۔ (در مختار شامی)

Marfat.com

سوال:۔ تراویح میں جماعت کیسی ہے؟ جواب:۔ سنّت کفایہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ رمضان شریف میں وتروں کے اندر جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ مستحب ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ کسوف[1] اور خسوف[2] کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ کسوف میں جماعت سنّت ہے نہ خسوف میں۔ (شامی۔ درمختار)

سوال:۔ نفل نمازوں میں جماعت کیسی ہے؟

جواب:۔ بلانے کے ساتھ نادرست ہے اور اگر بلا بُلائے دو تین آدمی جمع ہوجائیں تو جائز ہے۔ اور تین سے زیادہ بغیر بلانے کے ساتھ بھی جماعت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہوکر شریک جماعت ہونا کیسا؟

جواب:۔ بسبب ظہور فساد کے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر فجر اور عشاء کی جماعتوں میں بوڑھی عورتیں شریک ہوجائیں تو کیسا؟

جواب:۔ اس زمانہ میں کسی نماز میں بھی عورت کا خواہ جوان ہو یا بوڑھی مسجدوں میں آنا خالی کراہت سے نہیں۔ اسی پر فتوےٰ ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب:۔ اوّل مجنون دائمی۔ دوسرے مدہوش، تیسرے نابالغ۔ چوتھے عورت۔ پانچویں خُنثیٰ چھٹے معذور[3]۔ ساتویں مسبوق۔ آٹھویں لاحق۔ نویں بدعتی جیسے[4] رافضی، قدری جہمی مشبہ وغیر مقلد وغیرہ۔ استنے آدمی امام ہونے کے قابل نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال:۔ وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟ جواب:۔ وہ فاسق ہے۔ (شامی)

---

[1] سورج گرہن کو کہتے ہیں، منہ غفرلہ [2] چاند گرہن کو کہتے ہیں ۱۲ منہ غفراللہ ولوالدیہ [3] معذور اپنے جیسے معذور کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے رمثلاً توتلا ہکلا یا وہ شخص کہ جس کو عارضہ سلس البول کا ہے تو وہ ایسے ہی مقتدیوں کی امامت کرے صحیح پڑھنے والوں کی توتلا اور ہکلا امامت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سلس البول والا نکسیر والے کی امامت نہیں کر سکتا (عالمگیری، شامی)

[4] ضابطہ یہ ہے کہ جو اہل بدعت اور صاحب ہوا اپنے خیالات، اور معتقدات میں حد کفر تک پہنچ گئے ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اور جن کے عقائد حد کفر تک نہیں پہنچے، ایسے بدعتی کے پیچھے نماز ہوجائے گی۔ لیکن مع الکراہت ہوگی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:۔ فاسق کس کو کہتے ہیں؟ جواب:۔ فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ کرے۔

سوال:۔ وہ کون ہیں۔ جن کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب:۔ وہ یہ آدمی ہیں۔ غلام، جاہل، ولد الزنا، کم عقل[1]، مفلوج، مبروص، یعنی برص والا۔ مجذوم یعنی جذام والا، اور یہ کراہت تنزیہی بھی اس وقت ہے جبکہ اور کوئی ان سے بہتر اس جگہ موجود ہو، ورنہ پھر یہ کراہت بھی نہیں۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ مسجد میں ایک دفعہ جماعت معہ اذان اور اقامت کے ہو تو پھر اس میں دوسری جماعت کرنا کیسا؟

جواب:۔ اگر یہ مسجد محلہ کی ہو جس میں امام اور مؤذن اور نمازی معیّن ہیں تو جماعت ثانی محراب سے ہٹ کر بغیر دوسری اذان کے بالاتفاق و بالاجماع جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعت ثانی مکروہ تحریمی ہے۔ اگر یہ مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مقرر ہے نہ مؤذن نہ نمازی تو اس میں دوسری اذان کے ساتھ جماعت ثانی بلا کراہت درست ہے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال:۔ امام کے لیے کیا کیا باتیں مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب:۔ اوّل نماز کا قرارت اور اذکار میں قدر مسنونہ سے زائد طول دینا خواہ قوم راضی ہو یا نہ ہو دوسرے صرف اجنبیہ عورت کی امامت کرنا[2] ایسی جگہ میں جہاں امام کی محرمہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو[3]۔ تیسرے امام کا صف کے بیچ میں کھڑا ہونا۔ بشرطیکہ وہ صف دو مقتدیوں سے زیادہ کی ہو اور اگر دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہو گا تو مکروہ تنزیہی ہو گی۔ (تنویر الابصار، در مختار)

سوال:۔ ایک مقتدی کس طرف کو کھڑا ہو؟

جواب:۔ امام کی داہنی جانب کھڑا ہو، اس طرح کہ اس کے پاؤں کا ٹخنہ امام کے ٹخنہ سے آگے نہ ہو۔ بائیں طرف کھڑا ہونا۔ ایک مقتدی کو مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ ایک مقتدی امام کے برابر کھڑا ہے۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ شخص اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لے خواہ نیت باندھ کر کھینچے یا بے نیت باندھے اور اس

---

[1] یعنی بے وقوف، جو معاملات اور تصرفات میں عقل نہیں رکھتا ہو۔ اور شریعت کے موافق میں لین دین نہ کر سکتا ہو (رد المحتار)

[2] یہ حکم صرف مکان ہی کے لیے ہے مسجد کے لیے نہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہو (غایۃ الاوطار) [3] اسی طرح نہ کوئی مرد ہو پس کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت یا بیوی ہو تو اب یہ جماعت مکروہ نہیں ۱۲ منہ

ہٹنے میں مقتدی اصلاح نماز کی نیت کرے۔ اگر یہ نیت نہ ہوگی تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر وہ پہلا مقتدی اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا اور پیچھے مقتدیوں کے ساتھ صف ہو جائے گی تو بالاتفاق نماز مکروہ ہوگی۔

سوال :۔ اگر کہیں ایسی جگہ ہو کہ مقتدی کو پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں ہے تو کیا ہونا چاہیئے ؟

جواب :۔ اس وقت میں امام ایک ڈگ میں آگے بڑھ جائے۔ (ردالمحتار)

سوال :۔ ایک شخص ایسے وقت میں جب کہ صف بھر چکی تھی تو اب یہ شخص اکیلا کھڑا ہو یا کیا کرے ؟

جواب :۔ اس شخص کو امام کے رکوع میں جانے تک انتظار دوسرے مقتدی کا کرنا چاہیئے۔ اگر اس وقت تک کوئی اور مقتدی میسر نہ آئے۔ تو اول صف یا دوسری صف میں سے کسی مسئلہ جاننے والے کو کھینچ لے۔ اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو نہ کھینچے اکیلا امام کے پیچھے سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ اس وقت میں اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (شامی)

سوال :۔ صفوں میں سب سے بہتر صف از روئے نزولِ رحمت کونسی ہے ؟

جواب :۔ پہلی صف پھر دوسری صف پھر تیسری صف علیٰ ہذا مگر جنازہ کی نماز میں اس کے برعکس ہے

سوال :۔ وضو والے کا اقتداء تیمّم والے کے پیچھے اور عذر والے کا اقتداء اسی جیسے عذر والے کے پیچھے پاؤں دھونے والے کا پاؤں یا جبیرہ پر مسح کرنے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے صحیح آدمی کا کبڑے اور ایسے لنگڑے کے پیچھے جو پورے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے۔ نفل پڑھنے والے کا فرض پڑھنے والوں کے پیچھے مقیم کا مسافر کے پیچھے اور مسافر کا مقیم کے پیچھے اقتدار جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ ان سب کا اقتداء جائز ہے مگر علاوہ فجر و مغرب کے مسافر کا اقتداء پیچھے مقیم کے بعد وقت نکلنے کے جائز نہیں۔ (تنویر الابصار، عالمگیری۔ کبیری)

سوال :۔ صف میں امام کے پیچھے کس قدر فاصلہ ہونا چاہیئے جو صحت اقتدار کے لیے ضروری ہے ؟

جواب :۔ مسجد خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اور عیدگاہ یا جنازہ گاہ میں تو چاہے کہیں اقتداء کرے نماز جائز ہے۔ مگر جنگل میں دو صفوں کے فاصلہ کی مقدار پر اقتدار صحیح نہیں۔ (عالمگیری، در مختار، شامی)

سوال :۔ مسجد کی چھت پر اقتدار صحیح نہیں۔ (عالمگیری۔ در مختار، شامی)

جواب :۔ اگر مقتدیوں کو امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:۔ اگر امام شاہراہ عام پر جنازہ وغیرہ کی نماز پڑھا دے تو مقتدیوں میں اور اس میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ جب امام ایسے راستہ میں کھڑا ہوا اور لوگ راستہ کے اندر اس کے پیچھے صف باندھیں تو امام اور مقتدیوں میں اس قدر فاصلہ ہونا چاہیئے کہ گاڑی نہ گذرے۔ اور اگر اس قدر فاصلہ چھوڑا کہ گاڑی گزر جائے تو اقتدار صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ صفوں میں ترتیب کس طرح ہونی چاہیئے؟

جواب:۔ اس طرح ہونی چاہیئے کہ اوّل صف مردوں کی ہو ان کے پیچھے صف لڑکوں کی پھر اُن کے پیچھے خنثٰی کی۔ پھر عورتوں کی، پھر لڑکیوں کی ہو۔ اس ترتیب سے صف آراستہ کریں اور مقتدیوں پر لازم ہے کہ جب نماز پر کھڑے ہوں تو برابر کھڑے ہوں، درمیان کے فاصلہ کو بند کرلیں۔ اور مونڈھے سے مونڈھا برابر کرلے۔ اور امام صف کے بیچ کے مقابلہ میں آگے کھڑا ہو۔ اگر دائیں بائیں کھڑا ہوگا تو مخالفت سنّت کی لازم آئے گی۔ پھر امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہوگا جو جماعت میں سب سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں۔ کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے۔ تو مقتدی بھی چھوڑ دے۔ اور امام کی تابعداری کرے؟

جواب:۔ وہ پانچ چیزیں ہیں۔ اوّل عیدین کی تکبیریں۔ دوسرے پہلا قعدہ۔ تیسرے تلاوت کا سجدہ چوتھے سہو کا سجدہ پانچویں قنوت (شامی)

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ادا کرے تو مقتدی ان کے ادا کرنے میں امام کی تابعداری نہ کرے؟

جواب:۔ وہ چار چیزیں ہیں اوّل عیدین کی تکبیرات میں زیادتی کرنا۔ یعنی اگر امام سولہ[لہ] سے زیادہ تکبیرات کہے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔ دوسرے چار سے زیادہ کرنا تکبیر کا جنازہ کی نماز میں تیسرے زیادہ کرنا کسی رکن کا یعنی دو سے زیادہ سجدہ کرنا۔ یا دوبارہ رکوع کرنا۔ چوتھے، پانچویں

لہ مقتدی اگر امام کی آواز نہیں سنتا اور مکبروں کی آواز سنتا ہے تو اب سولہ سے زیادہ میں بھی متابعت درست ہے۔ (کبیری)

Marfat.com

رکعت کے لیے کھڑا[1] ہو جانا۔ یہ چیزیں ہیں۔ جن میں متابعت امام کی نہ کرے؟

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں۔ کہ اگر امام ان کو ترک کر دے۔ تو مقتدی ادا کرے؟

جواب:۔ وہ آٹھ چیزیں ہیں۔ اوّل تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا۔ دوسرے ثنار کا پڑھنا۔ تیسرے تکبیرات انتقالی یعنی رکوع و سجود وغیرہ کے وقت تکبیرات کہنا چوتھے تسبیحات رکوع و سجود پڑھنا پانچویں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ چھٹے تشہد پڑھنا، ساتویں لفظ اَلسَّلَام پڑھنا۔ آٹھویں تکبیرات تشریق[2] کہنا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے اسی طرح سجدہ اور رکوع میں سے پہلے مقتدی کا سر اُٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر مقتدی سے پہلے امام قعدہ اُولیٰ میں سے التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ میں مقتدی سے پہلے امام درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یا مقتدی سے پیشتر قنوت سے فارغ ہو کر رکوع کر دے۔ تو اب مقتدی ان کو پورا کرے یا چھوڑ کر امام کی متابعت کرے۔ اسی طرح تسبیحات رکوع سجود سے اگر امام پہلے فارغ ہو جائے تو اس کا بھی حکم بیان فرمائیے؟

جواب:۔ تشہد کو پورا کر کے امام کی تابعداری کرے اور تسبیحات کو چھوڑ دے اور دعائے قنوت کو پورا کرے اگر رکوع پا سکتا ہے ورنہ چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ مقتدی کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب:۔ چار قسم کے ایک مدرک، دوسرا لاحق، تیسرا مسبوق، چوتھا مسبوق لاحق۔ (شامی)

سوال:۔ ہر ایک کی تعریف مفصل بیان فرمائیے؟

---

[1] اگر پانچویں رکعت کے لیے امام قعدہ اخیرہ کا بجا لا کر کھڑا ہوا ہے۔ تو مقتدی اس قیام میں امام کی متابعت نہ کریں اور دیکھیں اگر امام قیام میں سے لوٹ آوے تو اس کے ساتھ سلام پھیریں۔ اور اگر وہ نہ لوٹا اور اس پانچویں رکعت کو سجدے سے مقید کر لیا تو مقتدی اپنا اپنا سلام پھیر کر نماز سے باہر ہو جاویں۔ اور اگر امام نے قعدہ اخیر نہیں کیا تھا۔ تو ایسی صورت میں اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ خواہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام ہی کیوں نہ پھیر دیا ہو۔ (عالمگیری) [2] تکبیرات تشریق کہنا کہ نویں تاریخ ذوالحجہ کی صبح سے بعد ہر فرض کے مقتدی اور امام سب اس طرح پڑھیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تیرھویں تاریخ کی عصر تک ۱۲ منہ

جواب :- مقتدی مدرک وہ ہے جس نے پوری نماز اوّل سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی ۔ اور مقتدی لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتدار تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہو جائیں ۔ اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتدار سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ آخر رکعت کے رکوع کے بعد یا پہلی یا دوسری رکعت میں ملا ہوا ہو ۔ اور مسبوق لاحق وہ ہے کہ جو مثلاً دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو ۔ اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا ۔ یا حدث ہو گیا ۔ اور امام کے دو رکن ادا کرنے یا پوری نماز کے ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا ۔

(در مختار ، شامی)

سوال :- مسبوق اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے ؟

جواب :- جس طرح گئی ہے اسی طرح ادا کرے ۔ مثلاً ظہر کی نماز میں مسبوق نے چوتھی رکعت ، امام کے ساتھ پائی تو اب بعد سلام امام کے ان تینوں رکعتوں کو جو فوت ہوئی ہیں ۔ اسی طرح ادا کرے کہ اوّل رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللہِ اور اَلْحَمْدُ شریف اور سورت پڑھ کر رکوع کرے ۔ پھر قومہ کر کے اور دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھے ۔ کیونکہ تشہد دو رکعتوں کے بعد ہوتا ہے ۔ پس تشہد کے حق میں ایک رکعت جو امام کے ساتھ ادا کی وہ اور ایک یہ جو بعد امام کے ادا کی لے لی گئی ہے ۔ پھر تشہد کے بعد دوسری رکعت کو کھڑا ہو ۔ اس میں بھی قرأت پڑھے ، مگر تشہد کے لیے نہ بیٹھے ۔ تیسری رکعت کو کھڑا ہو جاوے ۔ اور یہ تیسری جو مع رکعت امام کے چوتھی ہے خالی پڑھے ، غرض مسبوق اپنی بقیہ نماز کو اس طرح ادا کرے جیسے کہ اس کی فوت ہوئی ہے ۔ یعنی دو بھری اور ایک خالی پڑھے ۔ (در مختار)

سوال :- لاحق اپنی نماز کو کس طرح ادا کرے ؟

جواب :- لاحق بروقت بیداری اس رکن کو کہ جس میں اس کا امام موجود ہے ۔ اپنی ترتیب نماز چھوڑ کر نہ مل جائے ۔ بلکہ اسی ترتیب سے ادا کرے ، جس طرح امام ادا کر گیا ہے ۔ مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا ۔ اس کو حدث ہو گیا ۔ اور اس کے جاگنے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب اس مقتدی لاحق کو یہ کرنا چاہیئے کہ سجدہ دوبارہ ادا کر کے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے ۔ گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے یہاں تک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی

Marfat.com

یہ لاحق اپنی ترتیب نہ چھوڑے۔ بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کئے جائے۔ اسی کا نام اقتداء ہے۔ اس لیے کہ لاحق مثل مدرک کے ہے۔ یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قرأت پڑھے گا۔ اور نہ سجدہ سہو اپنے سہو سے کرے گا۔ (درمختار)

سوال :۔ مسبوق لاحق اپنی نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب :۔ مسبوق لاحق پہلے اپنی اس رکعت کو ادا کرے جو اقتداء کی حالت میں فوت ہوئی۔ پھر اس رکعت کو ادا کرے۔ جو اقتداء سے پہلے فوت ہوئی ہے۔ مثلاً دوسری رکعت میں اس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص آکر ملا۔ اور تیسری رکعت میں اس کو حدث ہو گیا یا سو گیا۔ تو اب بعد وضو یا بیداری پہلے تیسری رکعت کو بلا قرأت ادا کرے۔ اگر امام اس کو اخیرہ قعدہ تک مل جائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اس کا امام کر گیا ہے۔ اخیر قعدہ تک یہ بھی تبعاً ادا کرے۔ بعد ادائیگی قعدہ اخیرہ دو رکعت جو اقتداء سے پہلے فوت ہوئی۔ اس کو ادا کرے۔ اس رکعت میں بحالت مسبوق سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اعوذ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ سب پڑھے۔ اس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرد کی مانند ہے۔ اور ان رکعتوں میں جس میں لاحق تھا۔ حکماً امام کے پیچھے ہے۔ اس لیے قرأت نہیں پڑھے گا۔ مقدار قرأت خاموش رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مسبوق اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کرلے تو کیسا؟

جواب :۔ مسبوق اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پیشتر یہ قیام یا قرأت سے فارغ ہو جائیگا۔ تب تو اور بلا عذر نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر قدر تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا ہے تو اگرچہ عذر نماز ہو جائے گی۔ لیکن مکروہ تحریمی ہوگی۔ اور اگر عذر کے ساتھ قعدہ کے بعد قبل از سلام امام کھڑا ہو گیا تو جائز ہے۔

(شامی۔ عالمگیری)

سوال :۔ وہ عذر کیا کیا ہیں کہ جن کے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور اپنی بقیہ نماز کو ادا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ قدر تشہد امام کے ساتھ بیٹھ گیا ہو؟

جواب :۔ وہ عذر یہ ہیں۔ اوّل خوف بے وضو ہو جانے کا۔ دوسرے خوف وقت[1] کے جاتے رہنے

---

[1] مطلق وقت کے جاتے رہنے کا خوف معذور کے حق میں عذر ہے کہ اس کے واسطے وقت کا جانا ناقص وضو اور غیر معذور کے حق میں صرف وقت فجر اور جمعہ اور عیدین جانے کا خوف عذر ہے نہ مطلق وقت جانے کا خوف (درمختار۔ عالمگیری)

Marfat.com

کا۔ تیسرے وقت پورا ہو جانے مدّتِ مسح کا۔ چوتھے خوف گزرنے آدمیوں کا اسکے سامنے سے (درمختار)

سوال:۔ اگر مسبوق عذرات مذکورہ میں سے کسی عذر کے ساتھ بقدر تشہد بیٹھ کر اپنی بقیہ نماز کیلئے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر معلوم ہوا کہ امام نے سجدہ سہو کیا۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب:۔ مسبوق نے جب تک اپنی نماز کا سجدہ نہیں کیا ہے۔ عود کر کے امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے اور اگر سجدہ سے اپنی رکعت کو مقیّد کر لیا ہے تو اپنی نماز کے آخیر میں سجدۂ سہو اپنے امام کا ادا کرے۔ اور یہ حکم نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو کرنے کا استحساناً دیا گیا ہے۔ (تنویر، درمختار)

سوال:۔ یہ حکم تو سجدہ سہو کا معلوم ہوا۔ اور اگر امام کے ذمّہ سجدۂ صلبی[1] اور سجدۂ تلاوت ہو اور مسبوق کو بعد کھڑے ہونے کے معلوم ہو تو کیا کرے ؟

جواب:۔ اب اس وقت بھی جب تک اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کی متابعت کرے یعنی امام کے ساتھ سجدۂ صلبی اور سجدۂ تلاوت معہ سجدۂ سہو کے ادا کرے۔ پھر اپنی نماز پڑھے اور اگر عود نہ کریگا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر رکعت کو سجدۂ سے مقیّد کر لیا ہے، تو خواہ عود کرے یا نہ کرے۔ دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سہواً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں ؟

جواب:۔ اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اس کا اتباع کیا۔ تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر امام اخیر قعدہ کر کے کھڑا ہوا ہے، تب تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی، اسلیے کہ مسبوق نے علیحدہ ہو جانے کے موقع میں اقتدار کیا۔ اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا ہے تو نماز مسبوق کی اس وقت تک فاسد نہ ہوگی جب تک امام سجدۂ پانچویں رکعت کا نہ کرے۔ بعد پانچویں رکعت کے سجدہ کے مسبوق اور کل مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال:۔ مسبوق کو بعد سلام امام کے کس وقت اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے لیے اُٹھنا چاہیئے ؟

جواب:۔ جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اور یہ معلوم ہو جائے کہ اب امام کے ذمّہ کوئی سجدہ

---

[1] سجدہ صلبی نماز کے سجدہ کو کہتے ہیں جو نمازوں کے اندر ہوتا ہے ۱۲ منہ

نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مسبوق بعد تشہد پڑھنے کے امام کے سلام پھیرنے تک کیا کرے؟

جواب :۔ مسبوق کو لازم ہے کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں اس طرح آہستہ آہستہ تشہد پڑھے کہ امام کے سلام کے قریب فارغ ہو۔ اور اگر امام سے پہلے تشہد پڑھ لے تو صرف اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تکرار کیا کرے یا چُپ رہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ مسبوق دوسری رکعت میں اس وقت شریک ہوا جبکہ امام جہر سے قرارت پڑھ رہا ہے اس کو ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب :۔ نہیں چاہیئے۔ اس لیے کہ قرآن کا سُننا واجب ہے اور ثنا کا پڑھنا سنت ہے تو واجب کے مقابلہ میں اس کو ترک کرے۔ اسی طرح وہ شخص بھی کہ جو اول ہی بروقت پڑھنے قرارت کے شریکِ جماعت ہوا ہو ترک کرے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال :۔ یہ حکم تو جہری نماز کا ہوا اور اگر سری نماز مسبوق دوسری رکعت میں شریک ہو تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں؟

جواب :۔ بہتر یہ ہے کہ اس وقت بھی پڑھے جبکہ شریک ہوا ہے اور جب اپنی رکعت علیحدہ پڑھے اس وقت بھی پڑھے۔ (کبیری)

سوال :۔ مسبوق اگر امام کو رکوع یا سجدہ میں پا دے تو بھی ثنا پڑھے یا نہیں؟

جواب :۔ اگر اس کو ظن غالب ہو کہ میں ثناء پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں ضرور مل جاؤں گا تب تو پڑھکر شریک ہو۔ ورنہ ثناء کو ترک کر کے رکوع میں شریک ہو جائے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر مسبوق نے قعدہ میں امام کو پایا تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں؟

جواب :۔ قعدہ میں بغیر ثناء پڑھے مل جائے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر امام کو نماز میں حدث ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب :۔ فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی جگہ سے علیحدہ ہو تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی نکسیر پھوٹی ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ خلیفہ کو اگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ امام کس رکن کو چھوڑ کر چلا ہے۔ اور مجھ کو اس کی جگہ کونسا رکن

Marfat.com

ادا کرنا چاہیئے۔ تو امام اپنے خلیفہ کو کس طرح اس وقت میں ہدایت کرے؟

جواب :- امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو جس میں ابتدار سے صلاحیت امام ہونے کی ہو اور مسائل خلیفہ ہونے کے بھی جانتا ہو۔ طلب کر کے ہر ایک مقام کی علیحدہ علیحدہ ہدایت کرے مثلاً اگر قرارت چھوٹی ہے۔ تو منہ پر ہاتھ رکھدے۔ اور اگر ایک رکعت رہی ہے تو ایک انگلی اٹھائے اور دو رکعت رہی ہیں تو دو اور اگر تین رکعت رہی ہیں تو تین انگلیاں اٹھائے۔ اور اگر رکوع رہا ہے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے اور اگر سجدہ رہا ہے۔ تو پیشانی پر اور اگر سجدہ تلاوت چھوٹا ہے تو پیشانی پر اور زبان پر انگلی رکھ دے۔ اور اگر سجدہ سہو باقی ہے تو دل پر ہاتھ رکھ۔ اور جب خلیفہ کو حال معلوم ہو تو پھر ان اشاروں کے ساتھ ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :- کیا خلیفہ کے پیچھے امام پھر اپنی اسی نماز کو پڑھ سکتا ہے؟

جواب :- ہاں بعد فراغ وضو پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بنار کہتے ہیں۔

سوال :- کیا بناء منفرد اور مقتدی کو بھی درست ہے۔ یا صرف امام ہی کو جائز ہے؟

جواب :- بنار سب کو جائز ہے۔ مگر منفرد کو افضل بنار سے از سرِ نو نماز پڑھنا ہے۔ اور امام اور مقتدی کو افضل بنار[1] ہے۔ اس لیے کہ مقتدی اگر بنار نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا؟

سوال :- کیا بنار کرنے کے لیے کچھ شرطیں ہیں؟

جواب :- ہاں شرطیں ہیں بغیر ان شرطوں کے بنار درست نہیں۔ اول شرط یہ ہے کہ ایسا حدث ہو کہ جو موجب وضو ہو اور اس میں اس کا اختیار بھی نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا اگر خارج سے بدن پر نجاست مانع صلوٰۃ آ لگے تو بنار درست نہیں تیسری یہ ہے کہ حدث کثیر الوقوع ہو۔ نادر الوقوع نہ ہو۔ جیسے کہ بے ہوشی کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے۔ اس پر بنار درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ نماز فاسد ہو گی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ چلنے کی حالت میں کوئی رکن نہ ادا کرے۔ مثلاً جب وضو کو گیا پھر لوٹنے کے وقت قرارت پڑھتا ہوا آیا تو بنار درست نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ کوئی فعل نماز کے مخالف نہ کرے۔ مثلاً کھانا کھالے گا یا پانی پی لے گا۔ یا اور کوئی حرکت مانعِ صلوٰۃ کر بیٹھے گا تو نماز ٹوٹ جائیگی

---

[1] امام اور مقتدی کو بنار اسی وقت افضل ہے کہ اس جماعت کے سوا اور کوئی جماعت نہ مل سکے اور اگر دوسری جماعت مل سکے تو ان کے لیے بھی استیناف افضل ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

اور بناء صحیح نہ ہوگی۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ بلاضرورت نہ چلے۔ مثلاً وضو کے لیے پاس پانی کے ہوتے ہوئے دور چلا جائے۔ اس صورت میں بھی بنا نہ ہوگی۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ بلا عذر دیر نہ لگائے۔ نویں شرط یہ ہے کہ کوئی حدث پہلا ظاہر نہ ہو جائے۔ اگر اس وقت کوئی اور حدث پہلا[2] ظاہر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح نماز فائتہ کا یاد آنا ہے۔ صاحبِ ترتیب کو دسویں شرط یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ نہ ہو۔ یہ شرطیں ہیں جن کے ساتھ بناء جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اور کسی امام کی امامت سے قوم ناخوش ہو تو اس امام کو بحالت ناخوشیٔ قوم امامت کرنا کیسا؟

جواب: اگر قوم کی ناخوشی امر شرعی کے سبب ہے تب امام کو امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کسی امر دنیاوی کی وجہ سے ناخوشی ہو تو معتبر نہیں۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سوال: اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کے رکن ادا ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو مثلاً قوم کہے کہ تین رکعت پڑھی گئی ہیں، اور امام کہے کہ چار تو کس کا قول معتبر ہے؟

جواب: اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام ہی کا قول معتبر ہے۔ قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا۔ اور اگر امام کو شک ہو تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہوگا۔ اور وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو۔ بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں۔ اور بعض کہیں چار تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہوگا اسی کا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں۔ اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہے تو اب کیا کیا جائے؟

---

[1] یعنی وضو کرنے گیا تھا کہ اثناء وضو میں موزہ کی مدت مسح ختم ہو گئی ہے یا صاحب عذر تھا اور وضو کرتے ہوئے وقت نکل گیا تو ان صورتوں میں حدث سابق ظاہر ہونے کی وجہ سے بناء نہیں کر سکتا از سر نو نماز پڑھے (عالمگیری) [2] یعنی وضو کرنے کے بعد یہ مقتدی اسی مقام سے اقتداء کرے بشرطیکہ امام اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو جو جواز اقتداء کے لیے مانع ہو ورنہ امام کے پاس آکر اقتداء کرے اور اس مقتدی کے وضو تمام کرنے تک امام فارغ ہو گیا تو اسی مقام پڑھے عود نہ کرے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

جواب: کچھ بھی نہ کیا جائے۔ اسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے۔ البتہ اس مقتدی پر جس کو تین رکعت ہونے کا یقین ہے۔ لازم ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں۔ اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اس کی مخالفت پیدا نہ ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کو ایک رکعت امام کے ساتھ مل گئی۔ آیا یہ شخص جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہے جماعت سے ثواب پا لینے والا ہے خواہ دو رکعت والے فرض میں سے ایک رکعت ملی ہو یا تین چار رکعت والے فرض میں سے۔ (شامی)

سوال: ایک شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھی۔ اور ایک رکعت اس کی فوت ہوئی۔ آیا یہ بھی جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا ہے۔ (عالمگیری)

سوال: جماعت میں رکعت کا پانے والا کب تک ہو سکتا ہے؟

جواب: جب تک امام رکوع سے سر نہ اٹھائے۔ اگر مقتدی کے جھکنے سے پہلے امام نے سر اٹھایا تو رکعت کا پانے والا نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص فرض نماز علیحدہ ادا کر رہا تھا کہ اتنے میں جماعت اسی فرض کی کھڑی ہوئی۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: اگر یہ فرض فجر اور مغرب کے ہیں۔ تو ان کو توڑ کر جماعت سے نماز پڑھے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے۔ تو پھر ان فرضوں کو نہ توڑے انہیں کو پورا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایسا اتفاق ظہر اور عصر اور عشاء کے فرضوں میں واقع ہو تو کیا کرے؟

جواب: ان فرضوں میں اول رکعت کے سجدہ سے پہلے ان کو قطع کر کے شریک جماعت ہو جائے اور اگر دوسری رکعت میں ہے تو اس رکعت کو نہ توڑے قعدہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور شریک جماعت

Marfat.com

ہو جائے۔ تاکہ یہ دو رکعت نفل ہو جائیں۔ اور فرض جماعت کے ساتھ ہو جائیں، اور اگر ظہر وغیرہ کے فرض نماز کی تیسری رکعت میں تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی۔ تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلی تین رکعتوں کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ اور اگر سجدہ تیسری رکعت کا بھی کر لیا ہے تو اب اپنی نماز کو نہ توڑے چاروں رکعت پوری کرے پھر اس کو اختیار ہے چاہے ظہر اور عشاء میں جماعت سے پڑھے چاہے نہ نہ پڑھے اگر جماعت سے نماز پڑھیگا تو نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ فرض نماز اس کے پہلے ہو چکی اور عصر اور مغرب اور فجر میں بصورت پڑھ لینے اپنی علیحدہ فرض نماز کے پھر جماعت سے نہ پڑھے، اسی لیے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نہیں، اور نماز مغرب کے بعد نفل کا وقت ہے مگر شرکت جماعت سے تین رکعت نفل کی ہوں گی۔ اور تین رکعت کی نفل درست نہیں، اس لیے مغرب میں بعد ادائیگی فرض شریک جماعت نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال: یہ احکام فرض نماز توڑنے کے لیے جماعت میں شریک ہونے کے لیے معلوم ہوئے اور اگر کوئی سُنتیں پڑھ رہا ہو، اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سنتوں میں سے اگر ایسا اتفاق فجر کی سنّت پڑھنے کی حالت میں ہو تو جب تک قعدہ اخیرہ جماعت کے ملنے کی امید ہو۔ اس وقت تک اس سنّت کو قطع نہ کرے اور فجر کی سنّت، کے سوا اور سنّتیں ہیں تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ پہلی دو رکعتوں کے پڑھنے کی حالت میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے کہ پچھلی دو رکعتوں میں جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ خواہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی چاروں رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے پھر شریکِ جماعت ہو وے۔ (کبیری۔ عالمگیری۔ شامی)

سوال: چار رکعت والی سنّت کہ جس کو اوّل شفعہ میں قطع کی تھی۔ اب بعد جماعت فرض کے دو رکعت قضا کرے یا چار رکعت؟

جواب: چار رکعت قضا کرے۔ دو رکعت کہ جن کو قطع کر کے شریکِ جماعت ہوا تھا علیحدہ نفل ہو جائیں گی۔ سنّت ہونے کا حکم چار رکعت کے ساتھ ہی ہے۔ (درمختار۔ کبیری)

سوال: ایک شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا جب کہ جماعت فرض کی ہو رہی تھی اور سنّتیں اس کے ذمّہ ہیں تو اب یہ شخص سنّتوں کو کس طرح ادا کرے؟

جواب: اگر اس شخص کے ذمّہ فجر کی سنّت ہے تو پہلے اس سنّت کو ادا کرے، بشرطیکہ اس کو جماعت

کے قعدہ اخیرہ میں مل جانے کی اُمید ہو اور اگر یہ امید نہ ہو تو مجبوراً پھر ترک کرکے شریک جماعت ہو یہ حکم مخصوص فجر کی سنّت کے ساتھ ہی ہے۔ اور اگر ظہر اور جمعہ کی سنّت اس کے ذمّہ ہے تو ان سنتوں کو ایسے وقت جب کہ جماعت ہو رہی ہے شروع ہی نہ کرے اسی طرح جمعہ کے خطبہ کے وقت بھی سنّتِ جمعہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال:۔ پھر ان سنتوں کو کس وقت پڑھے؟

جواب:۔ بعد فرضوں کے پڑھے، سوائے فجر کی سنتوں کے۔ (درمختار)

سوال:۔ بعد فرضوں کے پچھلی سنّتوں سے پہلے پڑھے یا پیچھے؟

جواب:۔ پیچھے مگر فجر کی سنّت قضا ہونے کے بعد نہیں پڑھی جاتی ہے۔ (شامی)

سوال:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ سنّت ظہر اور جمعہ تو بعد جماعت کے قضا کرے اور فجر کی سنّت قضا نہ کرے؟

جواب:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سنّت ظہر اور جمعہ کی ادائیگی کا وقت بعد جماعت کے موجود ہے۔ اور فجر کی سنّت کا وقت بعد جماعت کے بالاتفاق نہیں رہتا طلوع آفتاب۔ ہاں اگر بعد طلوع آفتاب کے یہ سنّت قضا پڑھے۔ تو اس کو منع بھی نہ کیا جائے۔ اسلیے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد طلوع آفتاب اس سنّت کا قضا پڑھنا بہتر ہے۔ (کبیری۔ عالمگیری۔ درمختار)

سوال:۔ عصر اور عشاء کی سنّتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ان کو بھی قضا ہوتے پر پڑھے یا نہیں؟

جواب:۔ ان سنتوں کی قضا نہیں اس لیے کہ یہ سنّتیں مؤکدہ نہیں ہیں۔ ظہر اور جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بھی وقت کے اندر قضا ہو سکتی ہیں۔ بعد وقت کے ان کی بھی قضا نہیں۔ (کبیری، درمختار)

باب وتر اور سنّت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ نمازوں کے بیان میں

سوال:۔ وتر واجب ہے یا سنّت؟ **جواب:۔** واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری۔ کبیری)

سوال:۔ وتر کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب:۔ تین رکعت ہیں۔ ایک سلام کے ساتھ اور یہ تین رکعتیں الحمد و سورۃ کے ساتھ پڑھی جاوینگی۔ (درمختار)

سوال:۔ وتر میں قنوت کس وقت پڑھے؟

جواب:۔ تیسری رکعت میں جبکہ قراءت سے فارغ ہو جائے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: اگر وتر سہواً قضا ہو جائے۔ تو قضا کرے یا نہیں؟ **جواب:** اسکی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)
سوال: وتر میں قنوت پڑھنا کیسا؟ **جواب:** واجب ہے۔ (عالمگیری)
سوال: دعا قنوت تبلا دیجئے جو وتر میں پڑھی جاتی ہے؟
جواب: دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ
اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں، اور
وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ
تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم بیزار ہیں
مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ
اور ہم چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے
نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ
ہیں اور تیری طرف چلتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔ بے شک
بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ
تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال: اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو قنوت میں بجائے اس کے کیا پڑھے؟
جواب: یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ۔ اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو عذاب دوزخ سے۔
اور اگر اس کو بھی یاد نہ کر سکے تو تین دفعہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھ لے۔ (عالمگیری)
سوال: مسبوق کس وقت قنوت پڑھے؟
جواب: امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ اپنی باقی نماز میں نہ پڑھے (عالمگیری)
سوال: یہ حکم تو اس مسبوق کا ہے جس کو قنوت امام کے ساتھ ملے اگر ایسا مسبوق ہے جس کو نہ ملے مثلاً وتر کی تیسری رکعت میں۔ بحالت رکوع امام کے ساتھ ملا تو اب کس وقت پڑھے؟
جواب: یہ شخص قنوت کسی وقت بھی نہ پڑھے۔ کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب پوری رکعت کا پانیوالا ہو چکا تو قنوت کا پانیوالا بھی ہو گیا اب دوبارہ ادا کرنے قنوت کی ضرورت نہیں (در مختار)

Marfat.com

سوال: اگر حنفی نے وتر شافعی کے پیچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: اس کو بھی قومہ میں ہی بوجہ متابعت امام قنوت پڑھنی چاہیئے۔ بشرطیکہ امام نے وتر کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھی ہوں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: اس وقت حنفی مقتدی کو قنوت نہیں پڑھنا چاہیئے ہاتھوں کو چھوڑے خاموش کھڑا رہے۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال: وتر میں کون سی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کو دوسری رکعت وتر میں یقین ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہے اور اس نے قنوت پڑھ لی، اور پھر معلوم ہوا کہ وہ رکعت دوسری تھی۔ تو اب پھر تیسری رکعت میں دوبارہ قنوت پڑھے یا نہیں؟

جواب: بے شک دوبارہ قنوت پڑھے۔ (درمختار)

سوال: اگر کسی کو ہر ایک رکعت میں وتر کی شک ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے وہ کیا کرے؟

جواب: سب رکعتوں میں دعا قنوت پڑھے اور ہر ایک رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے۔ (عالمگیری)

سوال: مؤکدہ سنتیں کون سی ہیں؟

جواب: فجر کی دو سنّت، ظہر اور جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنّت اور پھر بعد فرض ظہر کے دو سنّت اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت، مغرب کے فرض کے بعد دو سنّت اور عشاء کے فرض کے بعد دو سنّت اور بیس رکعت تراویح کی رمضان میں یہ سب سات سنّت مؤکدہ ہیں، اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: ان سنتوں میں سب سے زیادہ مؤکدہ کونسی سنّت ہے پھر اس کے بعد کونسی ہے بالترتیب بیان کیجیئے؟

جواب: فجر کی سنّت سب سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ چنانچہ بعض فقہاء کے نزدیک وجوب کے مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد مغرب کی سنّت کا مرتبہ ہے پھر ظہر اور جمعہ کی سنّت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں، پھر عشاء کی وہ سنّت جو فرض کے بعد کی ہے۔ اس کے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے کہ جو فرضوں سے

Marfat.com

پہلے ہیں۔ (عالمگیری رتنویر الابصار)

سوال: ان سنتوں میں کوئی سنت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی سورت مخصوصہ کا پڑھنا سنت ہے؟

جواب: ہاں ہے اور وہ فجر کی سنّت ہے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا سنّت ہے۔ (عالمگیری)

سوال: چار رکعت والی سنتوں کو اگر دو سلاموں سے پڑھے تو بھی سنتیں شمار ہوں گی یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں ان سنتوں کو ایک سلام ہی کے ساتھ پڑھے جب ہی سنّت شمار ہوں گی۔ (عالمگیری)

سوال: غیر مؤکدہ سنتیں جن کو نفل کہتے ہیں۔ وہ کون سی ہیں؟

جواب: عصر سے پہلے چار رکعت عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت دو رکعت سنت مؤکدہ عشاء کے بعد چار رکعت۔ ایک سلام سے مغرب کے فرض کے بعد چھ رکعتیں جمعہ کی پچھلی مؤکدہ چار سنتوں کے بعد دو رکعت یہ سب مستحب ہیں۔ (عالمگیری، در مختار)

سوال: عصر کی پہلی اور عشاء کی پچھلی نفلوں کو اگر بجائے چار رکعت کے دو پڑھ لے تو کیسا؟

جواب: درست ہے مگر افضل چار ہی ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر ان کو پڑھ کر کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے کہ جو خلاف نماز ہے جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کام بلا ضرورت کرتا تو کیا ان سنتوں میں کچھ نقصان آجاتا ہے؟

جواب: ہاں نقصان آجاتا ہے بعض فقہا کے نزدیک سنت ہی باطل ہو جاتی ہے اور بعض کے نزدیک ثواب جاتا رہتا ہے۔ اُس کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ (عالمگیری رتنویر الابصار)

سوال: کیا ان نفلوں کے سوا کہ جن کا ذکر اُوپر آیا ہے۔ اور بھی نوافل ہیں؟

جواب: ہاں علاوہ ان کے اور بہت سے نوافل ہیں؟

سوال: ان کو بھی بتلا دیجئے کہ وہ کون کون سے نوافل ہیں؟

جواب: وتر کے بعد کے نفل تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، اشراق، چاشت، تہجد، سفر کے جاتے وقت سفر سے واپسی کے وقت صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ، نمازِ حاجت، نمازِ حفظ الایمان، نمازِ آسانی ضغطۂ قبر، نمازِ آسانی سوالِ منکر ونکیر، نمازِ ہر ہفتہ کی وغیرہ وغیرہ۔

سوال: اس نفل کی کے رکعت ہیں جو وتر کے بعد پڑھی جاتی ہیں؟

Marfat.com

جواب :۔ دو رکعت ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو رات کا اُٹھنا گراں ہو۔ اس سے کہو کہ دو رکعت نفل بعد وتر کے پڑھے۔ اگر رات کو اُٹھ کہ تہجد کا پڑھنا میسّر آیا فبہا، ورنہ دو رکعت اس کو تہجد سے کافی ہوں گی۔ (مشکوٰۃ)

سوال :۔ اس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب :۔ ہاں مستحب ہے، پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۃ کا پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

سوال :۔ تحیۃ الوضو کی کے رکعت ہیں؟ جواب :۔ دو رکعت ہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ تحیۃ الوضو کی رکعتوں میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب :۔ ہاں ہے اوّل رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح بعد غسل کے بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی)

سوال :۔ تحیۃ الوضو کے پڑھنے کا کب تک ثواب ہے؟

جواب :۔ جب تک اعضا وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں۔ (در مختار)

سوال :۔ تحیۃ المسجد کی کے رکعت ہیں؟ جواب :۔ اس کی بھی دو ہی رکعت ہیں (عالمگیری)

سوال :۔ تحیۃ المسجد کی رکعتوں میں بھی کوئی سورت خاص کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب :۔ اس کے لیے کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو چاہے وہ پڑھے۔

سوال :۔ ان رکعتوں کو مسجد جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے پڑھے یا بعد میں بھی پڑھ لے؟

جواب :۔ افضل تو یہی ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لے۔ اور اگر بھول وغیرہ سے بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے۔ تو درست ہے۔[1] (در مختار، شامی)

سوال :۔ اشراق کی کے رکعت ہیں؟

جواب :۔ اشراق کی دو رکعت بھی ہیں۔ اور چار رکعت بھی۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال :۔ کیا اشراق کی رکعتوں میں بھی خاص سورتوں کا پڑھنا افضلیت رکھتا ہے؟

جواب :۔ ہاں رکھتا ہے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین بار سورۂ اخلاص سات بار اور دوسری

---

[1] اگر کوئی تحیۃ المسجد نہ پڑھ سکے تو چار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لے۔ (شامی)

Marfat.com

رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والسماء والطارق اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ھو اللہ تین بار اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما کر فرماتا ہے کہ اے بندے اب تو از سر نو عمل کر۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: اشراق کی نماز کا ثواب بھی تبلا دیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ادا کرے نمازِ فجر جماعت سے اور پھر بیٹھا رہے اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ طلوعِ آفتاب تک پھر پڑھے دو رکعت تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ برابر کفِ دریا کے ہوں اور اگر چار پڑھے تو شام تک کفایت کرتا ہے اللہ پاک اس کو تمام آفتوں اور شروں اور تقصیروں سے۔

(شرح سفر السعادت، غنیۃ الطالبین)

سوال: چاشت کی کے رکعت ہیں؟

جواب: چاشت کی چار رکعت بھی ہیں۔ اور بارہ رکعت بھی۔ (تنویر الابصار)

سوال: چاشت کی نماز کا ثواب بھی تبلا دیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بارہ رکعتیں ضحٰے یعنی چاشت کی پڑھے گا۔ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا۔ اور رفعِ افلاس کے لیے بھی یہ نماز مجربات سے ہے۔ (مشکوٰۃ شرح سفر السعادت)

سوال: تہجّد کی کے رکعت ہیں؟

جواب: کمتر رکعت تہجّد کی دو ہیں اور اوسط چار اور آٹھ اور زیادہ بارہ رکعت ہیں (عالمگیری، مالابدمنہ)

سوال: تہجد میں کون کون سی سورتیں پڑھنا بہتر ہیں؟

جواب: سورۂ بقر، سورۂ آلِ عمران، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ جمعہ، سورۂ یٰسین، سورۂ اخلاص سورۂ مزمّل کا پڑھنا بہتر ہے، سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ جو مشائخ عظام سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ اوّل رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک (قل ھو اللہ) کم کرتا جائے آخیر میں ایک قل ھو اللہ پڑھ کر نماز ختم کردے۔ (تفسیر عزیزی)

ل: سفر میں جاتے وقت کے رکعت پڑھے؟

جواب: دو رکعت پڑھے پھر سفر کرے۔ (درمختار)

Marfat.com

سوال :- اس کا کیا ثواب ہے ؟

جواب :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے اپنے گھر والوں میں دو رکعتوں سے بہتر نائب نہیں چھوڑا۔ جو وہ سفر کے ارادے کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے۔ (شامی)

سوال :- سفر سے واپسی کے وقت کیا پڑھے ؟

جواب :- دو رکعت پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سفر سے دن ہی چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے نہ رات میں اور تشریف لاتے ہی مسجد میں قدم رنجہ فرما کر دو رکعتیں پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ (شامی)

سوال :- صلوٰۃ التسبیح کی کے رکعت ہیں ؟

جواب :- چار رکعت ہیں۔ ایک سلام کے ساتھ۔ (شامی)

سوال :- یہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے ؟

جواب :- اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ اول رکعت میں ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورۃ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھیں پھر رکوع کرے اور رکوع میں بھی دس بار اسی کو پڑھے پھر قومہ میں دس بار سجدہ میں دس بار پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اسی طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال :- کیا اس نماز میں بھی سورتیں معین ہیں ؟

جواب :- ہاں ہیں۔ پہلی رکعت میں الھاکم التکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں قل یا ایھا الکافرون چوتھی میں قل ہو اللہ اور ایک روایت کے موافق پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض دوسری میں والعادیات تیسری میں اذا جاء نصر اللہ چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھے۔ (شامی۔ حاشیہ مالابد منہ)

سوال :- اس نماز کا کون سے وقت پڑھنا افضل ہے ؟

جواب :- ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ اور یوں چاہے پڑھے خواہ رات کو خواہ دن کو سوائے اوقات مکروہہ کے۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال :- اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو میں بھی تسبیح پڑھے یا نہیں ؟

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور پڑھے کہ تو بہت ثواب ملے گا۔ (غایۃ الاوطار)

جواب: سجدۂ سہو میں نہ پڑھے اس لیے کہ تین سو سے زیادہ تسبیح کا پڑھنا اس نماز میں نہیں (شامی)

سوال: اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا ہو تو اب کیا کرے؟

جواب: دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لے۔ مثلاً رکوع میں بھول گیا۔ تو قومہ میں نہ پڑھے بلکہ سجدہ میں جا کر بیس مرتبہ پڑھ لے۔ اسی طرح اگر قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ لے۔ اول سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے۔ (شامی)

سوال: رکوع اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے یا اس تسبیح کو پڑھے؟

جواب: پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم رکوع میں پڑھے پھر تسبیح پڑھے اسی طرح سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھ کر اس کو پڑھنا چاہیے۔ (شامی)

سوال: کیا اس نماز میں التحیات سے پیچھے سلام کے پہلے کچھ اور بھی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ہاں پڑھی جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توفیق ہدایت والوں کی اور عمل یقین والوں کا۔ اور اخلاص توبہ والوں کا۔ اور حوصلہ

وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَ

صبر والوں کا اور کوشش خوف والوں کی طلب رغبت والوں کی عبادت پرہیزگاروں کی، اور

عِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ

معرفت علم والوں کی تاکہ تجھ سے میں ڈروں۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ ایسا خوف جو مجھ کو نافرمانیوں

عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ

سے روک دے تاکہ میں عمل کروں تیری اطاعت کے بموجب وہ کام جس سے میں مستحق ہوں تیری

رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ

خوشنودی کا اور تاکہ میں خلوص کروں تجھ سے توبہ میں تجھ سے ڈر کر اور تاکہ میں خالص تیرے لیے خیر خواہی کروں!

حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ

تیری محبت کی وجہ سے اور تاکہ میں تجھ پر بھروسہ کروں کاموں میں تیرے ساتھ نیک گمانی کے سبب سے

سُبْحَانَكَ خَالِقَ النُّوْرِ ۝

پاک ہے تو پیدا کرنے والا نور کا ہے۔

Marfat.com

سوال :۔ اس نماز کا ثواب بھی تبلا دیجئے ؟

جواب :۔ اس نماز کے سبب سے نمازی کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے دانستہ اور نادانستہ چھوٹے بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب بخشد یئے جاتے ہیں ۔ اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کو سکھلایا تھا ۔ اور بعد بیان فرمانے فضائل مذکورہ کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کف سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا (غایۃ الاوطار ۔ کبیری)

سوال :۔ نماز استخارہ کی کے رکعت ہیں ؟

جواب :۔ دو رکعت ہیں ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ان رکعتوں کو کب پڑھے اور کس طرح پڑھے ؟

جواب :۔ جب کوئی مہم پیش آئے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو تو تازہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے ۔ اول رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے ۔ بعد ختم نماز کے یہ دعا استخارہ کی پڑھے ۔ اور اس کے اول اور آخر الحمد و درود شریف پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
اے اللہ تحقیق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں ۔ تیری قدرت کے ساتھ اور
فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ۔ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَ
تیرا بڑا فضل مانگتا ہوں ۔ بے شک تو قادر ہے ۔ اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے ۔ اور میں
لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
نہیں جانتا ہوں اور تو بہت جاننے والا ہے ۔ چھپی ہوئی باتوں کا ۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے ۔
الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ
اس کام کو اچھا میرے لیے دین اور میری دنیا میں اور میرے انجام کار
یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
میں تو اس کو مقدر کر میرے لیے اور اس کو میرے لیے آسان کر پھر اس میں
شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
میرے لیے برکت دے اور اگر تو جانتا ہے اس کام کو برا میرے لیے دین اور دنیا میری اور میرے انجام کار میں تو

عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۰

پھیر دے اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جہاں ہو پھر مجھ کو اس کے ساتھ راضی کر دے۔

ہر وقت کہنے لفظ ہٰذا الامر کے اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان سے بجائے ہٰذا الامر کے اپنے مدعا کو ظاہر کرے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سب کاموں میں استخارہ تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھایا کرتے تھے (شامی حصن حصین۔ مالابد منہ)

سوال:۔ نماز حاجت کی کے رکعت ہیں؟

جواب:۔ دو رکعت بھی ہیں۔ اور چار بھی۔ (در مختار)

سوال:۔ پھر ان رکعتوں کو کس وقت پڑھے۔ اور کس طرح پڑھے؟

جواب:۔ بعد عشاء کے اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی تین بار۔ اور باقی رکعتوں میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے۔ اور بعد نماز حمد و صلوٰۃ پڑھ کر اس کو دعا پڑھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ بردبار کرم کرنے والے کے۔ اللہ مالک عرش بزرگ کا۔ سب تعریفیں ہیں اللہ پروردگار

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ

عالم کو میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ باتیں جو موجب تیری رحمت کی اور وہ کام جن سے ضرور ہو تیری مغفرت

وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ

اور چاہتا ہوں غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ تو میرے لیے کوئی گناہ مگر بخشے تو اس کو اور نہ کوئی غم

وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

مگر دور کر کھولے تو اس کو اور نہ کوئی حاجت کہ وہ تجھ کو پسند ہے مگر بر لاوے تو اس کو اے سب مہربانوں سے مہربان زیادہ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدا تعالیٰ یا کسی بندے سے ہو تو چاہیئے کہ اس نماز کو

لہ بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر جو قلب میں آگرہ پڑے اسی میں بہتری ہے بعض مشائخ سے مسموع ہے کہ اس دعا کو پڑھ کر باوضو قبلہ رخ ہو کر سو جائے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ اس میں بہتری ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو اس کام میں بھلائی نہیں اجتناب کرے۔ (شامی)

Marfat.com

بترکیب مذکورہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔ (شامی)

سوال: نمازِ استخارہ اور نمازِ حاجت میں کیا فرق ہے؟

جواب: نمازِ استخارہ حاجتِ آیندہ کے لیے ہے اور یہ نمازِ حاجت موجودہ کیلئے (غایۃ الاوطار)

سوال: نمازِ حفظ الایمان کی کے رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔

سوال: یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف سات مرتبہ اور سورۂ فلق ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سات مرتبہ قل ہو اللہ اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے بعد ختم نماز کے سجدہ میں جا کر تین مرتبہ دعا پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ (فوائد الفواد)

سوال: یہ نماز کس کام کے لیے ہے؟

جواب: حفاظتِ ایمان کے لیے ہے، اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان دنیا سے سلامت جاتے کار۔

سوال: ضغطۂ قبر کی آسانی کیلئے کے رکعت ہیں؟ **جواب:** دو رکعت ہیں۔ (راحت القلوب)

سوال: یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھے؟

جواب: جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ جس سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہے اور پھر یہ نماز تعلیم فرمائی۔ (راحۃ القلوب)

سوال: منکر اور نکیر کے سوال سے بے خوف کرنے والی کون سی نماز ہے؟

جواب: وہ نماز یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے۔ (راحۃ القلوب)

سوال: ہر مہینے کی نفل نمازوں میں پہلی محرم شریف کی نفلیں معہ فضائل بیان کیجئے اس لیے کہ اسی مہینے سے سال شروع ہوتا ہے؟

جواب: اس ماہ محرم میں اوّل تو چاند رات کو ہی دو رکعت نفل حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند

۱: اے زندہ رہنے والے اے قائم رکھنے والے ثابت رکھ تو مجھ کو ایمان پر۔

رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔ ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔ ہر ایک رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ دس دس مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہو گا۔ اس تخت پر حور بیٹھی ہو گی۔ اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، پھر اوّل روز دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے۔ بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دُعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ

اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا یہ نیا برس ہے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس برس میں نگہبانی

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنَ

شیطان راندے گئے سے اور امان ظالم بادشاہ سے اور ہر شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں

الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ

سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے۔ اور مانگتا ہوں مشغول اس چیز کی

وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْٓ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

تو مجھ کو نزدیک کرے۔ تیری طرف اے نیک کار اے مہربان اے رحم کرنیوالے اے صاحب بزرگی اور انعام کے

اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر دو فرشتے مؤکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں۔ اس کے کاروبار میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں نا اُمید ہوا اس شخص سے تمام سال کو (راحۃ القلوب، جواہر غیبی)

سوال: عاشورہ کی رات نماز بھی بتلا دیجئے؟

جواب: اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں دو رکعت روشنی قبر کے لیے اسی رات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین بار قل ہو اللہ احد پڑھے جو کوئی اس

Marfat.com

نماز کو اس رات میں بترکیب مذکورہ ادا کرے گا. حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا. ایک نماز نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے. اس میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے. پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آیندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

سوال :- دسویں تاریخ ماہ محرم یعنی عاشورے کے دن کی نفلیں بھی تبلا دیجئے؟

جواب :- یہ دن بھی عبادت کا ہے. مگر مختصر سی نفلیں تبلائی جاتی ہیں جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں چھ سورتیں پڑھے یعنی والشمس، انا انزلنا. اذا زلزلت الارض. قل ہو اللہ. فلق، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قل یا ایہا الکٰفرون پڑھے. اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا. روا ہوگی. دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے. ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ہو اللہ پڑھے. اللہ تعالیٰ پچاس برس کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے ہزار محل نور کے جنت میں اُوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے. (غنیۃ الطالبین، راحۃ القلوب)

سوال :- اس عاشورے کے دن سوائے نفلوں کے اور بھی کچھ کیا جاتا ہے؟

جواب :- ہاں کیا جاتا ہے. ایک تو روزہ رکھا جاتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والے کا ثواب ملتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں، دسویں گیارہویں تین دن روزہ رکھے. ورنہ دو دن تو رکھے تاکہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے. دوسرے عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے. حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا. اللہ تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا. تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے. حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرادے، اس نے تمام اُمت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرادیا. اور ان کے پیٹ بھر دیئے. چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے. ہاتھ پھیرنے والے کے لیے جنت میں ہر بال یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے. اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔ (غنیۃ الطالبین اشعۃ اللمعات)

سوال :- وہ نماز کون سی ہے جو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جس کی نسبت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ

Marfat.com

عنہ نے فرمایا تھا کہ جب تک ہم اس کا عوض قیامت میں نہ دلوا لیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ تم سے ملانے کے قابل نہیں ہے؟

جواب: وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرت حسنین علیہما السلام کی ارواح مبارکہ حضور میں پیش کرے۔ بہتر یہ ہے کہ اوّل محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان سید کونین علیہما السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہدا علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک کہ ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوا لیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے۔ (جواہر غیبی)

سوال: دوسرا مہینہ سال میں صفر ہوتا ہے۔ اس مہینہ کا حال مع نفلوں کے بیان کیجئے؟

جواب: یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلا کا خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سناوے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لغزش ہوئی۔ تو اسی مہینہ سے ہوئی۔ حضرت خلیل علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے۔ تو اوّل تاریخ صفر کی تھی۔ مہتر ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت زکریا یحییٰ و جرجیس و یونس و حضرت محمد سید الانبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام سب مبتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اسی میں شہید ہوئے۔ اسی لیے شب اوّل ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ پندرہ بار سورۂ کافرون اور دوسری میں اسی قدر قل ہو اللہ تیسری میں اسی قدر سورۂ فلق، چوتھی میں اسی قدر سورۂ ناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہے۔ پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ (راحتہ القلوب)

سوال: اس ماہ کی آخری چہار شنبہ کی نماز بھی بتلا دیجئے؟

Marfat.com

جواب :- بعد صبح غسل کر کے وقت چاشت دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ کے ساتھ پڑھے بعد سلام کے ستر بار یہ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْءِہٖ وَنَجِّنِیْ

اے اللہ دور رکھ مجھ سے برائی اس دن کی اور بچا لے تو اس کی برائی سے اور نجات دے مجھ کو اس چیز سے کہ

عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نُحُوْسَاتِہٖ وَکُرُبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ

جو پہنچے اندر اس کے نحوست اور سختیوں سے اپنے فضل سے اے شروں کے دور کرنے والے اور اے

یَا مَالِکَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ

مالک قیامت کے اے سب مہربانوں سے مہربان صلوٰۃ اور برکت اور سلامتی نازل فرمائے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اور آپ کی آل پر جو بہترین خلائق ہیں۔ (راحتہ القلوب۔ جواہر غیبی)

اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں اس طرح کہ دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح والتین۔ اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص ان سب کو اسی مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

سوال :- تیسرا مہینہ سال کا ربیع الاول ہے۔ اس مہینہ کا حال مع نفلوں کے بیان کیجئے؟

جواب :- یہ مہینہ عرس شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پیدائش کا بھی ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک صلے اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجنا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین، رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ھو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور یہی بیس رکعت بترکیب مذکورۃ الصدر پڑھ کر روح پرفتوح حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے

Marfat.com

ہے۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

سوال:۔ کیا اس مہینہ ربیع الاوّل میں کوئی خاص درود شریف خاص عدد کے ساتھ بھی آیا ہے؟

جواب:۔ ہاں آیا ہے ایک تو یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اُس کو خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی، دوسرا درود شریف یہ ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے۔ تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاوّل کا نظر آوے۔ اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے۔ ایک ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بارہ دن تک پس دیکھے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں۔ مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے۔ اور باوضو سویا کرے۔ (فضائل الشہور)

سوال:۔ چوتھا مہینہ سال کا ربیع الآخر ہے اس میں کئے رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں معہ فضائل بیان کیجئے؟

جواب:۔ اس مہینہ کی پندرھویں۔ انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے لکھی جاتی ہیں۔ اس کے لیے ہزار نیکی اور محو ہوتی ہیں ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں۔ (جواہر غیبی)

سوال:۔ پانچواں مہینہ سال کا جمادی الاولیٰ ہے اس میں کئے رکعت نفل پڑھے معہ ان کے فضائل بیان کیجئے؟

جواب:۔ اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوّے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوّے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔ (جواہر غیبی)

سوال:۔ چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ کا ہے۔ اس کے نفل بھی معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب:۔ اس مہینہ کی اوّل تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں دوسری نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے

رسالہ فضائل الشہود میں ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی شب اوّل میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اس نماز کے لیے کوئی سورۃ خاص نہیں ہے۔

سوال:۔ ساتواں مہینہ سال کا رجب ہے اس کے فضائل اور نفلیں معہ ثواب کے بیان کیجئے؟

جواب:۔ یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پائے مہینہ رجب کا اور اس کی پندرہویں اور آخیر تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس مہینہ کی پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے ایک تو اوّل اور ایک وسط اور تین اخیر کی اس مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس ماہ میں تیس ۳۰ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے تو معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ اور اس کے لیے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل اٹھایا جائے گا۔ تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مؤمن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اس نماز کی کہ کس طرح پڑھوں اس نماز کو تو فرمایا سلمان پڑھ۔ اوّل شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار اور بعد ختم نماز کے ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور پھر جب پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس رکعتیں ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ ایک بار بعد ختم نماز کے ہاتھ اٹھا کر پڑھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ کافرون تین بار اور سورۃ اخلاص تین بار پھر ہاتھ اٹھا دے اور پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا

Marfat.com

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر مانگ تو اپنے رب سے حاجت اپنی قبول کی جاوے گی دعا تیری اور کریگا اللہ تعالیٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق ہر ایک خندق کی چوڑائی پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔ اور لکھے گا۔ اللہ تعالیٰ تیرے واسطے بدلے ہر رکعت کے ثواب ہزار ہزار رکعت کا۔ جب سُنی یہ حدیث سلمان نے تو روتے ہوئے خدا کے شکر کے لیے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیت الکرسی ۷ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس بار پڑھے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ اور سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے ضرور قبول ہوگی (غنیۃ الطالبین رسالہ فضائل الشہور)

سوال: سُنا ہے لیلۃ الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے۔ اور لیلۃ الرغائب کو تبلایئے کہ کس کو کہتے ہیں۔ اور پھر یہ تبلایئے کہ اس مہینہ میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: لیلۃ الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے بعد فراغ ستر بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ پھر سجدہ میں جاکر ستر بار پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ اور پھر سر اٹھائے اور کہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ اور پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ اسی مہینہ میں روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔ ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مہینہ رجب میں ایک دن ہے۔ اور ایک رات جو کوئی روزہ رکھے۔ اس میں اور عبادت کرے پس ہووے واسطے اس کے ثواب مانند اس کے کہ روزے رکھے۔ اس نے سو برس تک پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے اگر اس مہینہ کے روزے اور نمازوں کے فضائل پورے پورے لکھے جاویں تو ایک رسالہ مستقل ہووے۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کیا گیا۔ ان نفلوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ (کبیری۔ غنیۃ الطالبین)

سوال: آٹھواں مہینہ سال کا شعبان کا ہے اس کے بھی فضائل مع نوافل اور اسکے ثواب کے بیان فرمایئے؟

جواب :- شعبان کے مہینہ کی بھی حدیثوں میں بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینہ سے روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں، اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں پر اور رمضان کی بزرگی مانند خدا کے ہے ساری مخلوق پر۔ اسی لیے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینہ کو آباد رکھیں۔ دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں۔ وہ یہ ہیں شعبان کی اوّل رات میں بارہ رکعت ادا کریں، ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے اس مہینہ میں پندرہویں شب کی بہت ہی بزرگی ہے کہ اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی ہے، رحمت الٰہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے اور بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں اور اس رات میں نیکوں کو اور بدوں کو اللہ تعالیٰ بخشتا ہے مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر (۲) منجم (۳) کینہ ور (۴) ماں باپ کا تکلیف دینے والا (۵) شراب خور (۶) زانی (۷) ستار باجہ رکھنے والا (۸) قطع رحم کرنے والا (۹) ظلم سے مال لینے والا۔ جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور پندرھویں دن روزہ رکھے معاف کریگا اللہ تعالےٰ گناہ اس کے پچاس برس کے۔ اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا اور آٹھ آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہدیہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جنت میں جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

سوال :- نواں مہینہ سال کا رمضان المبارک ہے۔ اس مہینہ کے فضائل مع نمازوں اور اس کے ثوابات بیان کیجئے؟

Marfat.com

جواب :۔ رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل اور اعلےٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں اُمّتِ مرحومہ پر روزے فرض ہوئے۔ اس مہینہ کا نام توریت میں (حط) اور انجیل میں (طاب) اور قرآن شریف میں رمضان، حط اس لیے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لیے کہا کہ روزہ دار اس مہینہ میں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور قربت بھی فرمایا اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینہ میں اللہ پاک کے ساتھ نہایت قربت ہوتی ہے اور رمضان ماخوذ رمض سے ہے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو۔ پس اس مہینہ میں اوّل دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے۔ اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری دہائی میں دوزخ سے آزادی اور مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اوّل فراخی رزق، دوسرے زیادتی زرومال تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے۔ وہ سب عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ پانچویں کل فرشتے زمین آسمان کے روزہ دار کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ چھٹے شیاطین بند کیے جاتے ہیں، ساتویں دروازے رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں، آٹھویں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے بند کیے جاتے ہیں، نویں ہر رات میں سات لاکھ گناہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ یعنی ۴۹ لاکھ دسویں ہر جمعہ کی رات اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں۔ گیارہویں آخر رات رمضان میں تمام گناہ روزے داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ بارہویں ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تیرہویں روزہ داروں کو خوشنودی اللہ پاک کی حاصل ہوتی ہے۔ اس مہینہ کا فرض دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ اور نفل دوسرے مہینہ کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے۔ اس مہینہ کے آخر دہایہ میں شبِ قدر بھی ہوتی ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ رات بھی سب راتوں میں افضل ہے۔ اترتے ہیں زمین پر جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہٰی کے رہنے والے ہوتے۔ ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں۔ اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر کعبہ شریف کے نزدیک روضہ شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک۔ مسجد بیت المقدس کے نزدیک۔ طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر جبرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی نہیں ہوتی ہے۔ جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت

Marfat.com

ہو۔ مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں۔ لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں رحمت سے مانع چار چیزیں کتا ہو یا ٹمور یا شراب یا جنبی ہو۔ حرام شئے یا تصویر ہو، اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں اور امت مرحومہ کے لیے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور با امید ثواب تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام لیل میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ اور جس قدر چاہے نفل پڑھے خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے۔ شب قدر میں جو جاگتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں، اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی ایک تو وہ جو ہمیشہ شراب پیوے، دوسرا وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو اپنے رحم کو قطع کرے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح و دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں۔ خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنزَلنٰہُ ایک بار قل ہو اللہ ستائیس مرتبہ پس باہر آیا۔ یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہزار محل جنت میں اور ایک روایت یہ ہے کہ جو شخص پڑھے دو رکعت ستائیسویں شب کے نوافل شبقدر کو پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار اور اخلاص تین بار اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا۔ ثواب شبقدر کا اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ اور اس کو ثواب ادریس علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جاویگا اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار قل اللہ پچاس بار پڑھے اور بعدہ سجدہ میں جا کر ایک بار کہے سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ بعد اس کے جو دعا مانگے قبول ہو گی اور عطا کریگا اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمت اور کل گناہ اسکے بخشدیئے جائیں گے اور شبقدر کی دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّی یَا غَفُورُ یَا غَفُورُ یَا غَفُورُ۔ اس مہینہ کی فضیلت تو بہت ہے مگر مختصر کیا اس ذکر کو بسبب طوالت کے۔ (غنیۃ الطالبین، فضائل الشہور)

لہ رمضان المبارک کے فضائل اور ہر قسم کے روزوں کے مفصل مسائل کے لیے رکن دین کتاب الصیام دیکھئے (ق)

Marfat.com

سوال: اس مہینہ رمضان شریف میں اب تک نمازِ تراویح کا بیان نہیں آیا۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ تراویح میں جماعت کیسی ہے اور نفسِ تراویح کیسی ہے؟

جواب: تراویح میں جماعت سنّت کفایہ ہے اور خود تراویح سنّتِ مؤکدہ ہے (تنویر الابصار، درمختار)

سوال: تراویح سنت مؤکدہ مردوں کے حق میں ہے یا عورتوں کے حق میں بھی سنت مؤکدہ ہے؟

جواب: عورتوں کے حق میں بھی سنّت مؤکدہ ہے۔ (درمختار)

سوال: تراویح کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک۔ خواہ وتر سے پہلے ہو یا پیچھے اسی قول کو ہدایہ اور محیط وغیرہ میں بھی صحیح کہا ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کی تراویح رہ جائیں اور امام وتروں کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس قول کے موافق وتر امام کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے بعد میں وہ تراویح پڑھ لے۔ جو فوت ہو گئی ہو۔ ہاں دوسرے قول کے موافق نہیں پڑھ سکتا۔ جس میں وقت تراویح کا مابین عشاء اور وتر کے ہے۔ (درمختار)

سوال: تراویح اگر وقت سے قضا ہو جائیں تو پھر کس وقت پڑھے؟

جواب: اس میں بھی دو قول ہیں۔ ایک قول کے موافق تو پھر ان کی قضا نہیں۔ اس لیے کہ سنّت مؤکدہ ہونے کا حکم بعد نکل جانے وقت کے ان پر نہیں رہا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دوسری تراویح تک تنہا قضا پڑھ لے۔ (تنویر، شامی)

سوال: ایک شخص بغیر فرض پڑھے ہوئے جماعت تراویح میں شریک ہو گیا۔ آیا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تراویح درست نہیں۔ کیونکہ نمازِ تراویح تابع نمازِ عشاء کے ہے۔ پہلے اس کو عشاء کی نماز ادا کرنی چاہیئے تھی۔ (عالمگیری)

سوال: عشاء کے فرض کی جماعت نہ ہوئی تو تراویح کی جماعت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہو سکتی اس لیے کہ تراویح کی جماعت فرض کی جماعت کے تابع ہے (تنویر الابصار، درمختار)

سوال: ایک شخص فرض کی جماعت میں شریک نہ ہو سکا اور اس نے فرض تنہا پڑھے۔ اب یہ شخص تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شخص نے فرض عشاء کے جماعت سے ادا کئے اور تراویح جماعت سے نہیں پڑھی آیا۔ یہ شخص وتر بھی جماعت سے پڑھ لے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں پڑھ لے۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ ایک شخص نے فرض نماز تنہا پڑھی۔ یہ شخص بھی وتر جماعت سے پڑھے یا نہیں؟

جواب :۔ یہ شخص وتر جماعت سے پڑھ لے۔ (صغیری)

سوال :۔ ایک گروہ نے فرض عشاء کے تو جماعت سے ادا کیے مگر تراویح جماعت سے ادا نہیں کی۔ آیا یہ گروہ جماعت وتر کی بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اس صورت میں جماعتِ وتر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے۔ (شامی)

سوال :۔ تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرنا کیسا ہے مثل لیلۃ الرغائب اور صلوٰۃ قدر وغیرہ کے؟

جواب :۔ بجز تراویح کے ان سب میں جماعت مکروہ ہے۔ (در مختار)

سوال :۔ آپ نے تو پہلے باب الامامت میں دو تین آدمیوں سے بشرطیکہ بے بلائے ہوئے جمع ہوں، نفلوں کی جماعت جائز بتلاتی ہے۔ اگر ان نفلوں میں بھی دو تین آدمیوں سے جماعت ہو جائے تو کیسا؟

جواب :۔ اگرچہ دو تین آدمیوں کی اقتدا بے بلائے نفل میں درست ہے مگر جماعت کا ثواب نہیں ملتا ہے اور جب کہ جماعت کا ثواب ہی نہیں ملا تو پھر دو تین آدمیوں کے ساتھ بھی نفلوں کا پڑھنا بے سود ہے۔ (شامی)

سوال :۔ اکثر نمازی تراویح میں سستی کی وجہ سے امام کا انتظار رکوع میں جانے کا کرتے ہیں۔ اور رکوع کے جانے تک اتنی دیر بیٹھے رہتے ہیں۔ یا اونگھا کرتے ہیں۔ یہ فعل کیسا ہے؟

جواب :۔ مکروہ ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال :۔ تراویح کا بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر کیسا ہے؟ جواب :۔ مکروہ ہے۔ (در مختار)

سوال :۔ تراویح کی رکعتیں کتنی ہیں؟

Marfat.com

جواب:- بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ پانچ ترویحوں کے ساتھ ہر ترویحہ میں چار رکعتیں دو سلاموں سے ہوتی ہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال:- ان پانچ ترویحوں کے اندر بیٹھنا کیسا ہے؟ **جواب:-** مستحب ہے۔ (درمختار)

سوال:- ترویحوں میں بیٹھ کر کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:- اس میں آدمی مختار ہے، خواہ تسبیح[ؔ] پڑھے، خواہ قرآن پڑھے خواہ نفلیں پڑھے۔ خواہ خاموش رہے۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال:- تراویح میں قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:- ایک بار پڑھنا تو سنت ہے اور دو مرتبہ کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور تین دفعہ کا پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

سوال:- اگر قوم ایک قرآن کے سننے سے بھی سستی کرے تو قرآن ختم کرنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب:- قوم کی سستی کی وجہ سے ایک قرآن کا ختم نہ چھوڑا جائے اس لیے کہ قرآن مجید میں کچھ اوپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور شمار تراویح کی رکعتوں کے چھ سو ہیں۔ اگر مہینہ تیس دن کا ہو تو اس حساب سے ہر رکعت میں دس آیتیں ہوئیں۔ دس آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا کچھ دشوار نہیں ہے (شامی)

سوال:- ہمارے زمانہ میں جو حفاظ بعوض قرآن سنانے کے اُجرت ٹھہرا لیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب:- قرآن شریف سنانے کے عوض میں اُجرت لینا ناجائز ہے۔ قرآن کو تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سنائیں۔ اگر اپنے آنے اور جانے کے عوض یا پابندی وقت کے بدلہ میں ٹھہرا لیا جاوے تو مضائقہ نہیں فقہائے متاخرین نے جواز اُجرت کے لیے یہ حیلہ لکھا ہے۔ (درمختار)

سوال:- ایک مسجد میں اگر تراویح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جائے تو کیسا؟

جواب:- مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

ؔ اگر تسبیح پڑھے تو یہ پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

سوال :۔ ایک امام دو جگہ پوری پوری تراویح پڑھاوے تو کیسا؟
جواب :۔ نادرست ہے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ تراویح کو اگر دو امام پڑھاویں تو کیسا؟
جواب :۔ افضل تو یہی ہے کہ ایک امام سب تراویح پڑھاوے۔ اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب ہے کہ ہر ایک امام پورا ترویحہ پڑھ کر جدا ہووے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ فرض اور وتر تو ایک امام پڑھاوے اور تراویح دوسرا آیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں؟
جواب :۔ جائز ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ فرض اور وتر کی امامت خود کیا کرتے تھے۔ اور تراویح ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے؟
سوال :۔ اگر تراویح کی دو رکعتیں قرأت کی غلطی یا کسی اور سبب سے فاسد ہو جائیں تو جو اس میں قرآن پڑھ لیا گیا ہے۔ کیا اس کو بھی پھر سے پڑھے؟
جواب :۔ ہاں اس قرأت کو پھر سے پڑھے تاکہ ختم قرآن صحیح نماز میں ادا ہو۔ (عالمگیری)
سوال :۔ جہاں کہیں ختم قرآن نہ ہو۔ وہاں تراویح کا پڑھنا بہتر کونسی سورتوں سے ہے؟
جواب :۔ الم ترکیف سے پڑھنا بہتر ہے کہ اس میں بھول رکعتوں کی بھی نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں بٹتا۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر امام بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھاوے اور مقتدی کھڑے ہوئے اقتدا کریں تو یہ اقتدا صحیح ہے یا نہیں؟
جواب :۔ صحیح ہے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ امام نے دوسری رکعت تراویح کے اندر قعدہ سہواً نہیں کیا۔ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟
جواب :۔ تیسری رکعت کے سجدہ تک اگر یاد آجائے لوٹ جائے اور قعدہ دوسری رکعت کا کرکے سلام پھیرے۔ اور اگر تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو اب ایک رکعت اور ملائے اس صورت میں قیاس چاہتا تھا کہ نماز فاسد ہو جائے مگر استحساناً فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہوں گے۔ اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کثیر الوقوع ہے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ یہ جواب تو اس سوال کا ہے جبکہ امام نے قعدہ نہ کیا ہو اور اگر قعدہ بقدر تشہد دوسری رکعت

Marfat.com

کا کر کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کر کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس نے چار رکعت تراویح کی ادا کرلی۔ تو اب یہ چاروں ہی رکعت شمار میں آئیں گی۔ (عالمگیری)

سوال: دسواں مہینہ سال کا شوال ہے اس کے بھی فضائل مع نفلوں کے ادا اسکے ثواب کے بیان کیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے۔ چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخشدیا تم کو اللہ تعالے نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر رکھو تم چھ روزے شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دیگا۔ ایسا مکان کسی کو مگر اسی شخص کو کہ جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب تمام امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جگہ پائی اس نے ساتھ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جنت میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے اس نے تمام سال کے روزے رکھے اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا بدر کے شہیدوں میں سے یہ تو اس ماہ کے روزوں کی فضیلت سننا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔ پس کھولے گا۔ اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا۔ وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں دیکھ لے گا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے پھر سلام کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارك وسلم۔ پس کھولے گا۔ اللہ تعالیٰ واسطے اس کے دروازے رحمت اور حکمت کے اس کے دل میں اور بنادے گا۔ اللہ تعالے اس کے لیے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا۔ اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں (رسالہ فضائل الشھور)

سوال: سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے اس کے اندر بھی عبادت کرنیکا ثواب بتلایئے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے ایک دن ذیقعدہ کے مہینہ میں لکھتا ہے

عہ پورے سال میں ہر قسم کے فرض اور نفل روزوں کی تحقیق اور تفصیل رکن دین کتاب الصیام میں دیکھیں (ف)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کے ہر ساعت میں ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنے غلام کا
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینہ کو کہ یہ اول مہینہ ہے۔ حرام سے ایک
حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے۔ ہزار برس کی عبادت سے
اور فرمایا کہ اس مہینہ میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن روزہ افضل ہے۔ ہزار برس کی عبادت سے نفلی نمازوں کے بارے
میں حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ جو کوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد
کے ۲۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کیلئے اللہ تعالےٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سرخ کے بناویگا
اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور اوپر ہر تخت کے ایک حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اس کی آفتاب
سے زیادہ روشن ہوگی، ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذیقعدہ کی دو رکعت نوافل پڑھے۔ ہر رکعت میں
بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا۔ ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج
کا اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینہ کی چار رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۱ بار قل ہو اللہ لکھتا ہے۔
اللہ تعالےٰ واسطے اس کے ثواب حج اور عمرے کا اور فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ کے دن اس مہینہ میں سو رکعت
پڑھے۔ ہر رکعت میں دس بار سورۂ اخلاص بعد الحمد کے پڑھے تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔

(ہکذا فی رسالہ فضائل الشہور)

سوال: سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کے فضائل مع نوافل وغیرہ کے بیان کیجئے؟

جواب: اس ماہ مبارک کی بہت فضیلت ہے خصوصاً اول عشرہ کے دس دنوں اور دس راتوں کی تو
بہت ہی کچھ فضیلت آئی ہے، حدیث شریف میں وارد ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ
دن دس دن ذوالحجہ کے ہیں، دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے۔ اور سب سے
زیادہ از روئے حرمت کے ذوالحجہ ہے، اس مہینہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
خالص دوستی پائی پھر اپنا مال مہمانوں کے لیے اور اپنی جان آگ کے لیے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیے اور
اپنا دل رحمٰن کے لیے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے
بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینہ کا برابر ہے
ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینہ کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب
شبقدر کے پس بہت کرو اس مہینہ کے دس دنوں میں تحمید اور تسبیح و تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ وجوب

Marfat.com

ادائے حج کا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اوّل دن ماہ ذوالحجہ کے روزے رکھے گویا اُس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اُس کی دو ہزار برس اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لیے آزاد کیے اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ اور پانچویں دن کا روزہ کا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل دن ذی الحجہ کے روزے رکھے تو گویا اُس نے چھتیس ۳۶ ہزار قرآن مجید ختم کیے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مغنی یعنی گویا تھا کہ راگ کو دوست رکھتا تھا۔ وہ شخص جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو پس آپ نے اُس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے تجھ کو آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دن عبادت اور حج کے ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدی۔ بھیجنے اور سو گھوڑے کا جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے پھر جب یوم الترویہ ہو گا۔ تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں سوار کیے جائیں ثواب ہے۔

پس جب عرفہ کا دن ہو گا تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ اسی طرح ان دنوں نماز نوافل کا بھی ثواب بے شمار ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی اوّل رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثواب بیشمار اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین

تین بار تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلےٰ علیین میں اور لکھے گا۔ اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک ایک بار اور بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ حَتّٰی لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ پھر جو چاہے دعا کرے اس کیلئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جو دعا مانگے گا اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہزار برائی مٹا دے گا۔ اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کیے جا اور جو کوئی جمعہ کے دن ذوالحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور دس بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ ہمارا اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ایک بار یا تین تین بار پڑھے بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو اور اس کے لیے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائیگا دوسری روایت یوں ہے کہ شب عرفہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اوّل رکعت میں حمد شریف کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے گا بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ اور جو کوئی شب نحر یعنی دسویں رات کو جس کی صبح کو عید ہوتی ہے۔ بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا۔ اس نے ستر برس کی عبادت کا۔ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار اخلاص ایک بار فلق اور ایک بار ناس۔ بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام

گناہ اس کے اور دسویں تاریخ کو بعد نماز عید الاضحیٰ کے گھر پر آ کر چار رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اس میں اوّل رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے سبّح اسم ۔ ایک بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے والشمس ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے واللیل ایک بار اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف کے والضحیٰ ایک بار پڑھے پس پایا اُس نے ثواب تمام کتابوں آسمانی کے پڑھنے کا اور جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ پاک کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلے میں ہر بال قربانی کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی فقیر ہووے اور توفیق قربانی کی اس کو نہیں ہے تو کیا کرے ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے ، اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ کوثر تین بار پڑھے ۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا اور دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا ، اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الاضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے کپڑے فقیر کو صدقہ دیدے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلے نوری بہشت کے اسکو پہنائیگا ۔ اور لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہو گا ۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیتِ تعظیمِ ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں ۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے (غنیۃ الطالبین) دراحتہ القلوب رسالہ فضائل الشہور مختصر کیا ہم نے بسبب طوالت کے فضائل اس مبارک مہینہ کے حریص طاعت کو یہ بھی بہت ہیں ۔

سوال : ہفتہ کی نمازوں میں سب سے پہلے شنبہ کی رات کے نفل بیان کیجئے ؟

جواب : جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعتیں پڑھے اور پڑھے ان میں جو چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخشدے ۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال : شنبہ کے دن کی نفل بھی علاوہ سنتیں مؤکدہ موقتہ کے بیان فرمایئے ؟

جواب : شنبہ کے دن کی چار رکعت نفل ہیں اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقاتِ مکروہہ کے

جب چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار پڑھے بعد فارغ ہونے کے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے اس کے لیے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے اور عطا کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا۔ یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال ۸: یک شنبہ یعنی اتوار کی رات کے نفل بھی معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب ۸: فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ یعنی اتوار کی رات کو بیس رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد شریف اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو مرتبہ اپنے اور اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَۃُ اللّٰہِ وَفِطْرَتُہٗ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَمُحَمَّدًا حَبِیْبُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ تو اس کے لیے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے اور اس کو قیامت کے دن اللہ تعالے امن والوں میں اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال ۹: یکشنبہ یعنی اتوار کے دن کے نفل معہ فضائل بیان کیجئے؟

جواب ۹: اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تمام رکوع ایک بار پڑھے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں بعدد نصرانی اور نصرانیہ کے لکھتا ہے اور اس کو ثواب نبی کا عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالے اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دے گا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ حٰم سجدہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے تَبَارَکَ الَّذِیْ پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہووے۔ اور بعد الحمد کے دونوں رکعتوں میں سورۂ جمعہ

Marfat.com

پڑھے اور بعد سلام کے حاجت اپنی طلب کرے اللہ تعالیٰ اس دُعا کو قبول فرماکر حاجت روا کرے گا اور دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ دوشنبہ یعنی پیر کی رات کے نفل بھی بیان کیجئے؟

جواب:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پیر کی رات کو چار رکعت، پڑھے اوّل رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ ھُوَ اللہُ دس بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف شریف کے قُلْ ھُوَ اللہُ بیس بار اور تیسری بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورۂ اخلاص اور استغفار اور درود شریف پچھتر پچھتر مرتبہ پڑھے، پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے دوسری روایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے پیر کی رات کو دو رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ ھُوَ اللہُ پندرہ مرتبہ اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار تو کردے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو اہل جنت سے اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے، اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں، اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلے جو کہ نماز میں پڑھی ہے۔ اس کے لیے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہے۔ اور اگر آئندہ پیر تک مر جائے تو شہید مرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ دوشنبہ یعنی پیر کے دن نفل معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب:۔ جو کوئی پیر کے دن کسی وقت بارہ رکعت پڑھے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور بعد فارغ ہونے کے سورۂ اخلاص بارہ بار اور اَسْتَغْفِرُ اللہَ بارہ مرتبہ تو ندا کی جائے گی دن قیامت کے اس کو کہ کہاں ہے فلاں ابن فلاں کہ کھڑا ہووے اور لیوے ثواب اللہ تعالیٰ سے پس آئیگا وہ نزدیک خدا تعالیٰ کے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار حُلّے جنت کے اور تاج جنتی کہ پہنے گا وہ اس کو اور ہوں گے اس کیلئے ایک لاکھ فرشتے۔ جو جنت میں اس کا استقبال کریں گے اور ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ بے بہا ہوگا۔ اور وہ اس کے ساتھ ساتھ چلیں گے جنت میں یہاں تک کہ ہزار نورانی محلوں پر سے گذرے۔ ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے آفتاب کے بھی اور آئی ہے اس میں بعد الحمد کے کہ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار قُلْ ھُوَ اللہُ ایک بار معوذتین ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام

Marfat.com

کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اور درود شریف دس دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ منگل کی رات کے نفل بھی تبلا دیجئے؟

جواب:۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اذا جاء نصر اللہ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا بڑا مکان بنادے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ منگل کے دن کے نفل معہ فضائل بھی بیان کیجئے؟

جواب:۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کے دن بعد ارتفاع آفتاب دس رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔ اور اگر مرا ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اس کے بخش دیئے گئے (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ بدھ کی رات کی نماز بھی بیان فرمایئے؟

جواب:۔ جو کوئی بدھ کی رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ دس بار اور دوسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دس بار تو اترتے ہیں آسمان سے ستر ہزار فرشتے لکھتے ہیں واسطے اس کے ثواب قیامت تک (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ بدھ کے دن نوافل معہ فضائل بیان فرمایئے؟

جواب:۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہوتے آفتاب کے یعنی بعد نماز اشراق کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار، اور معوذتین تین بار ادا کرے تو ندا کرتا ہے اس کو فرشتہ نزدیک عرش کے کہ اے بندۂ خدا نئے سر سے شروع کر اپنے عمل کو پس تحقیق بخشدیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ پاک دور کرتا ہے اس سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دور کریگا قیامت کے دن اسکی تکلیفوں کو اور اُسدن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال:۔ پنجشنبہ کی رات کے نفل معہ فضائل بیان فرمایئے؟

Marfat.com

جواب :- اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشاء کے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی پانچ بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ بار پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخشدے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا۔ اگرچہ ہوں ماں باپ اس کے نا راض دنیا میں اور عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال :- پنجشنبہ کی رات کے نوافل معہ فضائل بیان کیجئے؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو مرتبہ اور بعد فراغ نماز کے درود شریف سو مرتبہ تو عطا کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب اور شعبان اور رمضان کے ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بعدد مومنین کے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال :- جمعہ کی رات کے نوافل معہ فضائل کے بیان فرمائیے؟

جواب :- فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی۔ جس کے دنوں میں روزہ رکھا۔ اور رات کو قیام کیا۔ دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور سو رہے۔ اوپر پہلوئے راست اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال :- جمعہ کے دن کے نفل معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب :- جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اوّل تو اس دن چاشت و اشراق کی ہی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو رکعت پر دو سو نیکی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہیں۔ اور دو سو برائیاں دور

Marfat.com

کی جاتی ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کو چار سو درجے جنت میں عطا ہوں گے۔ اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کیے جاویں گے اور تمام گناہ اسکے بخشدیئے جائیں گے اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکی لکھی جاویں گی۔ اور بارہ سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیتہ الکرسی ایک بار اور پچیس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے قُلْ ھُوَ اللہ ایک بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ بیس بار اور بعد سلام کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پچاس مرتبہ تو یہ شخص نہ مرے گا، جب تک کہ اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو بہشت میں نہ دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی ایک بار اِنَّا اَعْطَیْنَا پندرہ بار بعد نماز کے درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ یَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَمُحْیِی الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ خَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا رَاحِمَ الْعَطَایَا وَغَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ تو اللہ پاک اس کی نمازوں فائتہ کا جن کے عدد معلوم نہیں ہیں، کفارہ کرے گا۔

سوال: ہر دن میں کے رکعت تک ایک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب: ہر چار رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر چار رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو نفل مکروہ ہوں گے۔ (عالمگیری)

سوال: رات میں کے رکعت تک نفل ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب: آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر آٹھ رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا، تو مکروہ ہوں گی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :- دن اور رات میں چار رکعت نفل دو سلام سے پڑھنا افضل ہے یا ایک سے ؟

جواب :- ایک سلام سے چار رکعت کا پڑھنا افضل ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایک سلام سے چار رکعت پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہ ہوگی۔ اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لے تو نذر ادا ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک شخص نے نفل نماز صحیح طور سے شروع کی اور پھر اس کو توڑ ڈالا۔ کیا اس نفل کی قضا اس کے ذمہ ضروری ہے یا نہیں ؟

جواب :- بیشک ضروری ہے اس لیے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے نفل ہوتی ہے اور بعد شروع کے اس کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ (در مختار ، تنویر)

سوال :- ایک شخص نے اس خیال سے کہ میں ظہر کی نماز پڑھ چکا ہوں۔ امام کا اقتداء بہ نیت نفل کیا پھر یاد آیا کہ ظہر نہیں پڑھی ہے اب نفل کو توڑ کر فرض کی نیت سے دوبارہ اقتداء کیا۔ کیا بعد فرض کے اس نفل کی بھی اس کے ذمہ قضا ہے یا نہیں ؟

جواب :- اس نفل کے توڑنے کی قضا نہیں۔ اسی طرح بغیر یاد آئے فرض کے نفل کو توڑ کر دوسرے نفل کی اقتداء کرے تب بھی قضا لازم نہ آئے گی۔ اس لیے کہ اس کی نیت ادائے نماز کی امام کے ساتھ ہے سو دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔ (شامی)

سوال :- اگر کسی نے بلا قید رکعت نفل کی نیت کی یعنی دو چار رکعت کی تخصیص نہیں کی تو اس پر کتنی رکعت پڑھنا لازم ہیں ؟

جواب :- اس شخص پر سوائے دو رکعت کے اور زیادہ کا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں کی اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بھی نہیں بیٹھا تیسری رکعت کو کھڑا ہوگیا۔ پھر اس کو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا ہے۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب :- یہ شخص قعدہ کی طرف بالا جماع لوٹ لے اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا۔ تو نماز نفل فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت سے اس نے اوّل دوگانے کے درمیان میں نماز نفل توڑ ڈالی تو اب اس کو کے رکعت قضا کرنی چاہیئے ؟

Marfat.com

جواب :۔ دو رکعت نفل قضا کرنی چاہئیں۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال :۔ ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی۔ اور ایک دوگانہ پڑھ کر دوسرے دوگانہ میں نماز توڑ ڈالی۔ تو اب اس کو کے رکعت قضا کرنی چاہیئے ؟

جواب :۔ اس صورۃ میں اگر قعدۂ اولیٰ میں بقدر تشہد بیٹھ گیا ہے۔ تب تو دو رکعت کی قضا کرے اور اگر بقدر تشہد قعدۂ اولیٰ میں نہیں بیٹھا ہے تو چاروں رکعت بالاتفاق قضا کرے۔ اس میں قاعدہ کُلیہ یہ ہے کہ ہر دوگانہ نفل کا علیحدہ نماز ہے۔ مگر تین سبب عارض ہونے سے ہر دوگانہ جُدا نہیں رہتا ہے بلکہ ایک ہو جاتا ہے۔ اور وہ سبب تین یہ ہیں۔ اقتدا، نذر، قعدۂ اولیٰ کا چھوٹنا کہ ان کی وجہ سے بصورت فساد پھر چار ہی رکعت قضا ہوتی ہیں۔ (درمختار شامی)

سوال :۔ گھوڑے اونٹ اور بہلی وغیرہ کی سواری پر نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب :۔ نفل نماز تو عذر اور بلا عذر سب طرح جائز ہے۔ مگر فرض اور واجب نماز بلا عذر جائز نہیں۔ (تنویر شامی)

سوال :۔ وہ کیا کیا عذر ہیں جن سے فرض واجب نمازیں بھی ان سواریوں پر جائز ہو جاتی ہیں ؟

جواب :۔ جان کا خوف خواہ موذی جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے مال کا خوف۔ عورت کو مرد فاسق کا خوف، مسافر کو قافلہ چلے جانے کا خوف، یا سواری ایسی ہو کہ جس پر بدون امداد وغیرہ کے سوار نہ ہو سکے۔ یا زمین پر کیچڑ وغیرہ۔ (درمختار)

سوال :۔ ایسی سواریوں پر نماز کس طرح ادا کرے ؟

جواب :۔ اشارہ سے پڑھے۔ اس لیے کہ اشارہ سے ہی پڑھنا مشروع ہے۔ لیکن سواری[۱] کے ٹھہرانے پر اگر قدرت ہے تو ٹھہرا لے اور اگر اس پر قدرت نہیں ہے تو قبلہ رُخ کرلے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو جس طرح ممکن ہو بوقت ضرورت نماز ادا کرلے۔ اگر بشرطیکہ امکان قدرت نماز ادا کرلے گا۔ تو نماز ادا کرلے گا تو نماز جائز نہیں۔ (درمختار شامی)

سوال :۔ ان سواریوں پر جو فرض اور واجب نماز ادا کی ہے۔ بعد قدرت پھر ان نمازوں کو پھیرے یا نہیں ؟

---

[۱] اگر بہلی کو ٹھہرا کر نماز فرض واجب ادا کرے تو جُوا بیلوں کے اوپر سے دُور کر دے تاکہ گاڑی تخت کے حکم میں ہو جائے۔ اس صورت میں اشارہ سے نماز نہ پڑھے رکوع وسجود بیٹھ کر ادا کرے گا جو گاڑی کا بیلوں پر ہی رہیگا تو اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ سواری پر اشارہ سے نماز مشروع ہے۔ (درمختار)

جواب :۔ نہیں پھیرے۔ (شامی)

سوال :۔ سواری پر نفل پڑھنا مسافر ہی کو جائز ہے یا مقیم کو بھی؟

جواب :۔ دونوں کو جائز ہے مگر مقیم شہر سے باہر جہاں سے مقیم پر قصر لازم آتا ہے پڑھ سکتا ہے شہر کے اندر نہیں پڑھ سکتا۔ (تنویر، در مختار)

سوال :۔ ریل میں نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ ٹھہری ہوئی ریل میں تو سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں۔ اس لیے کہ ٹھہری ریل کا حکم مثل تختہ کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض اور واجب میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ اگر وقت جاتا دیکھے۔ تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے۔ اور بعد میں اس کا اعادہ کرے۔

سوال :۔ چلتی کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ نوافل مطلقاً درست ہیں۔ اور فرض اس وقت جبکہ خشکی میں اُتر نہ سکتے ہوں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کرے مثلاً دوگانہ تحیۃ الوضو میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی بھی نیت کر لے تو کیا اس نمازی کو سب نفلوں کا ثواب ایک ہی دوگانہ میں مل جائے گا۔

جواب :۔ ہاں ایک ہی دوگانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے مل جائیگا۔ (در مختار)

سوال :۔ اس باب میں سورج گہن اور چاند گہن اور استسقاء کی نمازوں کا اب تک ذکر نہیں آیا۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ کسوف کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کی نماز کیسی ہے اور کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب :۔ کسوف سورج گہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بالاجماع سنت ہے۔ اور یہ نماز جماعت کے ساتھ بلا اذان اور اقامت اور خطبہ کے پڑھی جاتی ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال :۔ کسوف کی نماز کی کے رکعت ہیں؟

جواب :۔ کم از کم دو رکعت ہیں۔ ورنہ چار بھی ہیں اور زائد بھی۔ (در مختار)

سوال :۔ ان رکعتوں میں قرأت پکار کر پڑھے یا پوشیدہ؟

جواب :۔ صحیح یہ ہے کہ پوشیدہ پڑھے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال :۔ اگر گہن ان اوقات میں شروع ہو کہ جن میں نماز ممنوع ہے تو بھی اس نماز کو ادا کرے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب :- ان اوقات ممنوعہ میں نہ پڑھے۔ صرف دعا اور استغفار پڑھتا رہے اور گہن کی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے۔ تو دعا وغیرہ ترک کر کے نماز مغرب میں مصروف ہو جائے۔ (عالمگیری)

سوال :- اگر گہن اور جنازہ دونوں جمع ہو جائیں۔ تو پہلے کونسی نماز ادا کرے؟

جواب :- پہلے جنازہ کی نماز ادا کرے۔ (عالمگیری)

سوال :- اگر جماعت سے گہن کی نماز کو ادا نہ کر سکے تو تنہا بھی اپنے گھر میں پڑھ لے یا نہیں؟

جواب :- ہاں پڑھ۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف دعا مانگنا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

سوال :- نماز کے بعد بھی اگر گہن رہے تو کیا کرے؟

جواب :- اول تو اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ ادا کرے اور اگر نماز طوالت ارکان کے ساتھ ادا نہ کر سکے تو پھر دعا کو طول دے غرض اسوقت کو یاد الٰہی میں صرف کرے جب تک آفتاب صاف نہ ہو (در مختار)

سوال :- خسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی کے رکعت ہیں اور اس کو کس طرح پڑھے؟

جواب :- خسوف چاند گہن کو کہتے ہیں۔ اور اس کی دو رکعت ہیں۔ اور اس نماز کو بلا جماعت پڑھے بہ سبب حرج کے۔ (کبیری۔ عالمگیری)

سوال :- اگر کوئی گہن کے وقت نہ پڑھ سکے تو بعد گہن کے بھی کسوف و خسوف کی رکعتوں کو ادا کرے یا نہیں۔

جواب :- ہرگز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :- استسقاء خشک کو کہتے ہیں۔ اور اس کی نماز کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :- استسقاء خشک سالی کے وقت خدا تعالیٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ اس کی نماز سنت نہیں ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ ہی یہ نماز سنت ہے۔ (شرح وقایہ، کبیری)

سوال :- صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس نماز کی کے رکعت ہیں؟

جواب :- دو رکعت ہیں۔ بلا اذان اور اقامت کے۔ (در مختار۔ عالمگیری)

سوال :- ان دو رکعتوں کو پکار کر پڑھے یا پوشیدہ اور ان میں کون سی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب :- پکار کر پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ قاف اور دوسری میں سورۂ قمر یا پہلی میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ (عالمگیری۔ عینی)

Marfat.com

سوال :- خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں اور کس طرح پڑھے؟

جواب :- بعد نماز کے پڑھے اور اس وقت تلوار یا عصا پر سہارا دے۔ اور اسطرح خطبہ پڑھے زمین پر کھڑے ہو کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہیں کہ جو پالنے والا عالموں کا ہے مہربان اور رحم والا ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ

دنیا و آخرت میں مالک روز جزا کا نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے اللہ تو ہے

اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا

اللہ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں نازل کر ہمارے اوپر مینہ کو

الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ۔

اور کر اس چیز کو جو بھیجی ہے تو نے ہمارے اوپر سبب توانائی کا اور پہنچا زمانہ طول تک۔

اس کے بعد یہ دعائے ماثورہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا

اے اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا سیراب کرنے والا خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے والا فائدہ

غَيْرَ اٰجِلٍ رَآئِثٍ مُمْرِعِ النَّبَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

دینے والا جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا فراخ کرنے والا روئیدگی کا اے اللہ پانی دے اپنے

وَبَهَآئِمَكَ وَ انْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو اور اپنی رحمت نازل کر اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو۔

سوال :- جب کہ امام اور قوم نماز کے لیے باہر نکلیں تو اور کیا کیا باتیں کریں؟

جواب :- کافروں کو اس وقت ساتھ نہ لیں، مسلمان پا پیادہ جائیں اور میلے کچیلے پیوند دار کپڑے ہوں اپنے گناہوں سے نادم اور سرنگوں ہوں۔ گناہوں سے توبہ نصوح کریں، صدقہ بھی نکلنے سے پہلے دیں۔ ضعیفوں کو ضرور ہمراہ لیں مثل بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں اور لڑکوں کے مویشیوں کو بھی ہمراہ لیں اور ان کے ذریعہ سے دعا کریں۔ اس کی دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی زمین کی طرف ہو اور پشت آسمان کی طرف برخلاف اور دعاؤں کے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:- اس نماز کو اس ترکیب سے کتنے دن تک پڑھے؟

جواب:- تین دن تک پڑھے۔ اس سے زیادہ نہ پڑھے ۔ (در مختار)

سوال:- یہ نماز کس وقت پڑھنی چاہیئے؟

جواب:- جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے یا رہے مگر چار پایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لیے کافی نہ ہو۔ اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو۔ اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکریوں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی اس لیے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ (شامی۔ عالمگیری)

باب۸ چھوٹی ہوئی نمازوں کے پڑھنے کے بیان میں

سوال:- وہ کونسی نمازیں ہیں۔ جن کی قضا واجب ہے؟

جواب:- وہ نمازیں جو وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں۔ خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر۔ یا نیند سے۔ تھوڑی ہوں یا بہت۔ (عالمگیری)

سوال:- وہ کونسی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب نہیں؟

جواب:- وہ نمازیں مرتد اور مجنون[۱] کے ارتداد اور جنون کی حالت کی ہیں۔ اور اس بیمار اور بیہوش کی ہیں۔ جس پر بیماری[۲] یا بیہوشی[۳] ایک دن رات سے زیادہ گزرے اور حائضہ اور نفساء کے[۴] ایام حیض اور نفاس کی نمازیں۔ یہ نمازیں ہیں جن کی قضا نہیں۔ (عالمگیری)

سوال:- قضا نماز کس وقت ادا کرے؟

جواب:- تمام عمر اس کی ادائیگی کا وقت ہے جب چاہے پڑھے۔ سوائے اوقات مکروہہ کے مگر تاخیر بلا عذر درست نہیں۔ (درمختار)

سوال:- ایک لڑکا رات کو سوتے وقت نابالغ تھا۔ پھر وہ جب قبل فجر اٹھا۔ تو اس کو احتلام ہوا۔ اب لڑکے

---

[۱] جبکہ جنون نماز کے چھ وقت تک برابر رہا ہو (عالمگیری) [۲] بیماری وہ معتبر ہے جس میں اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے (عالمگیری)
[۳] اگر بیہوشی ایک رات، دن سے کم گزرے تو بعد افاقہ نمازوں کی قضا ہے [۴] اگر حیض اور نفاس والی عورت کی ایک نماز قبل حیض اور نفاس چھوٹی ہے اور پھر پاک ہونے پر اس نماز کو قضا نہیں کیا باوجود یاد ہونے اس نماز کے وقتی ادا کی جائز نہیں ۱۲ (عالمگیری)

پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اس لڑکے پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے۔ (در مختار)

سوال: ایک لڑکی رات کو سوتے وقت نابالغ تھی۔ پھر جب وہ قبل فجر اٹھی تو حیض معلوم ہوا اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس لڑکی پر عشاء کی نماز کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ لڑکے پر عشاء کی نماز قضا واجب ہے اور لڑکی پر نہیں حالانکہ نماز کے وقت میں بلوغ دونوں کو ثابت ہے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ احتلام وجوب نماز کو مانع نہیں۔ اور حیض اس کا مانع ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہو گئی۔ اس شخص نے پہلے ظہر کی نماز وقتیہ ادا کی حالانکہ اس کو فجر کی فائتہ نماز یاد تھی۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی ظہر کی نماز نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ اس نے ترتیب کو جو کہ ہمارے نزدیک واجب ہے ترک کر دیا۔ اب اس کو لازم ہے کہ پہلے فجر کی نماز قضا کرے۔ اور ظہر نماز پھر پڑھے۔ (عالمگیری، کبیری)

سوال: یہ نماز ظہر کی کہ جو فجر کی نماز یاد آنے سے نہیں ہوئی آیا بالکل ساقط ہو گئی یا نفل ہو جائے گی؟

جواب: شیخین[1] رحمہما اللہ کے نزدیک نفل ہو جائے گی۔ (رد المختار)

سوال: ترتیب کبھی ساقط بھی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں تین عذر سے ساقط ہو جاتی ہے ایک عذر تو تنگی کا وقت ہے۔ دوسرا عذر نسیان[2] یعنی بھول کا ہے۔ تیسرا[3] عذر چھ یا زیادہ نمازوں کا فوت ہو جانا ہے۔ مثلاً کسی کی نماز ظہر کی قضا ہو گئی۔ اور عصر کا اتنا وقت ملا کہ اگر ظہر ادا کرے تو عصر بھی قضا ہو جائے۔ تو اب ضیق وقت میں ترتیب فرضیت کی ساقط ہو گئی۔ یا عصر کی نماز بھول کر پڑھ لی۔ تو اس نسیان نے بھی ترتیب کو ساقط کر دیا۔ اور چھ یا زیادہ نمازوں کے قضا ہو جانے کی وجہ سے ترتیب کا ساقط ہو جانا بوجہ حرج کے ہے (در مختار، کبیری)

سوال: ترتیب وتر کے اندر بھی واجب ہے یا نہیں؟

۱؎ شیخین حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ سے مراد ہے ۱۲ منہ ۲؎ بھول لینے کے حکم میں جہالت بھی ہو یعنی ایک شخص ترتیب کی فرضیت سے واقف ہی نہیں ہے اور اس کی نماز فجر قضا ہوئی پھر اس نے ظہر فجر کے یاد ہوتے ہوئے ادا کی تو یہ [illegible] پہلی ہوں یا پچھلی ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

جواب :۔ اس کے اندر بھی واجب ہے یہاں تک کہ اگر وتر قضا ہو جائیں۔ اور فجر کی نماز وتر کے یاد ہوتے پڑھی جائے تو فجر کی نماز نہیں ہوگی۔ (شرح وقایہ، عالمگیری)

سوال :۔ ایک آدمی کے ذمہ چھ نمازیں متفرق ہیں، مثلاً چھ نمازیں فجر کی ہی قضا ہوئی ہیں یا عصر کی اور ان کے درمیان کی نمازیں پڑھتا رہا، تو اس پر بھی کیا ترتیب ساقط ہے؟

جواب :۔ اس شخص پر سے بھی ترتیب ساقط ہو گئی۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شخص کی عشاء کی نماز قضا ہو گئی، فجر کو اس خیال سے کہ وقت میں گنجائش نہیں ہے فجر ادا کی بعد ادائیگی معلوم ہوا کہ ابھی وقت ہے مگر دو رکعت کے لائق اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب :۔ پھر فجر کی نماز ادا کرے وہ پہلی نماز نفل ہو گئی۔ اسی طرح جتنی بار گنجائش دیکھے۔ فجر ہی پڑھے گا جو دوگانہ طلوع کے وقت ہو گا، وہ فرض ہوگا۔ باقی سب نفل ہو جائیں گے۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شخص نے ایک مہینہ یا ایک سال یا دس سال برابر نماز نہیں پڑھی پھر اس نے شروع کرنے کے بعد کوئی قضا نہیں کی۔ اب اگر کوئی نماز نئی قضا ہوئی اور اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ جائز ہے اور نئی فائتہ قدیم نمازوں فائتہ میں مل جائے گی اس لیے کہ جب تک ایک مہینہ یا ایک برس یا دس برس کی نمازیں قضا نہ پڑھ لے گا اس وقت تک ترتیب عود نہ کرے گی۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں۔ پھر اس نے ان فائتہ نمازوں کو ادا کر لیا۔ یہاں تک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہ گئیں، اور اب پھر نئی نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو گئی اس حالت میں اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ جائز ہے اس لیے کہ جب تک پہلی نمازوں فائتہ میں سے ایک بھی اس کے ذمہ باقی رہے گی اس وقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی۔ اسی قول پر فتوے ہے۔ (شامی)

سوال :۔ اگر کسی کی[1] بہت سی نمازیں قضا ہو جائیں تو ان کی ادائیگی میں بھی ترتیب کی رعایت رکھنی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ان کی ادائیگی میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ مثلاً کسی کی ایک مہینہ کی نمازیں قضا ہو گئیں پھر ان کو

---

[1] بہت کی حد یہ ہے کہ چھٹی نماز کا وقت نکل کر چھ۔ جمع ہو جائیں ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

اسطرح ادا کیا کہ پہلے تیس نمازیں فجر کی پڑھ لیں۔ پھر تیس نمازیں ظہر کی ادا کیں علیٰ ہذا القیاس اسی طرح سب نمازیں ادا کیں تو سب نمازیں درست ہیں۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال :۔ ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہوئی۔ ظہر کے وقت اس نے نماز ظہر بھول کر شروع کر دی۔ دوسری یا تیسری رکعت میں اس کو یاد آیا کہ میرے ذمہ فجر کی نماز ہے۔ اب کیا کرے؟

جواب :۔ یاد آنے پر اس نماز کی فرضیت تو ساقط ہو گئی۔ اب یہ کرے کہ اگر دوسری رکعت ہے تو تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری ہے تو چار رکعت پر سلام پھیر دے۔ اوّل صورت میں دو نفل ہو جائیں گے اور دوسری صورت میں چار رکعت نفل ہو جائیں گے۔ اب پہلے فجر کی نماز قضا کرے پھر ظہر ادا کرے (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص کے ذمہ ایک یا دو نمازیں قضا ہیں اور یاد ہونے کے ساتھ اس کو ادائیگی کی قدرت بھی ہے۔ اور پھر تاخیر کرتا ہے یہ تاخیر کیسی ہے؟

جواب :۔ یہ تاخیر مکروہ ہے اس لیے کہ قضا کا وقت ہی وہ ہے جب یاد آئے سوائے اوقات مکروہہ کے وقت سے نماز کا تاخیر کرنا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ وہ کونسی نماز ہے کہ جس کے نہ پڑھنے سے پانچ نمازوں کی فرضیت کہ جو اس سے پہلے پڑھ چکا ہے درست ہو جائے اور اگر اس کو پڑھ لے تو پانچ نمازوں کی فرضیت جاتی رہے؟

جواب :۔ یہ وہی نماز فائتہ ہے کہ جو چھٹی نماز کے وقت میں بھی موجود ہے جو اب تک ادا نہیں ہوئی اب اگر اس کو وقتی نماز کے گذرنے سے پہلے پڑھے گا۔ تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے گی۔ اور اگر اب بھی اس کو نہ پڑھے گا۔ تو سب نمازیں فرضیت کے ساتھ قائم رہیں گی۔ (در مختار۔ شامی)

سوال :۔ ایک شخص کی نماز قضا ہو گئی۔ اور پھر وہ بھول گیا کہ کون سے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو اب کیا کرے؟

جواب :۔ یہ شخص ایسی حالت میں ایک رات دن نماز قضا کرے۔ اور اگر دو دن کی نماز میں تردّد ہے اور یہ یاد نہیں کہ دونوں دنوں میں سے کون سے وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو دو دن کی نماز پڑھے۔ اسی طرح جتنے دنوں کی نماز کا تردّد ہووے اتنے ہی دنوں کی نماز قضا کرے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جو نمازیں کہ بحالتِ سفر قضا ہوئی ہیں۔ ان کو قیام کی حالت میں چار رکعت سے ادا کرے یا دو سے اور اگر قیام کی حالت کی نمازیں سفر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے یا چار؟

Marfat.com

جواب:۔ سفر کی حالت کی قضا دو رکعت ہی پڑھی جائیں گی اور قیام کی حالت کی نماز خواہ سفر میں ادا کرے یا قیام میں چار ہی رکعت ادا کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ماں باپ اور کسی دوست وغیرہ کی طرف سے بھی قضا نمازیں پڑھ دی جائیں تو درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہرگز درست نہیں اس لیے کہ نماز عبادت بدنی ہر مکلّف کے لیے ہے دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی۔ (درمختار)

سوال:۔ قضا نمازوں کا ادا کرنا مسجد میں اعلان کے ساتھ بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب:۔ اعلان کے ساتھ ادا کرنا کہ جس سے ناواقف ہو جائے، مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے کہ تاخیر نماز گناہ ہے اور گناہ پر اطلاع دوسرا گناہ ہے اسلیے چھپ کر گھر میں قضا کرے (شامی، عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے ورثاء کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کی تو اب اس کے ورثاء کو بعد اس کی موت کے کس قدر اناج کفارہ میں دینا چاہیئے؟

جواب:۔ اگر اس شخص نے ترکہ چھوڑا ہے تو اس کے تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں سے نصف صاع گیہوں اور اسی قدر بعوض وتر کے بھی ورثاء دیں۔ اور اگر ترکہ نہیں چھوڑا ہے اور ورثاء غنی ہیں تو وہ تبرعاً کفارہ دیں۔ اور اگر ورثاء غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں، اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ دیں اور پھر یہ اس کو اسی طرح سے سب کفارہ ادا کریں۔ اسی طرح روزوں کا کفارہ بھی دیویں۔ ہر روزہ کے کفارہ میں اسی قدر گیہوں دینے ہوں گے۔
(درمختار، شامی، عالمگیری)

سوال:۔ بہت بوڑھا کہ جس کو شیخ فانی کہتے ہیں، اس کو بھی زندگی میں اپنی نمازوں کا کفارہ دینا درست ہے جیسے کہ روزوں کا یا نہیں؟

جواب:۔ بوڑھے کو اپنی نمازوں کا کفارہ دینا بحالت زندگی درست نہیں ہے۔ خود ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ہی ادا کرنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

باب ۹ سجدہ سہو کے بیان میں

سوال ۱:۔ سہو کس کو کہتے ہیں؟

Marfat.com

جواب :- سہو بھول کو کہتے ہیں اور اسی حکم میں شک[1] بھی داخل ہے ۔

سوال :- شک اور ظن اور وہم میں کیا فرق ہے ؟

جواب :- شک کسی چیز کے ہونے نہ ہونے میں تردّد کرنے کو کہتے ہیں ۔ بدون غلبہ کسی جانب کے اور اگر کسی جانب کو غلبہ ہے تو اس کو ظن کہیں گے اور طرف مغلوب کو وہم ۔

سوال :- سجدہ سہو کس وقت اور کس طرح ادا ہوتا ہے اور اس سے غرض کیا ہے ؟

جواب :- بعد فارغ ہونے نماز کے ایک سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر قعدہ میں پہلے سلام کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کو جھک جائے اس میں تسبیح تین دفعہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور جلسہ کر کے پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور دوبارہ تشہد[2] مع درود اور دعا کے پڑھے اور سلام پھیرے غرض اس سجدہ سے یہ ہے کہ جن باتوں سے نماز ناقص ہوئی ہے اس کے سبب سے اصلاح ہو کر نماز درست ہو جائے ۔ (تنویر ۔ درمختار ۔ عالمگیری)

سوال :- پہلے قعدہ میں سجدہ سہو سے پہلے درود اور دُعا بھی پڑھے یا صرف تشہد ہی پڑھ کر سلام پھیر دے ؟

جواب :- دونوں ہی قعدوں میں درود اور دعا پڑھنا زیادہ احتیاط رکھتا ہے ۔ (عالمگیری)

سوال :- اگر کوئی شخص ایک سلام بھی نہ پھیرے اور سلام سے پہلے ہی سجدہ سہو کرلے تو جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :- ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ۔ (درمختار)

سوال :- اگر کسی نے بعد دوسرے سلام کے سجدہ سہو کیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :- ایک قول کے موافق صحیح ہے مگر جمہور فقہا کے قول کے موافق سجدہ ساقط ہو جائے گا اسلیے کہ پہلا سلام دو چیزوں کیلئے ہے ایک تو نماز سے حلال ہونے کے لیے دوسرے قوم کی تحیّۃ کے لیے اور دوسرا سلام صرف تحیّۃ ہی کے لیے ہے تو دوسرا سلام کلام کے مانند ہوا اسی وجہ سے دوسرے

---

[1] فقہا کے نزدیک سہو اور شک دونوں برابر ہیں یعنی جس طرح سہو سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اسیطرح شک سے بھی واجب ہوتا ہے اور شک کی بھی سب صورتیں سجدہ واجب ہونے میں برابر ہیں (عالمگیری) [2] دونوں سجدہ اور التحیات کا دوبارہ پڑھنا اور سلام کا دوبارہ پھیرنا یہ سب واجب ہیں اسلیے کہ سجدہ سہو التحیات اور سلام کو دُور کر دیتا ہے ۔ قعدہ کو بسبب قوی ہونے قعدہ اخیرہ کے کہ وہ فرض ہے اور سجدہ سہو واجب ہے تو واجب فرض کو اُٹھا نہیں سکتا ۔ (غایۃ الاوطار)

سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کرے پھر سے نماز پڑھے۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال :- وہ کیا باتیں ہیں جن سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور اس نقص کا جبر سجدۂ سے ہو جاتا ہے؟

جواب :- وہ ایک تو ترکِ واجب اور تاخیرِ واجب ہے ان واجبوں میں سے جو کہ صفت الصلوٰۃ میں گزریں۔ دوسرے تاخیر فرض ہے۔ ان ہی فرضوں میں سے بشرطیکہ سہواً ہو اور اگر ترک واجب و تاخیر واجب تاخیر فرض قصداً ہوں گی تو سجدۂ سہو سے جبر نہ ہوگا اسوقت اعادہ نماز کا کرے۔ (عالمگیری)

سوال :- سب نمازوں میں برابر ہے۔ (عالمگیری)

جواب :- سجدہ سہو کا حکم فرض واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟

سوال :- اگر کسی سے ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں مثلاً الحمد شریف پڑھنا بھول جاوے اور قعدہ اولیٰ بھی بھول جاوے اور کچھ واجب سہواً ترک ہو جاوے تو اب اس شخص پر ایک ہی دفعہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ یا ہر ایک واجب کے عوض میں سجدۂ سہو علیحدہ علیحدہ کرے؟

جواب :- یہ شخص ایک ہی دفعہ سجدہ کرے۔ اس لیے کہ سجدۂ سہو ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔ خواہ ایک واجب ترک ہو یا چند۔ سب کا تدارک اسی ایک دفعہ کے سجدۂ سے ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک شخص فرض میں الحمد کو بھول کر دوبارہ پڑھ جائے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

جواب :- اگر اس شخص کو یہ سہو پہلے دوگانہ میں ہوا ہے تو سجدۂ سہو کرے۔ اس لیے کہ پہلے دوگانہ میں الحمد کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہو گیا۔ اور اگر دوسرے دوگانہ میں ہوا تو سجدۂ سہو نہ کرے[1]۔ (عالمگیری)

سوال :- یہ حکم تو پوری الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ الحمد پڑھنے کا ہے اور اگر پوری الحمد نہ پڑھے تھوڑی یا بہت پڑھ کر پھر پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب :- اگر بہت سی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھنے کو لوٹا ہے تو سجدہ سہو کرے اور اگر تھوڑی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ شروع کی ہے تو سجدہ سہو نہ کرے (در مختار، عالمگیری)

سوال :- اگر الحمد سے پہلے سورۃ پڑھ لی ہے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب :- ضرور کرے اس لیے کہ الحمد کا پہلے پڑھنا جو واجب تھا ترک ہو گیا خواہ پوری سورت پڑھی

---

[1] اگر نوافل کے پچھلے دوگانہ میں تو دوبارہ الحمد پڑھ لی تو اب سجدۂ سہو کریگا۔ الحمد سے پہلے اگر سورۃ شروع کر دے تو جب یاد آئے سورۃ ترک کر دے اور الحمد شروع کرے بعد میں سجدۂ سہو کرے ۱۲ (عالمگیری)

Marfat.com

ہر اکم۔ (عالمگیری)

سوال:- پچھلے دوگانہ میں فرضوں کے اگر الحمد کے ساتھ سورۃ ملائی جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب:- اس صورت میں سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر کوئی قیام میں تشہد سہواً نہ کرے۔ (عالمگیری)

جواب:- اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ تشہد پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے[1] یا پچھلے میں اگر پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے۔ تو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے یا پیچھے اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو نہیں اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو کرے اسلیے کہ الحمد کے پیچھے محل ہے اس شے کے پڑھنے کا کہ جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدۂ سہو ہوا۔ اور اگر فرض نمازوں کے پچھلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے۔ تو سب رکعتوں کیلئے وہی حکم ہے جو کہ فرض نمازوں کے پہلے دوگانہ کے لیے ہے۔ (عالمگیری)

سوال:- قومہ اور طمانیت کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:- صحیح یہی ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے گا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر قعدۂ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہووے تو کیا کرے؟

جواب:- اگر قریب[1] بیٹھنے کے ہے اور یاد آجاوے تو وہ بیٹھ جاوے اس صورت میں سجدۂ سہو بھی نہیں۔ اور اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو اب نہ بیٹھے اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہوجائے گی اور یہ حکم امام اور منفرد کے لیے ہے اور اگر مقتدی ہے تو سیدھا کھڑا ہونے کے بعد بھی امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا اگر نہ بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہوجائے گی۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال:- اس بیچ کے قعدہ میں التحیات کی جگہ اگر کوئی الحمد پڑھ لے تو سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

جواب:- اس قعدہ میں اگر بجائے التحیات کے بعد الحمد پڑھ لے یا دوبار تشہد پڑھ لے یا ایک بار تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی درود شریف وغیرہ کی کرے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال:- درود شریف کی زیادتی بیچ کے قعدہ میں سہواً کس قدر موجب سجدہ سہو ہے؟

جواب:- بعض کے نزدیک اللھم صل علی محمد اس قدر زیادتی موجب سجدۂ ہے۔ اور بعض کے نزدیک و

---

[1] قریب بیٹھنے کے اس وقت تک ہے جب تک نیچے کا دھڑ سیدھا نہ ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

علے آلِ محمدٍ جب تک نہ پڑھے گا سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ غرض اس قعدہ میں وجوب سجدہ کے لیے اگر اس مقدار کا سکوت بھی ہوگا۔ تب بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کوئی قعدہ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب:۔ جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے اس وقت تک قعدۂ اخیرہ کی طرف عود کرے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرلے نماز درست ہو جائے گی۔ (در مختار، تنویر الابصار)

سوال:۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے۔ تو کیا کرے؟

جواب:۔ ایک رکعت اور ملا لے تاکہ چھ رکعت اس کی نفل ہو جائیں اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لے اس صورت میں فرض بہ سبب ترک قعدہ اخیرہ کے جاتے رہے۔ (تنویر الابصار)

سوال:۔ یہ صورت تو وہ بیان ہوئی۔ کہ جس میں قعدہ اخیرہ بالکل چھوڑ دیا اور قعدہ اخیرہ کو کر کے پھر سہواً کھڑا ہو پانچویں رکعت کو تو کیا کرے؟

جواب:۔ اس صورت میں بھی جب تک پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچویں رکعت کو سجدۂ سے مقید کیا ہے تو بھی وہی کرنا چاہیئے یعنی ایک رکعت اور ملا لے اب اس صورت میں چار فرض ہو جائیں گے۔ اور دو نفل، اور اگر نہ ملاوے گا، تو چار رکعت فرض ہو جائیں گے۔ اور یہ ایک رکعت باطل ہوگی۔ مگر سجدہ سہو ہر طرح کرے۔ (عالمگیری۔ تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال:۔ مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب:۔ مقتدی اپنے ترک واجب سے سجدۂ سہو نہ کرے اس لیے کہ مقتدی اگر امام کے سلام سے پہلے سجدہ کریگا تو امام کی مخالفت لازم آئے گی اور اگر امام کے سلام کے بعد سجدہ کرے گا تو نماز سے خارج واقعہ ہوگا۔ اس واسطے مقتدی پر سجدۂ سہو نہیں۔ (تنویر الابصار، شامی)

سوال:۔ اگر امام ان نمازوں میں جن میں پکار کر قرأت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھے تو کیا سجدۂ سہو کرے؟

جواب:۔ جب ہم بتلا چکے کہ ترک واجب سے سجدۂ سہو آتا ہے پھر اس سے کیوں نہیں سجدۂ سہو لازم ہوگا مگر آپ کو واجبات نماز جو ہم نے صفت الصلوٰۃ میں بتلائے ہیں، شاید یاد نہیں رہے اگر سجدۂ سہو سے نماز بگڑی ہوئی درست کرنا منظور ہے تو واجبات نماز خوب یاد کرو۔ ہاں یہ سوال اس جگہ کرتے تو مضائقہ نہ تھا کہ مقتدی خفیہ قرأت پڑھنے سے جہری موقع میں اور اسی طرح سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔ تو اس کو بھی بتلائے

Marfat.com

دیتے ہیں۔ بھائی وجوب سجدہ کے لیے جہر کی جگہ سِر اور سِر کی جگہ جہر اسقدر کافی ہے جس قدر سے قرأت فرض ہے یعنی ایک آیت بڑی یا چھوٹی کے مقدار اگر اس سے کم مقدار مخالف جگہ میں خفایت یا جہریت ہوگی۔ تو سجدہ[1] لازم نہ ہوگا۔ (در مختار، شامی)

سوال: مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے وقت سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: مسبوق کی بقیہ نماز مثل منفرد کے ہے اگر اس میں سہو ہوا ہے تو ضرور سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ ہوا ہے۔ تو ہر حال میں اتباع امام کرے، خواہ سہو سے پہلے اقتدار کرے یا پیچھے۔ (در مختار)

سوال: مسبوق نے امام کا اقتدا، دوسرے سجدہ سہو کے اندر کیا۔ پہلا سجدہ جس کو امام پہلے کر چکا ہے اس سے جاتا رہا۔ اب اس سجدہ کو یہ مسبوق کس وقت ادا کرے؟

جواب: کسی وقت بھی ادا نہ کرے۔ اسی طرح اگر دونوں سجدہ سہو کے بعد اقتداء کرے تب بھی کچھ نہ کرے (عالمگیری)

سوال: لاحق سے سہو ہو جائے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرے اس لیے کہ لاحق امام کی پیروی میں مثل مقتدی کے ہے جیسے مقتدی پر اس کے سہو سے سجدہ اُٹھ گیا۔ ایسے ہی لاحق کے اُوپر سے بھی۔ (در مختار)

سوال: یہ حکم تو لاحق کے خود سہو کرنے کا معلوم ہوا۔ اور اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟

جواب: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ واجب ہے الا لاحق اخیر میں نماز کے سجدہ کرے۔ جیسے اس کے امام نے آخر نماز میں کیا ہے۔ اور اگر امام کے ساتھ کرے گا تو پھر دوبارہ اس کو کرنا چاہیئے۔ (در مختار)

سوال: امام مسافر ہے اور مقیم مقتدی ہے امام کو سہو ہُوا اب مقتدی امام کے ساتھ سجدہ کرے یا کیا؟

جواب: امام کے ساتھ ہی کرے۔ (در مختار)

سوال: امام کو سہو ہونے کے بعد حدث ہُوا پھر امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کس طرح ادا کرے؟

جواب: مسبوق سلام کے لیے کسی مدرک کو آگے بڑھا دے تا کہ وہ سجدہ سہو قوم کو ادا کرادے اور اگر کوئی مدرک مقتدی نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدہ سہو ادا کریں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام سہواً پانچویں رکعت کو بعد قعدہ اخیرہ کر لینے کے کھڑا ہو جاوے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیئے؟

---

[1] اگر منفرد سِرّی نماز میں بقدر ایک آیت کے جہر سے پڑھے گا تو اس پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا (در مختار)

جواب :۔ بعد متنبہ کرنے کے مقتدیوں کو امام کا پانچویں رکعت کے سجدے تک انتظار کرنا چاہیئے اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے عود کرے تو مقتدی اسکے ساتھ سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں اور اقتدا کریں تو بھی درست ہے اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچویں رکعت کے ساتھ ملالی۔ تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہو جاویں گے اور دو نفل اسی طرح مقتدیوں کے بھی چار رکعت فرض اور دو نفل ہو جائینگے۔ اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا۔ تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی۔ مگر مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی۔ (شرح وقایہ۔ در مختار)

سوال :۔ اسکی کیا وجہ کہ امام پر تو قطع سے دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی اور مقتدیوں پر قضا لازم ہوئی ہے؟

جواب :۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام سے یہ دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھیں۔ اور مقتدیوں سے قصداً اس لیے مقتدیوں پر ان کی قضا واجب ہے۔ (شرح وقایہ۔ شامی۔ عالمگیری)

سوال :۔ اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو گیا اور مقتدی بھی اس کے ساتھ سہواً کھڑے ہو گئے پھر امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنے سے پہلے یاد آگیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوئی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہواً ہوئی۔ اور مقتدی کی سہواً ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسد نماز نہیں ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا۔ اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو دونوں رکنوں یعنی رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (در مختار۔ شامی)

سوال :۔ ایک مسافر کو دو رکعت کے اندر سہو ہوا۔ پھر اس نے سجدہ سہو کر لیا۔ بعد سجدہ سہو کے اقامت کی نیت کر لی۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ یہ سجدہ سہو دوبارہ کرے گا۔ اس لیے کہ وہ سجدہ درمیان میں غیر جگہ واقع ہونے کی سبب سے غیر معتبر ہو۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی کو سجدہ سہو کے اندر پھر سہو ہوا تو اب پھر سہو کرے یا نہیں؟

جواب :۔ اب نہ کرے اس لیے کہ سجدہ سہو میں سہو ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے۔ (در مختار)

سوال :۔ اگر سلام کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے؟

Marfat.com

جواب :- کچھ بھی نہ کرے اس وقت جواز نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال :- کسی وقتی نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کے اندر شک واقع ہوا تو کیا کرے؟

جواب :- اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر سے لوٹا کر ہے ورنہ کوئی چیز اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :- اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ کیا کرے؟

جواب :- اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ اس شخص کو ہوا ہے کہ جس کی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو از سر نو نماز پڑھے

سوال :- اگر ایسا شخص نہ ہو بلکہ وہ ہو جس کی عادت شک کرنے کی ہے تو وہ کیا کرے؟

جواب :- اول گمان غالب پر عمل کرے اور گمان غالب کسی جانب نہ ہو تو پھر یہ شخص تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے بسبب یقینی ہونے کمتر کے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے تاکہ قعدۂ فرض اور واجب ترک نہ ہو مثلاً اول رکعت میں شک ہوا کہ یہ دوسری ہے یا اول تو اس رکعت کو اول مقرر کرے۔ کیونکہ اسمیں یقینی اول ہونے کا ہے اور اس کے آخر میں قعدہ کرے اسلیے کہ اس کے وہم میں یہ رکعت دوسری بھی ہے اور یہ محل قعدہ کی ہے اسی طرح دوسری رکعت کے اخیر میں قعدہ کرے کہ وہ باعتبار ظن غالب کے دوسری ہے اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے علیٰ ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے اس صورت میں چار قعدہ ہوں گے مگر یقینی طور سے کوئی قعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا۔ آخر میں سجدۂ سہو کرلے نماز درست ہوجائے گی۔ (درمختار، عالمگیری، شرح وقایہ)

سوال :- اگر کسی کو بعد دونوں سلاموں کے یاد آئے کہ تیرے ذمہ سجدۂ سہو باقی ہے تو کیا پھر سجدۂ سہو کرسکتا ہے

جواب :- بموجب ایک قول کے جب تک قبلہ سے منہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اس وقت تک سجدۂ سہو کرسکتا ہے اور دوسرے قول کے موافق نہیں کرسکتا، پھر سے پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

سوال :- نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیرے اس وہم سے کہ چار رکعت ہوگئی تو کیا کرے؟

جواب :- اسی وقت پھر کھڑا ہو جاوے اور چار رکعت پوری کرے اور اخیر میں بوجہ تاخیر فرض کے سجدۂ سہو کرلے اسی طرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیر دے تو وہ بھی اس سلام سے نماز سے خارج نہ ہوگا اور نہ مسبوق پر سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (درمختار، تنویر، شامی)

سوال :- اگر وتر کی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری تو کیا کرے؟

جواب :- سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے۔ آخر میں سہو کا سجدہ

لے بشرطیکہ امام کے سلام سے مسبوق نے سلام ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اور امام کے ساتھ سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم نہیں۔ (شامی)

کرے نماز ہو جائے گی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ شک کے سبب سے سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ گمان غالب پر عمل کرے۔ یا کمی کی جانب کو اختیار کرے (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر سوچتا۔ پھر یقین ہوا کہ اس رکن کو کر لیا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اگر یہ وقت سوچنے کا اس قدر گزر گیا کہ رکن کے حال میں تغیّر ہو گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ہے تو کیا کرے؟

جواب :۔ نماز ادا کرتا رہے اس شک سے نماز کو نہ توڑے۔ ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اس نے یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ گو اسی وقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جائے اور اگر عادت شک کرنے کی ہے تو نماز از سرِ نو پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر دے کہ تو نے چار کی جگہ تین پڑھی ہیں یا پانچ یا دو کی جگہ تین پڑھی ہیں۔ یا چار تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب :۔ احتیاطاً پھر سے پڑھ لے گو یہ اپنی رائے میں اس کو غلط ہی سمجھتا ہو (عالمگیری، شامی)

سوال :۔ اگر قوم اور امام کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب :۔ اگر امام کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے۔ اور قوم اعادہ کرے۔ اس لیے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہے۔ (درمختار)

سوال :۔ کیا عیدین کی تکبیروں میں زیادتی اور کمی اور ترک سے سجدہ سہو آتا ہے؟

جواب :۔ ہاں سب سے سجدہ سہو آتا ہے۔

باب اسجدہ تلاوت کے بیان میں

سوال :۔ تمام قرآن مجید میں کل سجدے کتنے ہیں؟

جواب :۔ چودہ[1] ہیں۔ (عالمگیری۔ کبیری۔ درمختار)

---

[1] جو شخص یہ چودہ سجدے قرآن کریم کے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس میں بجا لاوے تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ اس کی مہم کے لیے کافی ہو گا اور اس کے مقصد کو بر لائے گا۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

Marfat.com

سوال :- کیا ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک کچھ فرق ہے ؟
جواب :- تعداد کے اندر تو فرق نہیں ہے مگر مقاموں میں اختلاف ہے ہاں البتہ امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک تعداد میں بھی فرق ہے۔ ان کے نزدیک کل سجدے گیارہ ہیں۔ (در مختار، شامی)
سوال :- اگر حنفی شافعی کے پیچھے اقتدا کرے اور وہ اس مقام پر سجدہ کرے یہاں ہمارے نزدیک سجدہ نہیں ہے۔ تو کیا کیا جائے ؟
جواب :- نماز میں تو بوجہ متابعت حنفی بھی سجدہ کرے مگر خارج نماز اگر شافعی سے سُنے تو نہ کرے (شامی)
سوال :- اگر مالکی امام کے ساتھ اقتدا کیا اور اس نے سجدہ اس مقام پر نہیں کیا جہاں حنفی کے نزدیک سجدہ ہے تو کیا کرے ؟
جواب :- یہ بھی نہ کرے اس لیے کہ اقتدا کی حالت میں شرط وجوب سجدہ یہ بھی ہے کہ امام سجدہ کرے اگر حنفی امام بھی سجدہ پڑھ کر نہ کرے تو مقتدی پر بھی سجدہ نہیں۔ خواہ مقتدی نے سنا ہو یا نہ (غایۃ الاوطار)
سوال :- سجدۂ تلاوت کس طرح واجب ہوتا ہے ؟
جواب :- ہر مسلمان عاقل بالغ پر پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے۔ (کبیری۔ عالمگیری)
سوال :- وہ کون کون ہیں جن پر باوجود پڑھنے اور سُننے سے واجب نہیں ؟
جواب :- وہ یہ ہیں، اوّل کافر، دوم دیوانہ، سوم نابالغ، چہارم حیض و نفاس والی عورت (عالمگیری)
سوال :- اگر ان سے اور کوئی سنے تو سننے والے پر سجدہ ہے یا نہیں ؟
جواب :- بیشک ہے۔ (در مختار۔ عالمگیری)
سوال :- سجدہ کی آیت اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تب بھی سجدہ واجب ہو گا یا نہ ؟
جواب :- پڑھنے والے پر ہر طرح واجب ہو گا مگر سننے والے پر اسوقت واجب ہو گا۔ جبکہ خبر دی جائے کہ یہ آیت سجدہ کی پڑھی گئی ہے۔ اسی طرح عربی کا نہ جاننے والا بھی اس وقت تک معذور ہے جب تک اس کو معلوم نہ ہو۔ (عالمگیری)
سوال :- اگر کوئی ہجے کر کے سجدہ کی آیت پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہے یا نہیں ؟
جواب :- ایسے پڑھنے سے نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ ہے نہ سننے والے پر (عالمگیری)
سوال :- اگر نماز سے باہر سجدہ واجب ہو تو کس طرح ادا کرے ؟

Marfat.com

جواب :۔ بدون رفع یدین کے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدہ کے اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے۔ اس طرح سجدہ کرنے سے سنت اور مستحب سب ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ سجدۂ تلاوت کی نیت کیونکر کرے؟

جواب :۔ اس طرح کرے کہ میں سجدہ کرتا ہوں۔ اللہ کے واسطے سجدۂ تلاوت کا اللہ اکبر۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اس سجدہ کے اندر کیا پڑھے؟

جواب :۔ اس سجدہ میں شرط کیا کیا ہیں؟

سوال :۔ وہی تسبیح جو نماز کے بعد سجدوں کے اندر پڑھی جاتی ہے یعنی تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ (عالمگیری)

جواب :۔ وہ ہی شرطیں ہیں جو کہ نماز کے اندر شرطیں ہیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت۔

سوال :۔ اگر نمازی نماز پڑھنے کی حالت میں اس شخص سے کہ جو نماز سے باہر ہے آیت سجدہ کی سن لے یا نماز نہ پڑھنے والا نماز پڑھنے والے سے سنے تو بھی ان دونوں پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں واجب ہے نماز پڑھنے والا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تب سجدہ کرے اور جو کوئی خارج نماز ہے۔ وہ نماز سے خارج کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال :۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جس کے پڑھنے سے نہ اس پر سجدہ واجب ہو نہ سننے والوں پر؟

جواب :۔ ہاں ہے اور وہ یہ مقتدی ہے کہ جو بحالتِ اقتداء سجدہ کی آیت پڑھے کہ اس کے پڑھنے سے نہ تو اس پر سجدہ ہے نہ اس کے ساتھی اور مقتدیوں پر نہ اس کے امام پر ہاں اگر کوئی نماز سے باہر ہو اور وہ اس مقتدی سے سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہوگا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص نے باہر نماز کے امام سے آیت سجدہ کی سنی اور پھر اسی امام کا اسی نماز کا اقتدا کیا تو پھر سجدہ یہ شخص کب کرے؟

جواب :۔ اگر اس شخص نے دوسری رکعت میں اقتدا کیا۔ اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ پڑھا تب تو بعد نماز کے اس سجدہ کرے۔ اور اگر اسی رکعت میں جس میں کہ سجدہ پڑھا ہے سجدہ کرنے سے پہلے اقتداء کی تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدہ امام کے اسی رکعت میں اقتدا کیا تو اس شخص سے سجدہ ساقط ہوا نہ نماز کے اندر کرے نہ نماز کے باہر۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایک نمازی پر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا مگر اس نے نماز کے اندر سہواً یا قصداً سجدہ ادا

نہ کیا تو اب یہ شخص نماز کے باہر سجدہ ادا کرے یا نہیں؟

جواب :- نہ کرے، کیونکہ جو سجدہ نماز کے اندر واجب ہوتا ہے اس کے ادا کرنے کا محل نماز ہی ہے باہر نماز کے قضا نہیں ہوتا اس لیے کہ نماز کا سجدہ نماز کا جز ہے۔ مگر قصداً ترک کرنے سے گنہگار ہوگا۔ اس گناہ سے مخلصی کی صورت سوائے توبہ کے اور کچھ نہیں ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال :- سوتے ہوئے سے یا نشہ والے سے آیت سجدہ کی سنی جاوے تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب :- بیشک ہوگا بلکہ نشہ والے پر اور بعد اطلاع سونے والے پر بھی سجدہ واجب ہے (عالمگیری)

سوال :- سجدۂ تلاوت کو بعد وجوب دیر سے ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب :- اگر سجدہ نماز کے اندر کا ہے تب تو فوراً واجب ہے۔ تاخیر اس میں مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر خارج نماز ہے تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال :- اگر کسی نے نماز کے اندر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہوگئی تو اب اس سجدہ کو کب کرے؟

جواب :- خارجِ نماز ادا کرے اس لیے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا رہ گیا نماز کا نہ رہا (درمختار)

سوال :- کئی سجدوں کے بدلے ایک ہی سجدہ کافی ہونے کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب :- دو شرطیں ہیں ایک تو مجلس کا ایک ہونا ہے۔ دوسرے آیت کا ایک ہی ہونا ہے اگر مجلس کا اختلاف ہوگا یا آیت کا تو دو سجدے واجب ہوں گے۔ (شرح وقایہ، کبیری وغیرہ)

سوال :- ایک شخص نے ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور پھر اسی مجلس میں دوسرے شخص سے اسی آیت کو سنا تو اب یہ شخص ایک سجدہ کرے یا دو؟

جواب :- یہ شخص ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (شامی)

سوال :- ایک شخص آیت سجدہ پڑھ کر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین قدم چلا یا خرید و فروخت میں مشغول ہوا بعد میں پھر اسی جگہ اس آیت کو پڑھنے لگا۔ تو اب اس شخص کو دو سجدے کرنے چاہئیں یا ایک؟

جواب :- اس شخص پر دو سجدے واجب ہوئے اسلیے کہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور یہ تبدیلی تین یا زیادہ قدم چلنے میں حقیقتاً ہے۔ اور باقی میں حکماً۔ (شامی)

سوال :- جو حکم[1] تبدیل مجلس کا پڑھنے والے پر ہے کیا وہی حکم سننے والے پر بھی ہے؟

---

[1] لیکن یہ حکم بڑے مقام کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر بہت صغیر یا چھوٹی مسجد یا کشتی میں جو شرعی گز سے چالیس گز سے کم کی ہوں۔ ایک کونے سے دوسرے کونے میں بھی چلا جاوے گا تب بھی تبدیل مجلس نہ شمار کی جائے گی (عالمگیری، شامی)

Marfat.com

جواب:۔ ہاں وہی حکم سننے والے پر بھی ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شخص نے ایک ہی آیت کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سننے والوں نے ایک ہی جلسہ میں سنا ان دونوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ پڑھنے والا دو سجدے کرے گا، اور سننے والا ایک اسلیے کہ پڑھنے والے پر بوجہ اختلافِ مکان دو سجدے واجب ہوئے اور سننے والے پر بوجہ اتحادِ مکان ایک اگر سننے والے کا بھی جلسہ بدل جاتا تو اس پر بھی وہی حکم ہوتا۔ جو پڑھنے والے پر (شرح وقایہ۔ درمختار)

سوال:۔ اگر کوئی ایک مجلس میں سارا قرآن پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب:۔ چودہ کرے۔ (کبیری۔ درمختار وغیرہ)

سوال:۔ اگر تلاوت کرنے والا ساری سورۃ پڑھے۔ مگر سجدۂ کی آیت کو چھوڑ دے یہ کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے برخلاف اس کے کہ آیت سجدہ کی پڑھے اور ساری سورۃ چھوڑ دے یہ مکروہ نہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال:۔ تلاوت کرنے والے کو بروقت تلاوت آیۃ سجدۂ کی آہستہ پڑھنا کیسا؟

جواب:۔ مستحسن ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال:۔ سجدۂ شکر کیسا ہے؟

جواب:۔ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عبادت ہے، اس پر ثواب ملتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ سجدۂ شکر کا کس وقت کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ جب کوئی نعمت ظاہر ہو یا مصیبت دور ہو اس وقت مثل سجدۂ تلاوت کے کرے سوائے اوقاتِ مکروہہ کے (عالمگیری)

سوال:۔ اکثر لوگ بلا سبب بعد نماز کے سجدۂ کیا کرتے ہیں یہ کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

باب ۱۱ جمعہ کے بیان میں

سوال:۔ جمعہ کو جمعہ کس لیے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے اجتماع کا ہے (طحطاوی)

سوال:۔ نماز جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

Marfat.com

جواب: فرض عین[1] ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ اس لیے کہ اسکی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے (درمختار)

سوال: جمعہ کے اندر کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب: نو شرطیں ہیں۔ چار شرطیں وجوب کی اور پانچ صحت کی۔

سوال: وجوب جمعہ کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب: مردی[1]، آزادی[2]، بیعذری[3]، اقامت[4]، یہی وجہ ہے کہ عورت غلام[2] اور بیمار[3] اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں؛ (عالمگیری)

سوال: صحتِ جمعہ کی کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب: شہر[1]، وقت ظہر[2]، خطبہ[3]، جماعت[4]، اذنِ عام[5]۔ یہ شرطیں صحت جمعہ کی ہیں۔

سوال: صحت اور وجوب میں حکماً کیا فرق ہے؟

جواب: یہ فرق ہے کہ اگر صحت کی شرطیں نہ ہوں گی تو جمعہ نہ ہوگا۔ اور اگر وجوب کی شرطیں نہ ہونگی تو جمعہ درست ہوگا۔ مثلاً عورت یا بیمار وغیرہ پر۔ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر شرائط صحت جمعہ کے ساتھ جمعہ ادا کریں تو اس وقت ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔ بخلاف اسکے کہ جس پر جمعہ تو واجب ہے مگر ادا واجب نہیں جیسے مرد آزاد تندرست اگر یہ صحت جمعہ کی شرط نہ ہونے سے جمعہ ادا کرے تو اس کا جمعہ درست نہیں۔ سب معذوروں کو کہ جن پر جمعہ کا وجوب نہیں ہے ظہر سے جمعہ پڑھنا افضل ہے برخلاف عورت کے کہ اس کو جمعہ سے ظہر ہی پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: جمعہ کی ادائیگی کی جو پہلی شرط بتلائی گئی ہے اس سے بھی آگاہی فرمائیے کہ شہر کس کو کہتے ہیں جہاں جمعہ درست ہے؟

جواب: شرعاً شہر اسی بستی کا نام ہے جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف رہتے ہیں، خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نمازی کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لیے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں

---

[1] فرض عین وہ ہے جو ہر ایک کے ادا کرنے سے ادا ہو برخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ ایک کے ادا کر دینے سے سب سے اٹھ جاتا ہے [2] غلام کو اگر اس کا آقا اجازت دیدے تو بھی غلام کو اختیار ہے چاہے جمعہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ برخلاف مزدور کے اُس پر جمعہ واجب ہے اور مزدور کی مزدوری اُجرت کے حساب سے ساقط ہو جائے گی۔ یعنی اگر مسجد اتنی دور ہو کہ آنے جانے میں ایک پہر لگتا ہے تو اُس دن کی اجرت سے چوتھائی اجرت قطع ہو جائے گی۔ اس کا مطالبہ مالک سے مزدور نہیں کر سکتا اور اگر مسجد اتنی دور نہیں ہے تو مزدوری ساقط نہیں ہو سکتی (شامی) [3] بیمار کے حکم میں تیماردار بھی ہے ۱۲ (درمختار)

نہ سکیں۔ اسی قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ، در مختار، تنویر الابصار)

سوال: بڑی مسجد کس مقدار کی کہلاتی ہے؟

جواب: مختار قول کے بموجب کم از کم چالیس گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کی جاوے گی۔ اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: بلا تامّل نماز جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے۔

سوال: دوسری شرط صحت جمعہ کی جو ظہر کا وقت ہے۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ اگر یہ وقت فوت ہو جائے تو پھر جمعہ کی نماز کی قضا پڑھے یا ظہر کی؟

جواب: بعد گزرنے وقت ظہر کے جمعہ کی نماز کی قضا نہ پڑھے۔ ظہر کی نماز کی قضا کرے یہاں تک کہ لاحق یا مسبوق پر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت ظہر گزر گیا تو اب یہ نماز نفل ہو گئی پھر سے نماز قضا کرے (ش)

سوال: تیسری شرط صحت جمعہ کی جو خطبہ ہے۔ اگر کوئی وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لے اور نماز وقت کے اندر جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز جائز نہیں اس لیے کہ خطبہ کا پڑھنا بھی وقت کے اندر ہی شرط ہے اسی طرح بعد نماز کے بھی خطبہ پڑھنا جائز ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: خطبہ کے اندر کس مقدار کا ذکر کفایت کرتا ہے؟

جواب: اسقاط فرضیت کے لیے تو صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کا ایک بار کہنا کافی ہے۔ مگر اسی مقدار پر کفایت کرنا مکروہ ہے۔ بسبب مخالفت سنت کے (در مختار)

سوال: خطبہ میں سنّت کس مقدار کا ذکر ہے؟

جواب: ایک سورۃ طوال[1] مفصّل کی مقدار کا ذکر خطبہ میں سنت ہے اور اس سے زیادہ مکروہ ہے (عالمگیری)

سوال: اس مقدار کی طوالت دونوں خطبوں کے اندر چاہیئے یا ایک کے اندر؟

جواب: دونوں خطبوں کے اندر (شرح وقایہ، در مختار)

---

[1] سورۃ طوال مفصل، سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: سنّت ہے۔ (عالمگیری)

سوال: بعض لوگ خطبہ میں جب نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں تو درود شریف پڑھتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: پکار کر پڑھنا خطبہ سننے کی حالت میں ناجائز ہے ہاں دل میں چپکے سے پڑھ لیں (شامی)

سوال: بعض خطیب دوسرے خطبہ میں درود پڑھنے کے واسطے داہنے اور بائیں کو منہ پھیرا کرتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: یہ بدعت ہے۔ (شامی)

سوال: خطبہ کے اندر مستحب کیا ہے؟

جواب: خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چچا بزرگواروں کا یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کرنا مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال: خطبہ کی پوری ترکیب بیان کیجئے؟

جواب: اوّل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آہستہ پڑھے پھر حمد و ثنا پڑھ کر شہادتین پڑھے۔ پھر درود شریف پھر وعظ اور قرآن مجید کی آیتہ پڑھ کر ختم کرے پچھلے خطبہ میں بھی قرآن شریف کی آیتہ کا پڑھنا مسنون ہے۔ (شامی)

سوال: اس مقام پر ایک خطبہ بھی جمعہ کا تبلا دیا جائے تو بہت بہتر ہو گا مع ترکیب پڑھنے کی؟

جواب: اوّل امام منبر پر بیٹھے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو۔ اس وقت امام کھڑا ہووے اور قوم کی طرف منہ کر کے پہلے اعوذ چپکے سے پڑھ کر خطبہ اس طرح شروع کرے؟

خطبۂ اُولےٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَیْرُ الْوَرٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Marfat.com

پڑھ کر اس جگہ تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ کر جائے اور پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرے مگر پہلے خطبہ کی نسبت آواز پست ہو۔

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ط وَ
نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اِنَّ
اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ
خُصُوْصًا عَلٰٓی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ
وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَالْحَسَنَیْنِ وَعَلٰی سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ الْحَمْزَۃِ
وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰی کُلِّ مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ بِصُحْبَۃِ نَبِیِّہِمْ بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

پھر اس کے بعد امام منبر سے اتر آوے اور تکبیر نماز کی شروع ہو جاوے۔

سوال :- خطیب کے سوا اور شخص کو نماز پڑھانا کیسا ہے؟

جواب :- نامناسب ہے۔ (تنویر الابصار، در مختار، عالمگیری)

سوال :- اگر خطیب کو حدث ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب :- اگر حدث بعد خطبہ پڑھنے کے ہوا تو ایسے شخص کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو اور اگر ایسے کو خلیفہ نہ کرے گا تو جائز نہیں اور اگر نماز کے اندر حدث ہوا تو اب چاہے جس کو خلیفہ بنا دے (عالمگیری)

سوال :- امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب :- مکروہ ہے۔ (شامی)

سوال :- دونوں خطبے دو رکعت ظہر کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟

جواب :- دو رکعت کے قائم مقام تو نہیں ہیں، مگر ثواب میں یہ خطبے آدھے ہوتے ہیں۔ جمعہ کی نماز سے۔ (در مختار)

Marfat.com

سوال:۔ اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہو جائے مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا جائے یا کھانا کھائے یا اور کوئی کام مانع نماز کر بیٹھے تو کیا کیا جائے؟

جواب:۔ خطبہ از سر نو پڑھا جائے۔ (درمختار)

سوال:۔ خطبہ کے وقت کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب:۔ جو باتیں نماز میں ناجائز ہیں وہ ہی خطبہ کے وقت ناجائز ہیں۔ مثلاً کھانا پانی پینا۔ اور کلام اور جواب سلام کا دینا وغیرہ مگر اشارہ سے بری بات کا منع کرنا جائز ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ چوتھی شرط صحت جمعہ کی جو جماعت ہے یہ بھی تبلا دیجئے کہ جمعہ کی جماعت میں کسقدر آدمیوں کے ساتھ جماعت ہے کہ جس کے بغیر ادائیگی جمعہ صحیح نہیں؟

جواب:۔ سوائے امام کے تین آدمی ہونے چاہئیں، برخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں سوا امام کے ایک آدمی کے ساتھ جماعت کا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال:۔ پانچویں شرط صحتِ جمعہ کی اذنِ عام ہے یہ بھی تبلا دیجئے کہ اذنِ عام کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ اذنِ عام وہ ہے کہ کسی کو آنے جانے سے روکا نہ جائے اگر عام اذن نہ ہوگا تو جمعہ درست نہ ہوگا۔ مثلاً کسی قلعہ کے اندر مسجد ہو اور حاکم قلعہ عوام کو آنے جانے سے روکے اور آپ اپنے چند لشکری اور باشندگان قلعہ کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو جمعہ جائز نہیں بوجہ اذن عام نہ ہونے کے (تنویر، درمختار)

سوال:۔ شہر کے اندر اگر کوئی نماز جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

جواب:۔ حرام ہے۔ (درمختار، تنویر الابصار)

سوال:۔ معذور اگر جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

جواب:۔ مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال:۔ معذور شہر کے اندر جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ؟

جواب:۔ علیحدہ علیحدہ پڑھیں ان کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جمعہ کے دن مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

سوال:۔ قیدی جیل خانہ میں جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں کر سکتے، اور اگر پڑھ لیں گے تو جمعہ نہ ہوگا اسلیے کہ اذنِ عام نہیں ہے جو شرطِ جمعہ ہے۔

سوال:۔ جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے، وہاں کے رہنے والے بھی جمعہ کے دن ظہر جماعت سے

پڑھیں یا وہ بھی علیحدہ علیحدہ؟

جواب: ان کو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے شہر والوں کو جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا درست نہیں۔ (تنویر، شامی)

سوال: ایک شخص نے ظہر کی نماز جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کو گھر سے نکلا اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس شخص کو امام کے ساتھ جمعہ مل گیا تو ظہر کی فرضیت باطل ہو گئی خواہ معذور ہو جیسے مسافر یا مریض وغیرہ خواہ غیر معذور اگر اسکو جمعہ نہ ملا تو جس وقت یہ گھر سے نکلا تھا اگر اسی وقت امام فارغ ہو گیا تو بالاجماع ظہر کی فرضیت باطل نہ ہوگی اور اگر اس کے گھر سے نکلتے وقت امام نماز میں اس کے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گیا۔ تو امام اعظم کے نزدیک ظہر کی فرضیت باطل ہو گئی۔ پھر سے ظہر پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ تشہد میں آکر ملا یہ شخص بعد سلام کے نماز جمعہ ادا کرے یا ظہر کی؟

جواب: نماز جمعہ کی ادا کرے۔ گو سجدہ سہو کی ہی التحیات میں آکر شریک ہوا ہو اور یہی حکم مسافر کے لیے بھی ہے۔ (در مختار)

سوال: جمعہ کی نماز کے لیے بھی دو اذانیں ہوتی ہیں۔ ان کی اصلیت کیا ہے؟

جواب: ایک اذان کا ہونا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور حضرات شیخین رضوان اللہ تعالےٰ علیہما کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور دوسری اذان حضرت عثمان نے جب کہ کثرت آدمیوں کی ہوئی بڑھادی تو یہ بھی سنت ہوئی۔ اب اختلاف اس میں ہے کہ پہلی اذان ان دونوں میں سے کونسی ہے سو باعتبار وقت کے وہی پہلی اذان ہے جو وقت کے اندر پہلی ہو۔ اور باعتبار مشروعیت کے خطیب کے سامنے کی اذان پہلی ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: وہ اذان کون سی ہے جس کے سننے سے خرید و فروخت اور کل کام مکروہ ہو جاتے ہیں؟

جواب: وہ اذان وہ ہے کہ جو وقت کے اندر پہلی ہو۔ اسی اذان کے سننے سے سب باتیں یعنی بیع وغیرہ صحیح تر قول کے موافق مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے اور نماز کی طرف چلنا واجب۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: اگر گاؤں والے جن پر واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نماز کے لیے آویں۔ اور دوسری حاجت بھی ان کی ہو تو ان کو نماز جمعہ کا ثواب ہوگا یا نہیں؟

جواب :۔ اگران کی نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کے ادا کرنے کا ہے تب ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ (در مختار)

سوال :۔ ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ بموجب مذہب صحیح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درست ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا (در مختار شامی)

سوال :۔ جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں۔ ان کا پڑھنا کیسا ؟

جواب :۔ بہت اچھا ہے تاکہ فرض ذمّہ سے یقینی طور سے ساقط ہو جائے اس لیے کہ جمعہ اگرچہ روایات قویہ کی رو سے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف مسلمانوں سے بڑی مسجد بھر جائے درست ہے۔ اسی طرح چند جگہ بھی ایک شہر میں جمعہ بموجب اقوال کے درست ہے لیکن چونکہ دوسرے اقوال بھی موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہی سہی۔ اس لیے فقہائے محققین نے اختلاف سے نکلنے کے لیے بعد نماز جمعہ کے احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی ان رکعتوں کی وجہ سے عدم فرضیت جمعہ کا معتقد ہو جائے تو ان چار رکعتوں کو نہ پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔ (در مختار، شامی، شرح سفر السعادۃ۔ عالمگیری)

سوال :۔ ان چار رکعتوں کی نیت کس طرح کرے ؟

جواب :۔ اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اس پچھلی ظہر کے کہ جس کا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہ کیا۔ اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر جمعہ بموجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تب تو یہ چار رکعت ظہر کے دن کی ہوں گی اور ظہر کا فرض اس کے ذمّہ سے ساقط ہوا اور اگر جمعہ بموجب اقوال قویّہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اس کے ذمّہ ہے تو ادا ہو جائے گی۔ اور اگر قضا نماز اسکے ذمّہ نہیں ہے تو نفل ہو جانے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں غرض ان چار رکعتوں کا پڑھنے والا خالی فائدہ سے کسی طرح نہیں رہ سکتا۔ برخلاف تارک کے (در مختار، شامی)

سوال :۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ ان چار رکعتوں کو کس طرح پڑھے۔ بھری پڑھے یا خالی ؟

جواب :۔ اگر اس کے ذمّہ قضا نماز ظہر کی ہے، تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھری پڑھے۔ اور دو رکعت خالی اور اگر قضا نماز اس کے ذمّہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملا دے۔ (شامی)

سوال :۔ جمعہ کے دن وہ ساعت کونسی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے ؟

جواب :۔ اس ساعت کے اندر بہت اختلاف ہے چنانچہ سب اقوال بیالیس ہیں جن میں سے دو قول صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو بموجب اس قول کے دعا اپنے دل میں مانگے کیونکہ خطبہ میں سکوت کا حکم ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت۔ پچھلی ساعت

Marfat.com

ہے۔ اور عصر سے شام تک ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال :- جمعہ کی کے رکعت ہیں ؟

جواب :- دو رکعت ہیں جہر کے ساتھ۔ (عالمگیری)

سوال :- جمعہ میں کسی سورت خاص کا پڑھنا مستحب ہے ؟

جواب :- ہاں ہے سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا اعلیٰ اور غاشیہ کا پڑھنا سنت ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔ (عالمگیری، شامی)

باب عید کے بیان میں

سوال :- عید کے ہوتی ہیں ؟

جواب :- دو ہوتی ہیں۔ ایک عید الفطر۔ دوسری عید الاضحیٰ۔

سوال :- عید الفطر کون سی عید کا نام ہے اور عید الاضحیٰ کون سی عید کا نام ہے ؟

جواب :- عید الفطر اس عید کو کہتے ہیں جو بعد ختم ماہ مبارک رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے اور عید الاضحیٰ وہ جو ذوالحجہ میں دسویں تاریخ کو ہوتی ہے جس کی نویں تاریخ کو حج ہوتا ہے۔

سوال :- ان دونوں عیدوں کی نمازیں کیسی ہیں ؟

جواب :- واجب ہیں۔ (در مختار، کبیری)

سوال :- کیا ان نمازوں کے لیے بھی جمعہ کے کچھ شرطیں ہیں ؟

جواب :- ہاں وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے وجوب اور ادا کی ہیں۔ صرف دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔ برخلاف عیدین کے کہ ان میں خطبہ سنت ہے دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں بعد نماز کے (در مختار، عالمگیری)

سوال :- عید کے دن کی کیا کیا باتیں سنت ہیں ؟

جواب :- صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا ۲۔ غسل کرنا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ خوشبو لگانا ۵۔ نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا ۶۔ خاص عیدگاہ کو جانا ۷۔ راستہ کو بدلنا ۸۔ راستہ میں تکبیر کا پڑھنا مگر عید الفطر کو آہستہ پڑھتا جائے اور عید الاضحیٰ کے دن پکار کر اور عیدگاہ میں پہنچ کر ختم کرے ۹۔ فطرہ[1] کا عید کی

[1] صدقۂ فطر ایک آدمی کی جانب سے احتیاطاً دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دینی چاہیئے۔

نماز سے پہلے دینا ۱۰۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا اگر چھوہارے وغیرہ ہوں تو بعدد طاق کھاوے ورنہ کوئی دوسری میٹھی شے کھا کر عید کی نماز کو جائے۔ برخلاف عید الاضحیٰ کے اس میں نماز سے پیشتر نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال:۔ عیدین کی نماز کے لیے سواری پر جانا کیسا ہے؟

جواب:۔ درست ہے مگر پاپیادہ جانا افضل ہے (عالمگیری)

سوال:۔ ایک شہر میں عیدین کی نماز کئی جگہ ہونا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بالاتفاق درست ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب:۔ سورج میں سفیدی ہونے سے زوال تک وقت ہے مگر افضل یہ ہے کہ عید الاضحیٰ میں جلدی کریں اور عید الفطر میں تاخیر۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر عیدین کی نماز کسی عذر سے اس دن نہ پڑھی جائے مثلاً کثرت بارش سے یا ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا اور دوسرے دن بعد زوال کے رویت کا علم ہوا یا جس وقت نماز پڑھی گئی ابر تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ نماز زوال کے بعد پڑھی گئی۔ یا امام نے بے وضو نماز پڑھا دی تو کیا کیا جائے؟

جواب:۔ ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز تو دوسرے ہی دن زوال سے پہلے پڑھ لے اس لیے کہ بعد دوسرے دن کے پھر عید الفطر کی نماز جائز نہیں۔ اور عید الاضحیٰ کی نماز تین دن یعنی بارہویں تاریخ وقت زوال تک بلا کراہت درست ہے اور بلا عذر کے کراہت کے ساتھ (درمختار، عالمگیری)

سوال:۔ عیدین کی نماز کی کے رکعت ہیں؟

جواب:۔ دو رکعت ہیں بدوں اذان اور اقامت کے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ عید کی نماز کس طرح پڑھے؟

جواب:۔ امام اور مقتدی دونوں نیت کریں پھر تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر سبحانک اللھم.... پڑھیں پھر رفع یدین کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل سابق کے ہاتھ چھوڑیں پھر تیسری مرتبہ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ امام اعوذ بسم اللہ الحمد سورۃ پڑھے اور مقتدی نہ پڑھیں۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع قومہ سجدہ جلسہ کر کے دوسری رکعت کو کھڑے ہو جائیں پھر بعد پڑھنے اور سننے قرأت

Marfat.com

کے جب دوسری رکعت کا رکوع کریں تو پہلے رکوع سے تین تکبیریں زائد مثل سابق کے ادا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں یہ چوتھی تکبیر انتقالی رکوع کی اس نماز میں واجب ہے پھر بعد رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ وغیرہ کے نماز کو پورا کریں۔ پھر امام خطبہ پڑھے اس طور سے قیام کے اندر دونوں رکعتوں میں کل نو تکبیریں ہوتی ہیں۔ چھ زائد جس میں رفع یدین ہوتا ہے اور تین اصلی جس میں ایک تکبیر تحریمہ ہے۔ رفع یدین کے ساتھ اور دو رکوع کے لیے ہیں۔ ان میں رفع یدین نہیں۔ (عالمگیری)

سوال:- ان تکبیرات کے درمیان کچھ پڑھے یا نہیں اور رفع یدین کے بعد ہاتھ چھوڑے یا نہیں؟

جواب:- کچھ نہ پڑھے صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش رہے اور ہاتھ چھوڑے رکھے کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے ان کے بعد تو ہاتھ باندھا جاتا ہے جیسے کہ اول تکبیر کے بعد ہاتھ باندھا گیا اور ثنا پڑھی گئی اور جس تکبیر کے بعد کچھ نہیں پڑھا جاوے۔ اس میں ہاتھ چھوڑا جاتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ (تنویر الابصار، درمختار، شامی)

سوال:- اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قیام میں اس وقت پایا جبکہ امام تکبیریں کہہ چکا تھا تو اب کیا کرے؟

جواب:- پہلے اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں ادا کرے۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو کیا کرے؟

جواب:- اگر اس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ رکوع ملنے کی اُمید ہے تو تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیر زائد رکوع میں جا کر کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو بھی متابعت امام کی کرے باقی تکبیریں اس سے ساقط ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قومہ میں پایا تو کیا کرے؟

جواب:- کچھ بھی نہ کرے اسی طرح مل جائے اسلیے کہ اس شخص نے رکعت نہیں پائی مسبوق ہو گیا۔ اور اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھیگا۔ اسوقت تکبیریں بعد قرأت کے رکوع سے پہلے کہیگا۔ اور یہی حال سجدہ ملنے والے اور دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے برخلاف لاحق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہے گا۔ اس لیے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے۔ اور مسبوق اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال:- اگر کسی نے امام کو تشہد میں پایا تو کیا کرے؟

جواب:- اپنی دو رکعت عید کی مع چھ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے اگرچہ یہ تشہد سجدہ سہو کا ہی ہو۔ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر امام نے پہلی رکعت میں سہواً تکبیروں سے پہلے قرأت شروع کر دی تو کیا کرے ؟

جواب :۔ اگر امام نے الحمد اور سورہ دونوں پڑھ لیں تب تو دو رکعت کے آخر میں تکبیریں کہہ لے اور اگر صرف الحمد ہی پڑھی ہے تو زائد تکبیریں کہہ کر الحمد اور سورۃ پڑھے۔ (کبیری)

سوال :۔ اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کر دیا تو کیا کرے ؟

جواب :۔ تکبیریں رکوع میں کہہ لے رکوع سے قیام کی طرف عود نہ کرے۔ (تنویر الابصار، مختار)

سوال :۔ اگر کسی کی نماز عید کی فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اس کی قضا نہیں ہے مگر گھر میں چار رکعت نفل[1] بلا تکبیر زائد مثل چاشت کی ادا کرے (تنویر الابصار)

سوال :۔ عید کے خطبہ کو پہلے بیٹھ کر مثل جمعہ کے شروع کرے یا پہلے ہی کھڑا ہو جائے ؟

جواب :۔ ہمارے مذہب میں عیدین کے خطبوں میں پہلے نہ بیٹھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جب امام خطبہ میں تکبیریں پڑھے تو قوم بھی پڑھے یا نہیں ؟

جواب :۔ نہ پڑھے۔ (طحطاوی)

سوال :۔ خطبہ کی ابتداء میں پہلے امام کو کیا پڑھنا چاہیئے ؟

جواب :۔ خطبہ کے شروع کرنے سے پہلے نو بار تکبیریں پیہم کہے، اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایسے خطبے کتنے ہیں جن کا شروع الحمد سے ہوتا ہے ؟

جواب :۔ وہ تین خطبے ہیں اول جمعہ کا دوسرے طلب باراں کا تیسرے نکاح کا۔ (تنویر، درمختار)

سوال :۔ وہ کون سے خطبے ہیں جو اللہ اکبر سے شروع ہوتے ہیں ؟

جواب :۔ وہ پانچ خطبے ہیں، دو خطبے دونوں عیدوں کے اور تین خطبے حج کے (تنویر، درمختار)

سوال :۔ عیدین کے خطبے میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے ؟

جواب :۔ اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو بعد تکبیر تسبیح تہلیل اور تحمید و درود کے احکام صدقہ فطر کے بیان کئے جاتے ہیں اگر خطبہ عید الاضحیٰ کا ہے تو احکام قربانی کے اور اگر علاوہ عیدین کے اور کسی کا خطبہ ہے تو

---

[1] ان سورتوں کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں سبح اسم، دوسری میں والشمس تیسری میں واللیل اور چوتھی میں والضحیٰ اس کو سال کی نمازوں کے تعداد کے موافق ثواب ملے گا۔ (مراقی الفلاح)

Marfat.com

جس چیز کی حاجت ہو امام تعلیم دے۔ اس لیے کہ خطبہ تعلیم ہی کے لیے شروع ہوا ہے (در مختار، عالمگیری)

سوال:۔ اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو کونسی نماز پہلے پڑھے؟

جواب:۔ پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے۔

سوال:۔ اس جگہ پر مختصر سا خطبہ عید الفطر کا بھی بیان فرما دیجیے؟

جواب:۔ پہلے امام بغیر بیٹھنے کے منبر پر کھڑا ہو دے اور قوم کی طرف منہ کر کے نو مرتبہ تکبیر پڑھ کر اس طرح خطبہ شروع کرے۔

خطبہ اولٰی عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَھُوَ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّزَمَانٍ وَّھُوَ الْمَشْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ فَاِنَّ التَّقْوٰی اَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ فَاِنَّ الْعِبَادَۃَ رَافِعَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ ھَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَھْرِ الصِّیَامِ وَھَلْ اَدْرَکْتُمْ لِمَاذَا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ یَا اَسَفَاہُ عَلٰی ضَیْفٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنَ الْاِکْرَامِ نُزُلًا یَحَسْرَتَاہُ عَلٰی رَفِیْقٍ شَفِیْقٍ وَّدَّعَنَا وَمَشٰی اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَھْرَ طَھَارَۃِ الْقُلُوْبِ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا نَھْرَ کَفَّارَۃِ الذُّنُوْبِ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَھْرَ التَّرَاوِیْحِ وَالتَّسَابِیْحِ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا شَھْرَ الْقَنَادِیْلِ وَالْمَصَابِیْحِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ فَائِتٍ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَغْفِرُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

Marfat.com

یہاں تک پہنچ کر تین چھوٹی آیت کی مقدار جلسہ کرے پھر کھڑا ہو کر سات مرتبہ تکبیر کہہ کر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

خطبہ ثانیہ عید الفطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَمَرَ بِذِکْرِہٖ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُفْصِحًا بِشُکْرِہٖ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ اَوْجَبَ لَکُمْ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ رَکْعَتَیْنِ مَعَ سِتَّۃِ تَکْبِیْرَاتٍ وَّاَوْجَبَ اَدَآءَ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّکَلَّفٍ مَّالِکٍ لِّمِقْدَارِ النِّصَابِ فَاضِلًا عَنْ حَوَآئِجِہِ الْاَصْلِیَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ جِنْسِ الثِّیَابِ اَوِ الدَّارِ اَوِ الْعَبْدِ اَوِ الدَّوَآبِّ عَنْ نَّفْسِہٖ وَمَمَالِیْکِہٖ وَاَوْلَادِہِ الصِّغَارِ لَا عَنْ زَوْجَتِہٖ وَوَالِدَیْہِ وَاَوْلَادِہِ الْکِبَارِ اِلَّا اسْتِحْسَانًا عَنْ کُلِّ رَاْسٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ دَقِیْقِہَا اَوْ سَوِیْقِہَا اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ قِیْمَۃُ کُلٍّ مِّنْہَا وَمَصَارِفُہَا کَمَصَارِفِ الزَّکٰوۃِ وَاَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَآئِہَا قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَی الْمُصَلّٰی قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْعُظَمَآءِ وَاَصْحَابِہِ الْاُمَنَآءِ خُصُوْصًا عَلٰی اَجَلِّ صَاحِبٍ وَّاَسْعَدِ رَفِیْقٍ اَلْخَلِیْفَۃِ السَّامِیْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلَی الْاِمَامِ الْہُمَامِ الشَّفُوْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلَی الشَّاکِرِ الصَّابِرِ زَوْجِ الْاِبْنَتَیْنِ لِرَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَمُظْہِرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَآئِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی رَیْحَانَتَیْ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَعَلٰی اُمِّہِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ الْحَمْزَۃِ وَالْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَعَلَی السِّتَّۃِ الْبَاقِیَۃِ مِنَ الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ وَسَائِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ

Marfat.com

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وارحمنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات واصلح ذات بینہم والف بین قلوبہم واعز الاسلام وناصریہ واذل الشرک ومعاونیہ واجعلنا من المؤتمرین بقولک المبین ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ۔ اذکروا اللہ اذکرکم واشکروا نعمتہ وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واعظم واتم واکبر ۔

بعد ختم خطبہ کے چودہ مرتبہ تکبیر آہستہ پھر پڑھے۔ جب منبر سے اترے کہ یہ بھی مستحب ہے۔ (درمختار)

سوال :- ایک خطبہ عید الاضحیٰ کا بیان کر دیجئے؟

جواب :- پہلے امام مثل عید الفطر کے منبر پر کھڑا ہووے اور قوم کی طرف منہ کرکے نو مرتبہ تکبیر پڑھ کر خطبہ اس طرح شروع کرے (درمختار)

خطبہ اولیٰ عید الاضحیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد سبحان من جعل اہراق الدم یوم النحر احب الاعمال اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ واحذرکم بمعصیات اللہ واعلموا ان ہذا الیوم تشریق فتقربوا فی ہذا الیوم بضحایاکم واجعلوہا من اطیب ذخائرکم فانہا یوم القیامۃ مطایاکم واجتنبوا العوراء والعرجاء والمریضۃ والجرباء ومقطوعۃ الاذن ومعدمۃ الاسنان وکل ذات عیب ینقص من لحمہا واختاروہا بسمنہا فالشاۃ السمینۃ افضل من الشاتین الہزیلتین فالبدنۃ عن سبع والبقرۃ عن سبع والشاۃ عن واحد ولا ذبح الا من بعد صلوٰۃ العید من یوم النحر ویومین بعدہ ویستحب التصرف ثلث لنفسہ وثلث

هدیۃ وثلث للفقراء والمساکین ان کانت تطوعاً وان کانت وصیۃ یتصدق بجمیعھا وعظموا شعائر اللہ وادوا الفرائض والحقوق فان اللہ تعالی ذاکر لمن ذکرہ وشاکر لمن شکر اعاد اللہ علینا برکۃ ھذا العید وامنا من سوء یوم العید واجعلنا من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون برحمتہ وھو ارحم الراحمین اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم والبدن جعلنھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر فاذکروا اسم اللہ علیھا صواف فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر کذلک سخرنھا لکم لعلکم تشکرون ان اللہ تعالی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

اس کے بعد تین آیت چھوٹی کے مقدار بیٹھ جاوے، سات مرتبہ تکبیر پڑھ کر پھر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

خطبہ ثانیہ عید الاضحٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمداً کثیراً کما امر ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لمن جحد بہ وکفر ونشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ سید الجن والبشر صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللھم صل علی محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم ثم السلام من الحق الحقیق علی الخلیفۃ العتیق امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک الوھاب علی اعدل الاصحاب ناطق بالحق والصواب امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک الدیان علی ذی النورین والبرھان امیر المؤمنین عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الولی علی امیر الوصی اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وعلی الامامین الھمامین امیر المؤمنین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالی عنھما وعلی امھما سیدۃ النساء

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعلی عمیہ المکرمین بین الناس الحمزۃ والعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ وسائر الفرق المہاجرین والانصار والتابعین الابرار الاخیار الی یوم القرار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولا تجعلنا منہم عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واعظم واتم واکبر۔

یہاں بھی مثل عید الفطر کے ۴ امرتبہ تکبیر پڑھ کر منبر سے اترے۔ (درمختار)

سوال :۔ تکبیرات تشریق کن پر واجب ہیں؟

جواب :۔ جن پر نماز فرض ہے انہیں تکبیریں بھی واجب ہیں بموجب مذہب صاحبین رحمہما اللہ کے تو اب مسافر اور تنہا پڑھنے والے پر بھی یہ تکبیریں واجب ہوئیں۔ (تنویر۔ درمختار)

سوال :۔ ان تکبیرات کو کب سے کب تک پڑھے؟

جواب :۔ عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک بعد ہر فرض نماز کے باآواز بلند ایک بار پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (تنویر درمختار)

سوال :۔ عورت بھی آواز سے کہے یا نہیں؟

جواب :۔ نہیں عورت آہستہ کہے۔ (درمختار)

سوال :۔ بعد فرض نماز کے اگر کلام کرے یا اور کوئی بات جو منافی نماز ہے تب بھی تکبیر پڑھے یا نہیں؟

جواب :۔ فرض نماز کے سلام کے متصل ہی یہ تکبیر کہی جاتی ہے اگر کوئی فعل بھی ایسا سرزد ہو کہ جو مانع ہو بناء نماز کا پھر یہ تکبیریں ساقط ہو جاتی ہیں۔ (درمختار، شامی)

سوال :۔ اگر کوئی ایام تشریق کی نماز میں قضا کرے تو تکبیریں کہے یا نہیں؟

جواب :۔ نہیں کہے اسی طرح اگر غیر ایام تشریق کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھ لے تو بھی نہ کہے۔ ہاں اگر اسی سال کے انہی دنوں کی نماز کی قضا انہیں دنوں میں کرے تو البتہ تکبیریں بھی کہے[1] (درمختار، شامی)

---

[1] اس سے وہ صورت نکل گئی کہ کسی اور سال کے ایام تشریق کی نمازوں کی قضا اس سال کے ایام تشریق میں ادا کرے تو اس میں تکبیرات تشریق نہیں۔ (شامی۔ درمختار)

Marfat.com

باب مسافر کی نماز کے بیان میں

سوال :۔ مسافر کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ مسافر ہر چلنے والے کو کہتے ہیں مگر شریعت کے اندر مسافر وہ ہے جس کے سفر کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس مسافت میں صبح سے شام تک چلنے کی شرط نہیں ہے بلکہ صبح سے زوال تک کا چلنا معتبر ہے جو شخص اتنی مسافت طے کرنے کا ارادہ کر کے شہر سے باہر جاوے اس کیلئے احکام بدل جاتے ہیں۔ (تنویر، درمختار، شامی)

سوال :۔ وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کے لیے بدل جاتے ہیں ؟

جواب :۔ نماز کا قصر ہو جانا یعنی بجائے چار رکعت کے ایسا مسافر دو پڑھے گا۔ روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا موزوں کی مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا جمعہ عیدین قربانی کے وجوب کا ساقط ہونا وغیرہ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ یہ مسافت کہ جو مسافر سے تبدیل احکام کرتی ہے۔ کونسی چال کی معتبر ہے ؟

جواب :۔ اوسط چال کی معتبر ہے اور وہ چال اونٹ اور پیادہ چلنے والوں کی چال ہے اور وہ بھی ان دنوں کے اندر جو سال میں سب سے چھوٹے دن ہوں (عالمگیری)

سوال :۔ اس حساب سے کوس اور میل کس قدر ہوتے ہیں ؟

جواب :۔ کوس اور میل معتبر نہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شہر کے دو راستے ہوں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہے اور دوسرے راستہ سے دو دن کی تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جس راستہ سے مسافر چلے گا۔ اسی راستہ کا حکم اس پر جاری ہو گا۔ اگر تین دن کے راستہ سے چلیگا تو راستہ میں نمازیں قصر سے پڑھتا جائے گا اور اگر دو دن کے راستہ سے جائیگا تو قصر نہیں کریگا (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ جلد طے ہوتی ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جب مسافت عادت کے بموجب تین دن کی چال کی ہے تو اس مسافت کو جو طے کریگا

Marfat.com

وہی مسافر شرعی ہے۔ خواہ ریل ہی کی سواری کا سوار کیوں نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر پر رخصت کا حکم کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: جب اپنے شہر کی عمارت کو پیچھے چھوڑے اسوقت سے اس پر حکم رخصت ہے اور جب تک اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہوا اسوقت تک حکم رخصت رہے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: وطن کے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: دو قسم کے ایک وطن اصلی دوسرا وطن اقامت۔ (عالمگیری)

سوال: وطن اصلی کس کو کہتے ہیں اور وطن اقامت کس کو؟

جواب: وطن اصلی وہ ہے جو اس کی اور اس کے اہل کی بود و باش کی جگہ ہے اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: ایک شخص کا وطن اصلی پہلے اور تھا۔ اور پھر دوسری جگہ اس نے بود و باش اختیار کرلی۔ اس حالت میں کون سا وطن اصلی شمار ہوگا؟

جواب: اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہوگیا ہے تو اب یہ وطن اصلی ہے اس وطن نے اس وطن کو باطل کردیا۔ اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے گو بود و باش نہ ہو مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں اصلی شمار ہوں گے۔ جب وہاں جائیگا (گو یہ جانا دو ہی روز کا ہو) مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئیگا۔ تب بھی مقیم ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں جن کی وجہ سے مقیم ہو کر رخصت کا حکم اسپر سے اُٹھ جاتا ہے؟

جواب: پانچ شرطیں ہیں۔ ایک تو مسافر چلنا موقوف کرے اگر مسافر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو مقیم نہ ہوگا۔ دوسرے جہاں نیت اقامت کی ہو۔ وہ جگہ لائق ٹھہرنے کے ہو اگر جنگل میں یا دریا یا جزیرے میں اقامت کی نیت کریگا تو مقیم نہ ہوگا۔ تیسرے نیت اقامت کی ایک ہی جگہ کی ہو اگر دو چار جگہ اقامت کی نیت کریگا تو مقیم نہ ہوگا۔ چوتھے پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھہرنے کی نیت کرے اگر اس سے کم نیت کریگا تو مقیم نہ ہوگا پانچویں رائے میں مستقل ہو اگر نوکر یا غلام یا عورت بلا دریافت اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کرلیں گے تو مقیم نہ ہوں گے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے پندرہ دن کی نیت اقامت نہیں کی مگر نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ جاؤں گا

یا فلاں جہاز میں اور اس قافلہ یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہے تو یہ شخص مقیم ہے یا مسافر؟
جواب: یہ شخص حکماً مقیم ہے، اس کو پوری نماز ادا کرنی ہوگی۔ (درمختار)
سوال: ایک شخص مکہ معظمہ میں اوّل عشرہ ذوالحجہ کو پہنچا، اور نیّت اقامت پندرہ دن کی کرلی۔ آیا اس نیّت سے مقیم ہوگا یا نہیں؟
جواب: مقیم نہیں ہوگا۔ کیونکہ پندرہ دن جو اقامت میں شرط ہیں۔ وہ عرفات میں جانے کے سبب پورے نہ ہوں گے اور عرفات میں جانا ضروری ہے۔ لہٰذا سفر ہی کا حکم رہے گا۔ (عالمگیری)
سوال: ایک نے تین دن کی منزل کا قصد کیا راستہ میں دو دن کی منزل کے بعد وطن اصلی کو لوٹ آیا اس پر کیا حکم ہے؟
جواب: اس شخص پر اس وقت تک سفر کا حکم تھا جب تک اس نے لوٹنے کا قصد نہیں کیا تھا۔ اور جس وقت لوٹنے کا قصد کیا اسی وقت سے رخصت کے احکام ساقط ہو گئے۔ ہاں اگر تین منزل طے کر چکنے کے بعد لوٹتا تو پھر مسافر تھا۔ (عالمگیری۔ درمختار)
سوال: حکام اپنے علاقہ میں جو دورہ کیا کرتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر دورہ مسافت شرعی کی مقدار کا ہے تو نمازیں قصر پڑھیں ورنہ پوری ادا کریں یہ نہیں ہے کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ (درمختار شامی)
سوال: اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لیے مگر یہ معلوم نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہوگا یا کام کس جگہ بنے گا یہ شخص راستہ میں نماز کس طرح ادا کرے؟
جواب: یہ شخص اوّل گمان غالب پر عمل کرے اگر تین دن کی منزل پر ملزم کے مل جانے کا یا کام بن جانے کا یقین ہے تو نماز قصر پڑھے اور اگر شروع سفر میں اس یقین کے ساتھ نہیں ہے تو گویا ساری دنیا میں پھر آوے تب بھی مقیم ہی کے حکم میں ہے ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گا۔ (عالمگیری)
سوال: عورت حائضہ اور لڑکا نابالغ اور کافر یہ تینوں تین دن کی مسافت کے مسافر ہوئے۔ دوسری منزل پر عورت حیض سے پاک ہوئی اور لڑکا بالغ ہوا، اور کافر مسلمان اب تینوں نماز اس تیسری منزل سے قصر پڑھیں یا پوری؟
جواب: عورت اور لڑکا پوری نماز پڑھیں گے اور کافر قصر اس لیے کہ عورت اور لڑکا بوجہ عذر آسمانی کے

سفر کی ابتداء میں ادائے نماز کے اہل نہ تھے اور کافر ابتدائے سفر میں بوجہ عذر اختیاری کے اہل تھا۔ اس لیے کافر کے حق میں سفر اوّل منزل سے معتبر ہوا۔ اور عورت اور لڑکے کے حق میں دوسری منزل سے۔
(درمختار، شامی)

سوال: اگر مسافر دو فرض کی جگہ چار پڑھے تو کیسا؟

جواب: اگر بھول کر پڑھے تو آخیر میں سجدہ سہو کر لے۔ دو فرض ہو جائیں گے۔ دو نفل اور اگر قصداً پڑھے گا تو گنہگار مستحقِ نار ہو گا۔ (تنویر، درمختار)

سوال: مسافر چار رکعت والے فرضوں کو ہی قصر پڑھے یا تین رکعت والے فرض کو بھی؟

جواب: صرف چار رکعت والے فرض کو ہی قصر پڑھے گا اور باقی سب فرض نمازیں جیسی ہیں ویسی ادا کرے گا۔ (تنویر، درمختار)

سوال: سنتیں بھی قصر پڑھی جائیں گی یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں ہاں اگر اطمینان نہ ہو خوف ہو تو سفر میں ترک کرنے کا مضائقہ نہیں (عالمگیری)

سوال: مسافر کو چلتی کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: اگر مسافر رکوع اور سجود پر قدرت ہے تو بالاتفاق نماز اشارہ سے جائز نہیں اسی طرح اگر قیام پر قدرت ہے اور پھر بیٹھ کر پڑھے تب بھی صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے۔ برخلاف اور سواریوں کے کہ اُن پر اشارہ سے ہی نماز پڑھنا مشروع ہے۔ یہاں تک کہ اگر گھوڑے کے زین یا اونٹ کے پالان پر سجدہ کرے تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کشتی ٹھہری ہوئی ہو تو اس پر نماز پڑھنا مسافر کو کیسا؟

جواب: اگر بندھی ہوئی ہو اور زمین پر ٹھہری ہوئی ہو تو درست ہے مگر بیٹھ کر فرض پڑھنا بلا عذر صحیح نہیں اور اگر زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے۔ اور باہر نماز پڑھنا ممکن بھی ہے تو درست نہیں۔ اور یہی حکم کشتی میں نماز پڑھنے کا مقیم کے لیے ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر امام ہو اور مقتدی مقیم تو یہ دونوں اپنی نمازیں کیسی پڑھیں؟

جواب: مسافر امام اپنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی مقیم سلام نہ پھیرے۔ بلکہ دو اور پڑھے مگر ان دونوں رکعتوں میں مقیم مقتدی قراءت نہ پڑھے مقدار قراءت خاموش کھڑا رہے (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ جیسے وقتی نماز میں اقتدار مقیم نے مسافر کا کر لیا کیا اسی طرح قضا نماز میں بھی کر لے ؟

جواب :۔ ہاں کرے مقیم کو بعد وقت کے بھی مسافر کا اقتدار درست ہے۔ برخلاف مسافر کے کہ اس کو مقیم امام کا اقتدار چار رکعت والی نماز میں بعد وقت کے جائز نہیں جیسا کہ باب الامامت میں گذرا۔

سوال :۔ اس کی وجہ نہیں معلوم کہ وقت کے اندر تو مسافر کیوں اقتدار مقیم کا کرے اور بعد وقت کے کیوں نہیں کرے ؟

جواب :۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسافر کے فرض وقت کے اندر باتباع امام پورے چار ہو جاتے ہیں۔ اور بعد وقت کے یہ حکم نہیں ہے۔ اب اگر وقت کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھیگا تو قعدہ و قرات کے حق میں فرض پڑھنے والے کا اقتدار غیر فرض پڑھنے والے پیچھے ہوگا اور یہ ناجائز ہے یعنی مقیم امام پر بیچ کا قعدہ واجب ہے اور مقتدی مسافر پر فرض اسی طرح پچھلے دوگانیں مقیم امام پر قرات سنت ہے اور مقتدی مسافر پر فرض، غرض ظہر اور عصر اور عشاء میں مسافر کو قضا نمازوں میں مقیم کا اقتدار صحیح نہیں، ہاں مغرب اور فجر میں درست ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال :۔ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری رکعت میں آکر شریک ہوا تو بقیہ نماز کس طرح ادا کرے ؟

جواب :۔ ایک رکعت تو مسافر امام کے ساتھ ہو ہی چکی جو واقعہ میں دوسری ہے۔ اب تین رکعت بعد سلام امام مسافر کے اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں جو واقعہ میں تیسری ہے قرات نہ پڑھے۔ بمقدار قرات خاموش کھڑا رہے پھر رکوع سجود کر کے کھڑا ہو جاوے پھر اس دوسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں چوتھی ہے کچھ نہ پڑھے اس رکعت کے ختم کے بعد قعدہ کرے اب تیسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں پہلی فوت شدہ ہے سبحانک اللھم اور الحمد اور سورۃ سب پڑھے اس لیے کہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور ان دونوں میں مثل لاحق ہے۔

(عالمگیری، در مختار، شامی، کبیری)

سوال :۔ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدار قعدہ میں کرے تو بقیہ نماز مقتدی مقیم کسطرح ادا کرے ؟

جواب :۔ پہلی دو رکعتوں میں کچھ قرات نہ پڑھے کیونکہ ان میں مقیم حکماً مقتدی ہے اور مثل لاحق کے ہے پچھلی دو رکعتوں میں قرات پڑھے کیونکہ ان میں مسبوق ہے۔ مسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد نماز کے کہدے کہ مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری کر لو۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال :۔ مسافر کو سفر کون سے دن بہتر ہے ؟

Marfat.com

جواب :۔ پنجشنبہ اور شنبہ کی صبح اکثر روحی فداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کو فرمایا کرتے تھے (احیاء العلوم)

باب مریض کی نماز کے بیان میں

سوال :۔ کیسا بیمار نماز فرض واجب بیٹھ کر پڑھے؟

جواب :۔ وہ بیمار کہ جو عاجز ہے کھڑے ہونے سے اور عجز کے معنی جس پر فقہاء کا فتویٰ ہے یہ ہیں کہ بیمار کو کھڑے ہونے سے ضرر ہوتا ہو خواہ ضرر حقیقی ہو جیسے درد کا زیادہ ہونا یا پیپ کا بہنا یا ضرر حکمی ہو جیسے خوف یا زیادتی مرض یا تاخیر صحت مرض۔ (در مختار وغیرہ)

سوال :۔ ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے سے قیام پر قادر ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ یہ شخص جس قدر قیام پر قدرت رکھتا ہے۔ اسی قدر قیام کرنا اس پر واجب ہے اگرچہ تکبیر تحریمہ اور ایک آیت ہی کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے ہی ہو جائے۔ غور کا مقام ہے کہ قیام جب اس مقدار کا بھی درکار ہے۔ تو ذرا سے عذر کے ساتھ بیٹھ کر نماز کسطرح جائز ہو جائیگی اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگ اس سے غافل ہیں۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص قیام تو کر سکتا ہے مگر رکوع اور سجود سے عاجز ہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب :۔ یہ شخص اگر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہے تو کھڑا ہونے سے اسکو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔ (رد المختار)

سوال :۔ ایک شخص سیدھا بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں اگر دیوار یا آدمی وغیرہ کا سہارا لگ جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ یہ شخص کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب :۔ یہ شخص اگر سہارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو پھر لیٹ کر پڑھنا اس کو جائز نہیں۔ سہارے سے ہی پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال :۔ ایک شخص نہ قیام پر قادر ہے نہ رکوع اور سجود پر مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے یہ شخص کس طرح نماز پڑھے؟

جواب :۔ یہ شخص بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے مگر رکوع سے سجدہ کے لیے زیادہ جھکے اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :- اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کے لیے کوئی چیز آگے رکھ لے درست ہے یا نہیں ؟
جواب :- درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (در مختار)
سوال :- اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہیں تو یہ شخص سجدہ کرنے کے حق میں عاجز ہے یا نہیں ؟
جواب :- عاجز نہیں ہے۔ اس شخص پر واجب ہے کہ ناک پر سجدہ کرے اگر ناک پر سجدہ نہ کریگا اور اشارہ سے سجدہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)
سوال :- لیٹ کر نماز پڑھنا کس حالت میں جائز ہے ؟
جواب :- جس وقت سہارے سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو۔ (عالمگیری)
سوال :- لیٹ کر مریض کس طرح نماز ادا کرے ؟
جواب :- چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے مگر کھڑے رکھے اسلیے کہ پاؤں پھیلانا قبلہ کی طرف مکروہ ہے اور اپنے سر کو تکیہ وغیرہ سے ابھارے تاکہ مشابہ ہو جائے بیٹھنے والوں کے۔ پھر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجود کرے اور اگر چت نہ لیٹا جائے تو داہنے پہلو سے لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر ایسے بھی نہ پڑھ سکے تو بائیں پہلو سے مگر چارپائی کو پھروا لے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ (در مختار)
سوال :- اگر کوئی منہ کا پھیرنے والا قبلہ کی طرف موجود نہ ہو تو کیا کیا جائے ؟
جواب :- جدھر منہ ہو اشارہ سے ادا کرے اصل یہ ہے کہ جب عذر[1] سے ارکان ساقط ہو گئے تو شرائط بطریق اولیٰ ساقط ہو جائیں گے۔ سوائے وقت۔ (در مختار شامی)
سوال :- اگر کوئی سر کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کیا کرے ؟
جواب :- اس وقت اس مریض سے نماز ساقط ہے مگر جب اس کے مرض کو تخفیف ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس مریض پر ایسی حالت کا زمانہ کس قدر گزرا اگر ایک رات دن یا اس سے کم گزرا تو جس قدر نمازیں قضا ہوئیں ان کو قضا کرے۔ اور اگر زمانہ اس مرض کا ایک رات دن سے زیادہ گزرے تو پھر بصورتِ تخفیف مرض قضا بھی نہیں۔ اور یہی حکم اس بیہوشی کا ہے جس کی بیہوشی بیماری سے ہو یا خوف سے اگر نشہ وغیرہ سے ہوگی تو خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ ہوں۔ سب کی قضا واجب ہوگی۔ مثل سونے والے کے (در مختار۔ عالمگیری)

---

[1] یہ عذر اسی وقت ہے جب کوئی چارپائی کا پھیر نیوالا موجود نہ ہو اور اگر آدمی موجود ہوں اور مریض ان سے چارپائی پھیرنے کو نہ کہے اور بے استقبال قبلہ نماز ادا کرے تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی اسی طرح اور شرائط اور ارکان کی نسبت بھی یہی حکم ہے (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ ایک مریض بیہوش تو رہتا ہے مگر کبھی کبھی اس کو ہوش بھی آجاتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب :۔ اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہے یعنی دن رات بیہوش رہتا ہے اور روز صبح کے وقت میں آجاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے اور اگر وقت معین نہیں ہے تو قضا نہیں ہے (درمختار، شامی، تنویر)
سوال :۔ اگر مریض قرأت اور تسبیح اور تشہد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو کیا کرے؟
جواب :۔ حتی الامکان ادا کرے ورنہ ترک کرے۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر مریض رکعتوں یا سجدوں کے شمار کو یاد نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟
جواب :۔ کسی دوسرے آدمی کو نماز پڑھنے کے وقت اپنے پاس بٹھالے تاکہ وہ اس کو تبلاتا جائے اور یہ تبلانا تعلیم نہیں ہے، جس سے نماز میں فساد لازم ہے بلکہ یہ یاد دہانی ہے۔ (درمختار، شامی)

باب جنازہ کے بیان میں اور جو اس سے متعلق ہے

سوال :۔ جان کنی کی کیا علامت ہے؟
جواب :۔ پاؤں کا سست ہو جانا اس طرح کہ کھڑے نہ ہو سکیں خصیوں کی کھال کا کھچ جانا ناک کا ٹیڑھا ہو جانا۔ دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا منہ کی کھال کا اس طرح تن جانا کہ اس میں نرمی نہ رہے (عالمگیری)
سوال :۔ جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں اس وقت اقربائے میت کو کیا کرنا چاہیئے کہ جو سنت اور مستحب ہیں؟
جواب :۔ اول اس کے منہ کو قبلہ کی طرف پھیر دیں کہ یہ سنت ہے دوسرے غرغرہ سے پہلے اس کے پاس پکار کر شہادتین تلقین کریں یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھیں یا صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس سے یہ نہ کہیں کہ تو پڑھ اس لیے کہ خوف ہے کہ مبادا وہ جھڑک دے اور جب شہادتین ایک بار کہہ لے تو پھر تلقین نہ کریں ہاں اگر وہ کوئی کلام کرے تو پھر تلقین کریں تاکہ اخیر کلمہ زبان پر شہادتین ہوں، اور تلقین بالاجماع مستحب ہے۔ تیسرے سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد اس کے روبرو پڑھیں کہ یہ بھی مستحب ہے۔ چوتھے خوشبو اس کے پاس رکھیں۔ (درمختار، عالمگیری)
سوال :۔ جان کنی کے وقت اگر کوئی توبہ کرے اپنے گناہوں سے تو مقبول ہے یا نہیں؟
جواب :۔ بے شک گناہوں کی توبہ مقبول ہے مگر کفر کی توبہ مقبول نہیں اس وقت کافر مسلم نہیں ہو سکتا (درمختار)
سوال :۔ یہ باتیں تو جان کنی کے وقت کی تبلائیں، اب یہ تبلائیے کہ جب دم نکل جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

Marfat.com

جواب:۔ پہلے اس کے چہرے ایک چوڑی پٹی سے باندھیں اور اس کے سر پر گرہ دیدیں پھر آنکھیں بند کریں۔ نہایت نرمی اور آسانی سے آنکھیں بند کرنے والا یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَآئِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔ اس کے بعد ہر ایک جوڑ اور بند ڈھیلا کرے اسطرح کہ پہلے دونوں کلائیاں اس کی بازو کی طرف لے جائے۔ اور پھر پاؤں کی طرف پھیلائے پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دے۔ اور پھر پنڈلیوں کو زانوں کی طرف موڑ کر سیدھا کرے اور جن کپڑوں میں مرا ہے وہ اتار لیں اور ایک کپڑے سے تمام بدن ڈھک دیں۔ اور اس کے پیٹ پر لوہا یا کوئی اور بھی چیز وزنی رکھ دیں تاکہ پھولے نہیں۔ پھر اس کے فرض ادا کرنے میں جلدی کریں۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال:۔ اگر معاذ اللہ کسی سے بروقت تلقین کلمات کفریہ سرزد ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس وقت کے کلمات کا کچھ اعتبار نہیں، اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو مسلمان مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ حیض و نفاس والی عورت یا جنبی کا بیٹھنا موت کے وقت مردہ کے پاس جائز ہے یا نہیں

جواب:۔ جائز ہے مگر نیک اور صالح لوگوں کا اس وقت بیٹھنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کوئی عورت مرے اور اس کا بچہ پیٹ میں تڑپتا ہو اس وقت کیا کیا جائے؟

جواب:۔ پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ مردہ کے غسل کی ترکیب بطریق مسنون مفصل بیان کیجئے؟

جواب:۔ جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اس تختہ کو جس پر غسل دینا منظور ہے میت کے رکھنے سے پہلے بعد طاق یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ لوبان وغیرہ کی خوشبو سے دھونی دیں اسطرح کہ تختے کے گرد اس خوشبو کی چیز کو پھرا دیں پھر مردہ کو لٹا دیں جس طرح آسان ہو خواہ قبلہ کی طرف پیر کر کے جیسا کہ حالت مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانے کے لیے لٹاتے ہیں خواہ شمالاً جنوباً جیسا کہ قبر میں رکھنے کا دستور ہے اس جگہ پردہ بھی کر لینا مستحب ہے تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اس کے مددگار کے اور کوئی نہ دیکھے پھر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے ڈھک کر پہلے استنجا کرا دیں طریقہ استنجا کرانے کا یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ لے پھر نجاست کے مقام کو دھوئے کپڑا یوں لپیٹنا ہوتا ہے کہ جسطرح ستر کو دیکھنا

Marfat.com

حرام ہے اسی طرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہے مرد مرد کی اور عورت عورت کی ران کو بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ بھی ستر غلیظ میں داخل ہے پھر تختہ پر لٹانے کے بعد مُردہ کو اوّل وضو کرائیں شروع مردہ کے وضو ء کا ہاتھوں سے نہ ہوگا۔ بلکہ منہ اور ناک سے ہوگا اسطرح کہ بجائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر لپیٹ کر مُردہ کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑھے اور تالو کو صاف کرے اور اس کے نتھنوں میں بھی انگلی داخل کر کے صاف کرے پھر منہ پر پانی ڈال کر دھودے پھر کہنیوں تک ہاتھ دھودے پھر مسح کرے سر کا پھر پاؤں دھودے یہ مردہ کا وضو ہوا پھر غسل کرائیں اسطرح پر کہ اوّل اس کے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو گلخیرہ یا صابون یا ملتانی مٹی سے دھوویں اور اگر بال نہ ہوں۔ تو نہ دھویا جائے اور یہ پانی وہ ہے کہ جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی ہی سے کافی ہے۔ مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے یہاں افضل ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر مردہ کو لٹادیں تاکہ پانی اوّل اس کے دائیں طرف پڑے پھر نہلادیں یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصّہ پر پہنچے جو تختہ سے ملا ہوا ہے پھر دائیں طرف کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی ڈالا جائے پھر مردہ کو سہارے کے ساتھ بٹھادیں اور اس کے پیٹ کو نرمی کے ساتھ سونتیں اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں۔ پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر غسل دیں اور یہ غسل تیسری مرتبہ کا ہے تاکہ عدد[1] مسنون حاصل ہو جائے اور اسی طرح یہ بھی مسنون ہے کہ ہر کروٹ پر تین تین بار پانی ڈالے اور پھر کسی پاک کپڑے سے بدن کو خشک کریں اور بغیر کنگھی کے اسکی ڈاڑھی اور سر میں عطر ملیں۔ کہ یہ مستحب ہے اور کافور اس کے سجدہ کے مقامات یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پر ملا جائے اور اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہیئے (عالمگیری، درمختار، تنویر)

سوال: کیا بچوں کو بھی غسل کرادیں؟

جواب: ہاں ان کو بھی غسل کرادیں اس لیے کہ وضو غسل میت کی سنّت ہے۔ (شامی)

سوال: کیا عورت اور بچوں کو بھی اسی ترکیب سے غسل دیا جائے گا؟

جواب: ہاں غسل کی ترکیب سب کے لیے اسی طرح کی ہے۔ خواہ عورت ہو یا بچہ ہو کہ جس کے پیدا ہونے کے وقت کوئی حرکت زندگی کی پائی گئی ہو۔ (عالمگیری)

---

[1] یعنی تین مرتبہ غسل ہو جائے جس میں پہلی اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں سے غسل دے اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے۔ (فتح القدیر)

Marfat.com

سوال :- جو بچہ کہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہوا ہو اس کے لیئے غسل کا کیا حکم ہے ؟
جواب :- اس کو بھی غسل دیں اسی طرح مختار قول کے موافق اس بچہ کو بھی غسل دیں جس کے بعض اعضاء ناتمام ہوں اور حمل میں سے گر جائے (عالمگیری)

سوال :- اگر مردہ کے بال اور ناخن بڑھ رہے ہوں تو تراش دیئے جائیں یا نہیں ؟
جواب :- تراشے نہ جائیں - اگرچہ زیر ناف اور بغل اور بھوؤں کے ہی ہوں اور اگر کاٹے جائیں یا ٹوٹا ہوا ناخن علیحدہ کر دیا جائے، تو مردہ کے کفن میں ہی رکھ دیئے جائیں - (شامی)

سوال :- مُردے کے کان، ناک، منہ وغیرہ کے سوراخوں میں روئی رکھنا کیسا ؟
جواب :- کچھ مضائقہ نہیں - مگر پاخانہ اور پیشاب کے مقام پر نہ رکھیں - (شامی)

سوال :- اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مرے تو کیا اس کو بھی غسل دیا جائے ؟
جواب :- ہاں اس کو بھی غسل اسی طرح دیا جائے گا - اور اگر پانی سے نکالتے وقت بہ نیت غسل پانی میں ہلا لیں تو پھر دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں - (عالمگیری)

سوال :- اگر کوئی مردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اس کو چھو بھی نہیں سکتے تو کیا کریں ؟
جواب :- ایسے مردے پر صرف پانی بہا دیا جائے - (عالمگیری)

سوال :- اگر کسی مردے کا بدن نصف سے زیادہ مع سر کے ملے تو اس کو بھی غسل اور کفن دیا جائے یا نہیں ؟
جواب :- ہاں دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے بر خلاف اس کے کہ جس کا نصف بدن بے سر کا ہو یا نصف بدن طول میں چرا ہوا ملے یا تنہا سر ملے تو اس کو غسل اور کفن نہ دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں - (عالمگیری، در مختار)

سوال :- خاوند اپنی بیوی کو بعد مرنے کے غسل دے سکتا ہے یا نہیں ؟
جواب :- ہرگز نہیں اس لیئے کہ ہمارے امام کے نزدیک مرد کو عورت کے مرنے کے بعد علاقہ نہیں رہتا بر خلاف عورت کے کہ وہ خاوند کو نہلا دے گی کہ اس کا علاقہ ایام عدت تک قائم ہے - بشرطیکہ عورت سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو کہ اگر وہ زندہ ہو تو اس کے نکاح میں نہیں رہتی مثلاً میت کے بیٹے کو یا باپ کو شہوت سے چھو لیا ہو وغیرہ (عالمگیری، در مختار)

سوال :- اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مر جائے تو کیا کیا جائے

جواب:۔ ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے مگر عورت کو عورت کا مرد محرم اور مرد کو مرد کی محرم عورت تیمم دیں۔ اگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مرد کو تیمم کرا دے مرد عورت کلائیوں پر نظر پڑنے کے وقت اپنی آنکھ کو بند کرے مگر خاوند کو بند نہ کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ اگر کوئی جہاز میں مر جاوے تو کیا کرے؟

جواب:۔ اس کو غسل و کفن دے کر نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں (عالمگیری)

سوال:۔ وہ کون شخص ہیں جن کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ان پر نماز پڑھی جائے؟

جواب:۔ ایک تو خناق جو گلا گھونٹ کر لوگوں کو مارا کرتا ہو۔ دوسرے مکابر جو رات کو شہر میں کسی جگہ کھڑا ہو جائے جو اس کے قریب سے گزری اس کا مال چھین لے تیسرے اہل عصبیہ جو از راہ عصبیت اپنی قوم کی حمایت اور اعانت ظلم پر کرے۔ چوتھے باغی جو امام کی اطاعت سے بغیر حق باہر ہوا۔ پانچویں راہ زن ان سب کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ لیکن شامی میں ہے کہ غسل دیا جائے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ بہرحال نماز نہ پڑھنے پر سب کا اتفاق ہے یہ حکم اس وقت ہے جبکہ مقابلے میں اسی حالت میں مارے جاویں ورنہ غسل بھی دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرنے والے کی بھی نماز جنازہ نہیں بوجہ اہانت اس کی کے۔ (تنویر، در مختار، مراقی الفلاح، فتاویٰ قاضی خاں، شامی)

سوال:۔ نہلانے والا اگر جنبی ہو تو کیسا؟

جواب:۔ مکروہ ہے اسی طرح حیض و نفاس والی کا نہلانا بھی مکروہ ہے مگر بے وضو کا نہلانا بالاتفاق مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ مردہ کو نہلانا کس کے حق میں مستحب ہے؟

جواب:۔ جو سب سے زیادہ قریبی میت کا رشتہ دار ہو اگر وہ نہلانا نہ جانتا ہو تو ثقہ آدمی جو غسل اچھی طرح جانتا ہو نہلاوے، نہلانے والا اگر کوئی بات مردہ کی مثل منہ سیاہ ہونے یا بدبو وغیرہ کے دیکھے کسی کے سامنے ذکر نہ کرے مگر بدعتی کی حالت کا ذکر کرنا درست ہے تاکہ لوگ اس عقیدے سے توبہ کریں اور اچھی بات مثل نور وغیرہ کے دیکھے تو لوگوں میں ذکر کرنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ نہلانے والے کو نہلانے پر اجرت لینا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:۔ اگر کوئی اور بھی نہلانے والا اس جگہ موجود ہو تو اجرت لینا جائز ہے ورنہ نہیں اور نہ لینا ہر طرح

افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: لڑکوں کو اگر عورتیں نہلا دیں یا لڑکیوں کو مرد نہلا دیں تو کیسا ؟

جواب: اگر لڑکا ایسا ہو جس سے عورتوں کو خواہش نہ ہوتی ہو۔ تو عورت کو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں اسی طرح مردوں کو اس لڑکی کا جس کو دیکھ کر خواہش مردوں کو نہ ہوتی ہو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کی بوجہ نہ ملنے پانی کے تیمم کرا کر نماز پڑھادی گئی پھر پانی مل گیا اب کیا کیا جائے ؟

جواب: پھر غسل دے کر نماز پڑھیں۔ (عالمگیری)

سوال: کفن دینا کیسا ہے ؟

جواب: فرض کفایہ ہے ایک کے دینے سے سب پر سے گناہ اُٹھ جاوے گا ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال: اگر کسی محلّہ میں ایک بھی آدمی کو توفیق کفن دینے کی نہ ہو تو کیا کیا جائے ؟

جواب: بیت المال میں سے دیا جائے۔ اور اگر بیت المال نہ ہو تو مسلمانوں سے سوال کر کے کفن دیا جائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک مُردہ کے لیے چندہ کر کے کفن تجویز کیا پھر کچھ دام بچ رہے تو اُن کا کیا کیا جائے ؟

جواب: اگر بچے ہوئے دام معلوم ہوں کہ فلاں شخص کے ہیں۔ تو اس شخص کو واپس کر دے ورنہ کسی دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کرے اور یہ بھی نہ ہو تو خیرات کرے (عالمگیری)

سوال: کفن میں سنّت کے کپڑے ہیں ؟

جواب: مرد کے لیے تین کپڑے سنّت ہیں۔ ایک تہبند دوسرے کفنی۔ تیسرے چادر لپیٹنے کی جس کو پوٹ بھی کہتے ہیں۔ اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ایک تہبند، دوسرے کفنی، تیسرے اوڑھنی، چوتھے سینہ بند، پانچویں چادر لپیٹنے کی۔ (عالمگیری)

سوال: ہر ایک کپڑے کی شرح مفصّل بیان کیجئے کہ کس قدر ہو ؟

جواب: تہبند سر سے پاؤں تک، کفنی گردن سے پاؤں تک، چادر سر سے پاؤں تک، ان تینوں کپڑوں میں تو مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ اب عورت کے لیے وہ کپڑے جو زائد ہیں وہ یہ ہیں سینہ بند کہ وہ چھاتیوں سے زانوؤں تک ہے اور اوڑھنی مقدار اس کی ڈیڑھ گز کی ہے۔ (عالمگیری، شامی)

Marfat.com

سوال: اگر کسی کو کفن سنت میسّر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہیئے؟

جواب: مرد کے لیے دو کپڑوں یعنی ازار لپیٹنے کی چادر کفایت کرے اور عورت کے لیے تین کپڑوں یعنی ازار اور لپیٹنے کی چادر اور اوڑھنی (عالمگیری)

سوال: عورت اور مرد کی کفنی میں کیا فرق ہے؟

جواب: یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھوں کی طرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کی طرف۔

سوال: کفن ضرورت کس مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب: کفن ضرورت کی مقدار وہ ہے جو میسّر ہو اسکی کمتر مقدار وہ ہے جو سارے بدن پر آجائے (تنویر، در مختار)

سوال: بچوں کے لیے کفن دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ بالغ کی طرح دیا جائے اور اگر دو کپڑوں سے دیا جائے تو بھی اچھا ہے اور اگر ایک کپڑے سے دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ (شامی)

سوال: پیٹ سے مُردہ بچہ پیدا ہو یا حمل سے گر پڑا ہو اُس کے لیے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (در مختار، شامی)

سوال: اگر مردہ کا کفن چوری کیا یا نعش کسی وجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: پھر دوبارہ کفن دیا جائے پھر اگر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے کفن مسنون دیئے چلے جائیں۔ اگر مال اس کا وارثوں میں بٹ گیا ہو تو اب بحصّہ رسد ان کے ذمّہ ہوگا (شامی)

سوال: کفن کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب: سفید سب سے بہتر ہے مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اگر عورتوں کا کفن ریشمی یا رنگین ہو تو بھی جائز ہے لیکن مرد کو نہیں۔ اصل اس میں یہ ہے کہ جو کپڑا اس کو زندگی میں پہننا درست ہے۔ اسی کا کفن بھی درست ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: کفن زیادہ قیمت کا ہونا چاہیئے یا کم کا؟

جواب: مرد کو ایسا ہونا چاہیئے جس قیمت کے کپڑے وہ عیدین کو پہنا کرتا تھا۔ اور عورت کو اس قیمت کا ہونا چاہیئے۔ جس قیمت کے وہ کپڑے اپنی ماں کے گھر پہن کر جایا کرتی تھی۔ (عالمگیری)

سوال: کفن پہنانے کی ترکیب ترتیب وار مشروعاً بیان کیجئے؟

Marfat.com

جواب: پہلے سب کپڑوں کو معطر کر کے اوّل چادر پوٹ کی بچھائی جائے پھر اس پر دوسری چادر جو تہبند ہے بچھادیں پھر قمیص یعنی کفنی جس کا گریبان مونڈھوں پر سے چاک ہو پہنا کر میّت کو لٹادیں اور اس کی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں پر کافور رکھیں پھر تہبند کا بایاں پلّہ لپیٹ کر داہنا پلّہ لپیٹیں پھر پوٹ کی چادر اسی طرح یعنی اوّل بائیں طرف پھر دائیں طرف مردہ پر لپیٹیں تاکہ دائیں جانب بائیں جانب کے اوپر رہے اور عورت کو کفن دینے کا طریقہ یوں ہے کہ اوّل وہی اوپر کی چادر پھر تہبند کی چادر بچھادیں جیسے کہ مرد کے لیے بیان کیا۔ پھر عورت میّت کو وہ کفنی کہ جس کا گریبان سینہ پر سے چاک ہو پہنادیں، اور اس کے بالوں کی دو زلفیں کر کے سینہ پر کفنی کے اُوپر رکھ دیں اور اس کے اُوپر اوڑھنی[1] اڑھا دیں اس طرح کہ بالوں کے اُوپر اور تہبند کے نیچے اوڑھنی رہے پھر تہبند کی چادر اور پوٹ کی چادر کو لپیٹیں جس طرح کہ ہم نے مرد کے واسطے بیان کیا۔ پھر سب کے اوپر چھاتیوں پر سینہ بند باندھیں رانوں تک۔ (عالمگیری، شامی)

سوال: جنازہ کو جب قبرستان لے جائیں تو کس طرح چارپائی اٹھائیں اور کس طرح لے جائیں؟

جواب: جنازہ کے اُٹھانے میں دو چیزیں ہیں ایک اصل سنّت دوسرے کمال سنّت تو یہ ہے کہ چار پایوں کو چار آدمی پکڑ کر دس دس قدم چلیں اس اصل سنّت کو سب ادا کر سکتے ہیں کمال سنّت یہ ہے کہ اٹھانے والا، اوّل مردے کے سرہانے داہنے پایہ کو پکڑے اور اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر اس کی پائنتی کے داہنے پایہ کو اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر اس کے بائیں سرہانے کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر اور بائیں پائنتی کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے۔ یہ کمال سنّت سب سے ادا نہ ہوگی دو شخصوں کا جنازہ اٹھانا لکڑیاں وغیرہ باندھ کر مکروہ ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں کہ چارپائی کے پایہ کو کاندھے پر رکھے یا ہاتھ پر مگر نصف کاندھے پر اور نصف گردن کی جڑ پر رکھنا مکروہ ہے اور لے جانے میں جنازہ کے جلدی[2] نہ کریں اور چلنے میں سرہانہ چارپائی کا آگے کو رکھے۔ (عالمگیری)

سوال: بچّوں کو کس طرح لے جائیں؟

جواب: اگر بچّہ شیر خوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہو۔ اس کو ہاتھوں پر لے

---

[1] یہ اوڑھنی سر سے ہوتی ہوئی چہرہ پر مثل نقاب کے ڈالی جائے گی (مراقی الفلاح)، [2] لیکن اس چلنے کی حد یہ ہے کہ میّت کو چارپائی پر حرکت نہ ہو۔ (عالمگیری)

جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں، ورنہ چھوٹے کھٹولے یا چارپائی پر لے جائیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال :- جو لوگ جنازہ کے ہمراہ ہوں نے اگر وہ جنازہ کے آگے یا دائیں بائیں چلیں تو کیسا ؟

جواب :- تمام آدمیوں کا آگے جنازہ سے چلنا مکروہ ہے ہاں اگر کچھ آگے جنازہ سے دُور چلیں تو جائز ہے مگر دائیں بائیں جنازہ کے ہمراہ نہ چلے، افضل جنازہ کے پیچھے ہی چلنا ہے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال :- رشتہ دار یا پڑوسی اور کسی صالح یا عالم مشہور کے جنازہ کے ساتھ جانا کیسا ہے ؟

جواب :- ثواب میں نوافل سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال :- اکثر لوگ بازاروں میں جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے ؟

جواب :- اگر اس کے ساتھ جانے کا ارادہ ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ مکروہ ہے (عالمگیری، طحطاوی)

سوال :- جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں ان کو کلمۂ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا ؟

جواب :- پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے (عالمگیری)

سوال :- گورستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کو بیٹھنا کیسا ؟

جواب :- مکروہ ہے بعد رکھنے کے درست ہے اور افضل یہ ہے کہ جب تک مٹی اس پر نہ ڈالیں۔ اس وقت تک نہ بیٹھیں۔ (عالمگیری)

سوال :- جنازہ کی نماز کیسی ہے ؟

جواب :- فرض کفایہ ہے اور اس میں شرط جماعت کی بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ایک آدمی بھی پڑھے گا تو فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال :- جنازہ کی نماز کس شخص کی درست ہے ؟

جواب :- جو مسلمان پیدا ہونے کے بعد مرے خواہ بچہ ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد آزاد ہو یا غلام نمازی ہو یا بے نمازی سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا ذکر اُوپر ہو چکا نہلانے کے بیان میں (عالمگیری)

سوال :- اگر کسی مسلمان کو بغیر نہلائے اور نماز پڑھے دفن کر دیا تو کیا کیا جائے ؟

جواب :- اس کی قبر پر بعد دفن کے نماز پڑھیں جب تک گلنے سڑنے کا یقین نہ ہو (عالمگیری)

سوال :- اگر کسی کی نماز غسل سے پہلے پڑھ لی جائے تو کیا کیا جائے ؟

جواب :- بعد غسل کے دوبارہ پڑھی جائے اسلیے کہ غسلِ میّت شرطِ نمازِ میّت ہے اِلّا بعذرٍ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :- جنازہ کی نماز کون پڑھاوے ؟

جواب :- اگر بادشاہ یا حاکمِ شہر موجود ہو تو اوّل وہ پھر قاضی ورنہ امام جمعہ پھر امام محلّہ بشرطیکہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی اقرب پڑھاوے اور ولی بھی لائق نہ ہو۔ تو باجازت ولی جو چاہے۔ پڑھاوے
(تنویر، درمختار، کبیری)

سوال :- اگر کوئی یہ وصیّت کر جائے کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں پڑھاوے تو یہ وصیّت کیسی ہے ؟

جواب :- یہ وصیّت باطل ہے اس کے ورثاء کو اختیار ہے کہ جس سے چاہیں نماز اس کی پڑھوائیں (عالمگیری)

سوال :- ماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے یا باپ کو ؟

جواب :- بیٹے کو مگر بیٹے کو چاہیئے کہ باپ کو اپنی اجازت سے مقدم کرے اسلیے کہ باپ کے ہوتے ہوئے بیٹے کو مقدم ہونا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ باپ لائقِ امامت ہو۔ (عالمگیری)

سوال :- جنازہ کی نماز کا دوبارہ پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب :- مکروہ ہے اس لیے کہ جنازہ کی نماز کا ایک ہی دفعہ پڑھنا مشروع ہے (درمختار، عالمگیری)

سوال :- ولی اگر نماز میں شریک نہ ہو اور بعد ہو چکنے نماز کے آیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب :- ولی اپنے حق کے سبب اس وقت تک دوبارہ پڑھ سکتا ہے جب تک پھٹنے پھول جانے کا یقین نہ ہوا۔ بشرطیکہ نماز پڑھانے والا اس سے زیادہ ولایت کا حق نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ اسقاط فرضیت تو پہلے ہو چکی یہ حکم خاص ولی کے حق کے لیے ہے۔ دوسرے کو بعد نماز ہو جانے کے درست نہیں۔ (درمختار)

سوال :- جنازہ کی نماز کا وقت، کیا ہے ؟

جواب :- جب جنازہ حاضر ہو جاوے۔ (طحطاوی)

سوال :- جنازہ کی نماز کی کیا شرطیں ہیں ؟

جواب :- اوّل تو وہی شرطیں ہیں جو اور نمازوں میں ہیں یعنی مسلمان ہونا حقیقی حکمی نجاست سے پاک ہونا ستر عورت، استقبال کعبہ، نیّت، لیکن خاص شرطیں جو اسی نماز سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں میت کا سامنے موجود ہونا میّت کا زمین پر ہونا اگر جنازہ غائب ہو یا سواری پر یا ہاتھوں پر ہو یا پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ غائب پڑھائی اور آپ منع کرتے ہیں یہ کیونکر ؟

Marfat.com

جواب :۔ یہ نماز حضور کے خواص میں سے شمار کی گئی ہے ۔ دوسروں کو ناجائز ہے ۔ (درمختار، شامی)

سوال :۔ جنازہ کی نماز میں کیا کیا رکن ہیں ؟

جواب :۔ دو رکن ہیں ایک تو چار تکبیر جو قائم مقام چار رکعتوں کے ہیں، دوسرے کھڑا ہونا۔ اگر کوئی بلا عذر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھتے تو درست نہیں ۔ (درمختار، تنویر)

سوال :۔ جنازہ کی نماز میں واجب کیا ہے ؟

جواب :۔ دعا کرنا میت کے لیے واجب ہے ۔ (درمختار)

سوال :۔ جنازہ کی نماز میں سنّت کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ ثنا اور درود پڑھنا ۔ (درمختار، شامی)

سوال :۔ مفسدات جنازہ کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ جو مفسدات اور نمازوں کے ہیں وہی اس کے ہیں سوائے عورت کی برابری کے کہ اس میں عورت کی برابری درست ہے ۔ (عالمگیری)

سوال :۔ جنازہ کی نماز کس طرح ادا کرے مفصّل بیان کیجئے ؟

جواب :۔ امام سینہ میت کے مقابلہ میں کھڑا ہوکر پہلے نیّت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لیے اس فرض کی ادا کرنے کی نیّت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجّہ ہوتا ہوں ۔ اگر مقتدی ہے تو اقتدار کی نیت کرے پھر امام تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے پھر پڑھے ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر بدوں رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانے کے کہے اور پھر پڑھے وہ درود جو کہ فرض نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھا جاتا ہے ۔ پھر اسی طرح تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ پھر چوتھی بار تکبیر کہہ کر سلام پھیرے ۔ اس طرح کہ اوّل سلام سے دوسرا سلام آہستہ ہو اور امام اور قوم سب اسی طرح نماز پڑھیں ۔ امام تکبیریں بلند آواز سے کہیگا باقی آہستہ (عالمگیری)

سوال :۔ اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھے ؟

جواب :۔ یہ پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا پڑھے ۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ کیا عورتوں کی نماز بھی اسی طرح پڑھی جائے گی ؟
جواب :۔ ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی ۔ (در مختار)
سوال :۔ کیا بچوں کی نماز بھی اسی طرح پڑھے ؟
جواب :۔ ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی صرف دعا اور پڑھی جائے گی۔
سوال :۔ وہ دُعا کیا ہے ؟
جواب :۔ تیسری تکبیر کے بعد اگر لڑکا نابالغ ہے تو یہ پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور اگر لڑکی نابالغہ ہے تو صرف ضمیر مذکر کو تانیث سے بدل دے یعنی یوں کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ۔ (ہدایہ)
سوال :۔ ایک شخص سے جنازے کی تکبیر جاتی رہی اسوقت امام ایک تکبیر کہہ چکا تھا تو اب یہ کس طرح نماز پڑھے ؟
جواب :۔ یہ شخص پہلے سے تحریمہ کے وقت موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے تکبیر تحریمہ میں شریک نہ ہوا تب تو بلا انتظار تکبیر ثانی [illegible] وقت میں مل جائے اور اگر بعد میں آیا ۔ تو اب اس کو دوسری تکبیر کے کہنے تک امام کا انتظار کرنا چاہیئے ۔ جب امام دوسری تکبیر کہے تو اس وقت تکبیر کہہ کر مل جائے اور جب امام نماز سے فارغ ہو اس وقت تکبیر کہہ لے ۔ جیسے مسبوق اپنی بقیہ رکعت کو بعد فراغ نماز پڑھتا ہے یہی حکم دوسری تکبیر کے بعد بھی ملنے کا ہے ۔ (کبیری ، عالمگیری)
سوال :۔ اگر کوئی چوتھی تکبیر کے بعد حاضر ہوا تو کیا کرے ؟
جواب :۔ اگر امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً مل جائے اور جب تک جنازہ کو ہاتھوں پر اٹھائیں پے در پے تکبیریں ادا کر لے دعائیں چھوڑ دے نماز ہو جائے گی ۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر امام دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد بھول کر سلام پھیر دے تو کیا کرے ؟
جواب :۔ کچھ بھی نہ کرے اسی طرح پڑھتا رہے ۔ یہ سلام ایسا ہے جیسے کوئی نماز کے قعدۂ درمیانی میں سہواً سلام پھیر دے ۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اکثر لوگ جنازہ کی نماز میں جوتی نہیں اتارتے یہ کیسا ہے ؟
جواب :۔ اگر ان لوگوں کو اپنی جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو مضائقہ نہیں ورنہ اتار کر پڑھنا چاہیئے ؟

سوال:۔ اگر بہت سے جنازے حاضر ہوں تو ایک ایک جنازہ کی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھے یا سب کی ایک ہی نیت سے ادا کرے؟

جواب:۔ اس کو اختیار ہے خواہ ایک ایک کی علیحدہ پڑھے خواہ سب کی نیت سے ایک ہی نماز ادا کرے (عالمگیری)

سوال:۔ اگر بہت سے جنازے آجائیں تو ان کے رکھنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب:۔ خواہ طول میں صف کے طور پر یعنی ایک جنازہ کے پیروں میں دوسرا جنازہ رکھیں۔ خواہ یکے بعد دیگرے قبلہ کی طرف رکھیں، مگر امام کے روبرو مرد کا جنازہ ہوگا۔ اگرچہ عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہوں۔ اور اگر مرد ہی ہوں تو جو سب میں افضل اور عمر میں سب سے زیادہ ہوگا وہ امام کے پاس رکھا جائیگا (عالمگیری)

سوال:۔ اگر جنازوں میں مرد عورت اور لڑکے سب ہوویں تو کس طرح جنازوں کو رکھیں؟

جواب:۔ پہلے امام کے سامنے مرد آزاد کا جنازہ اس کے بعد لڑکوں کا جنازہ پھر عورتوں کا جنازہ رکھیں۔ اور یہ قبلہ کی طرف کو رکھے جائیں گے۔ برخلاف زندوں کی ترتیب صفوں کے (عالمگیری)

سوال:۔ جنازے کی نماز میں بھی خلیفہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ مسجدوں میں نماز جنازہ پڑھنی کیسی ہے؟

جواب:۔ مطلقاً مکروہ ہے۔ مگر بعذرِ بارش مکروہ نہیں اور شارعِ عام اور دوسرے کی زمین پر بھی مکروہ ہے۔ (شامی۔ کبیری)

سوال:۔ ہمراہیانِ جنازہ کو کب تک گھر کو واپس نہ آنا چاہیئے؟

جواب:۔ جب تک نماز نہ ہولے اور بعد نماز کے دفن سے پہلے بغیر اجازت ولی کے نہ لوٹے اور بعد دفن کے بغیر اذن بھی لوٹ آنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ مردہ کی قبر کس طرح کھودیں؟

جواب:۔ قبر طول میں آدمی کے قد کے برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور گہرائی میں آدمی کے سینہ[1] کے برابر اور قبر میں لحد کھودنا سنّت ہے نہ شق (عالمگیری)

سوال:۔ لحد کس کو کہتے ہیں اور شق کس کو؟

جواب:۔ لحد اس کو کہتے ہیں کہ جو قبر پوری کھودنے کے بعد اس کے اندر قبلہ کی طرف گڑھا کھودا جائے ٹیے

---

[1] اگر گہرائی بھی پورے قد کے برابر ہو تو احسن ہے۔ (شامی)

Marfat.com

ہو۔ مکان کی صورت اور شق اس کو کہتے ہیں کہ جو مثل نہر کے ایک گڑھا قبر کے بیچ میں کھودا جائے اور اس کے دونوں طرف کچی اینٹیں یا اور کچھ لگادیں۔ (عالمگیری)

سوال:۔ لحد تو وہاں ہو سکتی ہے جہاں زمین سخت ہو اور جہاں زمین نرم ہو وہاں کیا کرے؟

جواب:۔ وہاں شق ہی کھودنا چاہیئے۔ (در مختار)

سوال:۔ قبر میں مردہ کے نیچے چٹائی یا گدا وغیرہ بچھانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:۔ ناجائز ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال:۔ لکڑی یا لوہے کے صندوق میں میت کا رکھنا کیسا؟

جواب:۔ بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر ضرورت ہو تو اس میں بھی مردہ کے نیچے مٹی بچھا دیں اور گرداگرد کچی اینٹیں لگادیں۔ اور صندوق کی چھت میں بھی مٹی لیس دیں تاکہ لحد کی صورت ہو جائے۔ پکی اینٹیں لحد میں لگانا اس صورت سے کہ مردہ کے متصل ہوں۔ مکروہ ہے۔ (در مختار، شامی، عالمگیری)

سوال:۔ گھروں میں مردہ دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ نہیں چاہیئے کہ یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کے لیے خاص ہے۔ (در مختار)

سوال:۔ مردہ کو قبر میں کس طرح اتاریں؟

جواب:۔ قبلہ کی طرف سے اتاریں۔ اور اتارنے والے قوی اور صالح ہوں۔ عورت کے اتارنے والے اسکے رشتہ دار محرم ہوں اور اگر وہ نہ ہوں تو رشتہ دار غیر محرم اتاریں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ اس کو قبر میں اتاریں۔ مگر پردہ اوروں سے کر لینا چاہیئے عورت کوئی قبر میں داخل نہ ہو واسطے اتارنے کے (عالمگیری)

سوال:۔ اتارنے والے اس وقت کیا پڑھیں؟

جواب:۔ یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ (تنویر الابصار)

سوال:۔ مردہ کو لحد میں کس طرح رکھیں؟

جواب:۔ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف لٹادیں اور اس وقت تینوں گرہ کھول دی جائیں۔ اس لیے کہ اب خطرہ کفن کے کھل جانے کا نہیں رہا اور کچی اینٹیں لحد کے منہ پر رکھی جائیں اور ڈھیلوں یا نرکل یا گارہ سے ان کی درزوں کو بند کر دیا پھر مٹی ڈالی جائے اسی قدر جس قدر کہ قبر میں سے نکلے۔ اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ وہ بجائے عمارت کے ہے۔ (تنویر الابصار، در مختار)

سوال:۔ مٹی کس طرف سے ڈالنا مستحب ہے؟

Marfat.com

جواب :- سر کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال :- مٹی کس طرح ڈالیں؟

جواب :- اوّل دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور اس کو قبر پر ڈال دے۔ دوسری مرتبہ مٹی ہاتھوں میں لے کر کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور مٹی ڈال دے اور تیسری مرتبہ میں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھ کر مٹی ڈال دے پھر اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ قبر پر پھاوڑوں سے مٹی ڈالی جائے یا ہاتھوں سے مگر قبر کو ہان شتر کی صورت ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور چوکس نہ بنائی جاوے اس پر پانی چھڑک دینے کا کوئی مضائقہ نہیں (عالمگیری)

سوال :- اگر کوئی شخص زندگی میں اپنے لیے قبر کھودے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- جائز ہے بلکہ اجر پاوے گا۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک قبر میں کئی مردوں کا دفن کرنا کیسا؟

جواب :- ایک وقت میں بلا ضرورت ناجائز ہے اور ضرورت کے وقت جائز ہے۔ ان میں اگر مرد بھی ہوں۔ اور عورتیں بھی تو قبلہ کے رُخ مرد کو رکھیں اور اس کے پیچھے عورت کو اور اگر مرد ہی مرد ہوں تو افضلیت کا لحاظ تقدیم و تاخیر میں کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال :- اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب میّت کو دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب :- افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال :- ایک شہر سے دوسرے شہر میں مردہ لے جانا کیسا؟

جواب :- جائز ہے مگر مستحب یہی ہے کہ اسی شہر کے گورستان میں دفن کریں بعد دفن کے نکال کر لے جانا جائز نہیں۔ لیکن اس صورت میں بعد دفن کے نکالنا اور دوسری جگہ لے جانا بھی درست ہے جبکہ زمین غصب کی ہو یا کوئی بطور شفعہ کے اس کو لے لے۔ (عالمگیری)

سوال :- دفن کرتے وقت قبر میں اتارنے والے کا کچھ مال رہ جائے اور مٹی وغیرہ ڈالنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب :- قبر کھول کر مال نکال لیوے خواہ ایک ہی درہم ہو۔ (عالمگیری)

سوال :- قبرستان کی لکڑی اور گھاس کاٹنا کیسا؟

جواب :- خشک کا مضائقہ نہیں مگر تر کا کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال:۔ قبرستان میں جوتیاں پہنے جانا مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہمارے یہاں مکروہ نہیں مگر اتار دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔ قبر کے پاس قرآن خوانوں کو بٹھلاکر قرآن پڑھواتا واسطے ایصال ثواب مُردہ کے کیسا ہے؟

جواب:۔ درست ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

سوال:۔ قبروں کی زیارت کرنا کیسا؟ **جواب:۔** مستحب ہے۔ (شامی)

سوال:۔ کون سا دن زیارت کے واسطے افضل ہے؟ **جواب:۔** جمعہ کا یا اس سے ایک دن پہلے یا پیچھے کا یعنی پنجشنبہ یا شنبہ کا اور دوشنبہ کا دن بھی زیارت کے لیے موجب برکات ہے۔ (شامی)

سوال:۔ عورتوں کو بھی واسطے زیارت قبروں پر جانا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بوڑھی عورتوں کو درست ہے[1] اور جوان عورتوں کو مکروہ ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال:۔ جب زیارت کے لیے جاوے تو ایصالِ ثواب کس طرح کرے؟

جواب:۔ زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب کا طریقہ مسنون ہے کہ اول قبرستان میں پہنچ کر یہ دُعا پڑھے۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور اگر اس قدر یاد نہ ہو تو یہ پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ پھر قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبر کی طرف منہ کر کے جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو پڑھ کر ثواب بخشے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر مردوں کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو ثواب عطا کیا جاتا ہے دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۃ تکاثر پڑھ کر مردوں کو ثواب بخشے مردے اس کیلئے شفیع ہونگے اگر سورۂ یٰسین پڑھ کر بخشے تو مردوں کے لیے موجب تخفیف عذاب ہے اور اس کے حق میں ثواب بعدد شمار مُردوں کے اور سورۂ تبارک الذی واسطے رفع عذاب قبر کے مخصوص ہے (درمختار وغیرہ)

سوال:۔ قبرستان میں اور کیا کیا باتیں ممنوع ہیں؟

جواب:۔ جو باتیں غفلت کی ہیں، وہ سب ممنوع ہیں۔ جیسے پکار کر ہنسنا، کلام دنیاوی بے فائدہ کرنا، کھانا پینا، سونا وغیرہ۔

---

[1] جبکہ صالحین کے مزارات پر برکت حاصل کرنے کے لیے جاویں۔ (جاویں)

Marfat.com

سوال:- میّت کے ساتھ توشہ کی روٹیاں لے جانا کیسا ہے؟

جواب:- بہ نیّتِ فاسدہ لے جانا ناجائز ہے۔ مستحقوں کو گھر پر اللہ کے واسطے دینا اور ثواب مردے کو بخشنا ہر طرح سے درست ہے خواہ اسی دن ہو یا دوسرے دن یا تیسرے دن یا دسویں یا بیسویں یا چالیسویں دن خواہ روٹی پر ہو یا حلوے پر غرض جب توفیق ہو اسی وقت ایصالِ ثواب مالی اور بدنی سب طرح سے کرے اور اپنی میّت کو بخشے یہ فعل باعث مزید حسنات و برکات ہے۔ (تفسیر عزیزی)

سوال:- میّت والے کے یہاں اس کے بعید کے رشتہ دار یا احباب کھانا پکا کر بھیجیں یہ کیسا ہے؟

جواب:- مستحب ہے (عالمگیری)

سوال:- مصیبت والوں کا سوگ کرنا کیسا ہے؟

جواب:- تین دن تک جائز[1] ہے۔ اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں سوائے عورت کے کہ وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

سوال:- ماتم پرسی کیسی ہے؟

جواب:- ایک بار مستحب ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبر دلایا اپنے بھائی کو کسی میّت میں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنا دے گا۔ (شامی)

سوال:- تعزیت یعنی ماتم پرسی کس جگہ مکروہ ہے؟

جواب:- مسجد میں قبر کے پاس، دروازہ مکان اہلِ میّت کے پاس ان مقاموں پر تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار رد المختار)

سوال:- تعزیت کس طرح کرے؟

جواب:- تعزیت ان کلموں سے کرے اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ یعنی اللہ تعالیٰ تیرا ثواب زیادہ کرے۔ اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میّت کو بخشے۔ (شامی)

باب شہید کے بیان میں

سوال:- شہید کو کس لیے شہید کہتے ہیں؟

جواب:- اس لیے کہ اُس کے واسطے جنّت کی شہادت دی گئی ہے۔ (مراقی الفلاح)

سوال:- شہید کے قسم کا ہوتا ہے؟ **جواب:-** دو قسم کا ایک کامل دوسرا ناقص۔

---

[1] لیکن احسن یہ ہے کہ نہ کرے اور رخصت بھی ہے تو صرف جلوس کی نہ کہ سیاہ کپڑے پہننے اور گریبان چاک کرنے کی (عالمگیری)

Marfat.com

سوال :۔ شہید کامل کی کیا تعریف ہے ؟
جواب :۔ جو بحالتِ بلوغ و عقل و طہارت و اسلام فعل دشمن یا کافر یا راہزن وغیرہ سے براہ ظلم بصورت مقابلہ یا غیر مقابلہ آلۂ جارحہ سے قتل کیا جائے یا کسی طرح اُن کی طرف سے مارا جائے۔ خواہ اس پر دیوار گرائی جائے یا ڈبو دیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر مسلمان جو باغی نہ ہو کسی مسلمان کو براہ ظلم مار ڈالے تب بھی یہی حکم ہے یا کیا ؟
جواب :۔ یہی حکم ہے بشرطیکہ آلۂ جارحہ یعنی تلوار چھری وغیرہ سے مارا ہو برخلاف کافر حربی و قطاع الطریق کے کہ وہ جس طرح مارے گا شہید ہوگا۔ اسلیے کہ اس میں اصل شہدائے اُحد کی نظیر ہے وہ جنگ میں ہر طرح سے مارے گئے تھے۔ اور پھر سب شہید کامل شمار کئے گئے۔ اور جو قتل کہ موجب قصاص ہوگا۔ وہ مقتول کے لیے ہر طرح کمال شہادت ہے۔ (شرح وقایہ، درمختار)
سوال :۔ باپ اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے۔ اس پر قصاص نہیں آتا۔ آیا یہ بیٹا مقتول شہید ہے یا نہیں ؟
جواب :۔ ہاں ہے۔ (شرح وقایہ)
سوال :۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟
جواب :۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اس جگہ بھی قصاص ہی واجب تھا۔ مگر بوجہ تعظیم باپ ہونے کے قصاص ساقط ہوا نہ شہادت (درمختار، شامی)
سوال :۔ ایسے شہید کا حکم بیان فرمائیے ؟
جواب :۔ دنیا میں ایسے شہید کے لیے یہ حکم ہے کہ اس کو غسل و کفن کچھ نہ دیا جائے بلکہ اسی صورت سے مع خون اور انہی کپڑوں کے نماز پڑھا کر دفن کر دیا جائے اور آخرت میں اس کو حیات ابدی مخصوص اور رزق ابدی مخصوص عطا کیا جاتا ہے۔ اور نیز دیگر ثوابات کی خصوصیت بھی دوسرے مردوں سے ہوگی۔
سوال :۔ اگر اس کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو تو اس کو بھی دھوئے یا نہیں ؟
جواب :۔ ہاں اس کو دھوئے (عالمگیری)
سوال :۔ اس شہید کے بدن پر ہتھیار ہوں مثل تلوار وغیرہ کے وہ بھی اتار لیں یا کیا ؟
جواب :۔ ہاں اُتار لیں اور جو چیزیں جنس کفن سے نہ ہوں۔ جیسے پوستین زرہ، ٹوپی، موزے وغیرہ بھی نکال لیے جاویں۔ (عالمگیری)
سوال :۔ اگر کفن مسنون سے اس کے پاس کپڑا کم ہو تو زیادہ کرے یا نہیں ؟

جواب :۔ ہاں زیادہ کرے۔اسی طرح اگر زیادہ ہو تو کم (عالمگیری)

سوال :۔ مُرتَث کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ مُرتَث وہ شخص ہے جو کچھ زندہ رہنے کی وجہ سے شہید کے حکم سے جُدا ہو کر غسل وکفن دیا جائے مثلاً بعد زخمی ہونے کے کچھ کھایا یا پیا یا سویا یا دوا کی ہو یا معرکہ سے اس کو زندہ اٹھا لائے (یہ اٹھالانا اگر گھوڑوں کے روندنے کے خیال سے ہو گا تو مرتث نہ ہو گا) یا ہوش وحواس کے ساتھ اتنی دیر زندہ رہے کہ ایک وقت نماز کا گزر جائے یا خرید وفروخت کی) دنیا کی باتیں بہت کیں۔ اسی میں وصیت دنیاوی بھی داخل ہے بشرطیکہ یہ سب باتیں بعد لڑائی کے ہوں اگر درمیان لڑائی کے پائی جاوینگی تو مرتث نہ ہو گا۔ (در مختار، تنویر)

سوال :۔ شہید ناقص کیا تعریف ہے۔ اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ جس کی موت کا سبب علاوہ ان اسباب کے جو اُوپر بیان ہوئے دوسرے سبب ہوں اور حکم اس شہید کا یہ ہے کہ دنیا میں غسل وکفن دیا جائیگا اور نماز پڑھائی جائیگی اور آخرت میں شہید کامل کے ثواب پائیگا (در مختار)

سوال :۔ شہید ناقص کی تعداد بھی بیان فرمایئے کہ وہ کون کون ہیں؟

جواب :۔ ۱۔ تو وہ ہے جو لڑائی میں دشمن کا قصد کرتا تھا اور خطاءً اپنے ہی کو مار کر مر گیا ۲۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا ۳۔ مکان وغیرہ سے دب کر مرنے والا ۴۔ جل کر مرنے والا ۵۔ سفر میں مرنے والا ۶۔ دستوں یا استسقاءؑ سے مرنے والا ۷۔ وبائے طاعونؑ یا ہیضہ سے مرنیوالا ۸۔ پسلی کے درد سے مرنے والا ۹۔ سل کی بیماری سے مرنے والا ۱۰۔ مرگی کی بیماری سے مرنے والا ۱۱۔ تپ سے مرنے والا ۱۲۔ اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا ۱۳۔ جان بچانے کے اندر مرنے والا ۱۴۔ ظلم ظالم سے مرنے والا ۱۵۔ عشق میں بشرط پارسائی یا پوشیدگی مرنیوالا ۱۶۔ پانی پینے کے پھندے سے مرنیوالا ۱۷۔ علم شرعی کی طلب میں مرنیوالا ۱۸۔ بطلبِ ثواب اذان دینے والا ۱۹۔ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرنیوالا ۲۰۔ سوداگر سچ بولنے والا ۲۱۔ جہاز میں متلی اور قے سے مرنیوالا ۲۲۔ اپنے زن وفرزند کو حلال کمائی کھلانے والا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ان پر جاری کرنے والا ۲۳۔ ہر روز پچیس ۲۵ مرتبہ یہ دعا پڑھنے والا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ ۲۴۔ چالیس مرتبہ مرض موت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والا ۲۵۔ سو مرتبہ ہر روز درود شریف پڑھنے والا ۲۶۔ ہر رات میں سورۂ یٰسین پڑھنے والا ۲۷۔ ہر صبح تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ پڑھنے والا ۲۸۔ اور

۱؎ اسی طرح ایام وبا میں جو شخص اپنے شہر میں ٹھہر کر کے بہ نیت حصول ثواب ٹھہرا رہے وہ اگر اس عرصہ میں کسی اور مرض سے بھی مرے تو بھی شہید ہو گا (در مختار) ۲؎ علم شرعی عام ہے خواہ تالیف کرتا ہو یا پڑھتا ہو یا سنتا ہو۔ (عالمگیری)

Marfat.com

تین بار سورۂ حشر کی آخیر آیتیں پڑھنے والا ۲۹- جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والا ۳۰- رات کو باطہارت سونے والا ۳۱- زندگی میں تواضع اور مدارات لوگوں سے کرنے والا ۳۲- سواری کے جانور پر سے گر کر مرنے والا ۳۳- سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والا ۳۴- حاجت کے وقت مسلمانوں کے ایک شہر سے کسی دوسرے شہر میں غلہ لیجانیوالا ۳۵- امت کے فساد کی حالت میں سنتِ نبوی پر قائم رہنے والا ۳۶- زہر سے مرنیوالا ۳۷- وہ شخص جو بادشاہ کے خوف سے چھپتا پھرتا ہو اور مر جائے یا ظالم بادشاہ نے قید کیا ہو اور بحالت قید مر جائے یا بادشاہ نے ظلماً پٹوایا اور مر جائے ۳۸- عورت عزت پر صبر کر کے مرنیوالی ۳۹- عورت جننے کے وقت نفاس کی مدت کے اندر مرنیوالی یہ سب شہید آخرت ہیں۔ (شامی) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً كَامِلَةً مُوْصِلَةً اِلَى الرِّضْوَانِ۔

باب ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ بعد پنج وقتہ نماز کے مختصر وظائف کیا کیا ادا کر لیا کریں۔ جو موجب فلاحِ دارین ہوں؟

جواب: بعد نماز فجر کے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پھر سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اور کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے۔ بعد نماز ظہر ۵۰۰ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ اوّل اور آخر سو مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ لی جائے بعد نماز عصر ختم خواجگان کہ جس کی ترکیب یہ ہے: اوّل سات مرتبہ الحمد شریف پھر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پھر ۷۹ مرتبہ الم نشرح پھر ایک ہزار ایک بار قل ہو اللہ پھر سات مرتبہ الحمد شریف پھر ۱۰۱ مرتبہ درود شریف پھر ایک سو مرتبہ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر ایک سو بار یَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ پھر ایک سو ایک مرتبہ یَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ پھر ۱۰۱ بار یَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ پھر اسی قدر یَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ پھر اسی قدر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ پھر اسی قدر یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ پھر اسی قدر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پڑھ کر سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علی عزیزاں رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ سماسی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگانِ پیر پیران خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح پاک کو بخشدے ثواب اس کا پھر دعا مانگے یہ ختم جمیع حاجات دینی اور دنیاوی کے لئے اکسیر اعظم ہے اگر روزمرہ نہ ہو سکے تو جب کوئی مشکل آوے اس وقت

Marfat.com

ضرور پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد حاجات رفع پائیگا بعد مغرب کے ۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے پھر بعد عشاء کے استغفار اور درود شریف اور سورۃ تبارک الذی پڑھ کر سو رہے یہ مختصر سے وظائف ہیں ان کو ضرور ادا کرے۔

سوال :۔ درود شریف اور استغفار بھی تبلا دیجئے کہ کونسی پڑھی جائے؟

جواب :۔ درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

سوال :۔ کوئی اور چیز مختصر سی پنجوقتہ وظائف کے لیے تبلا دیجئے؟

جواب :۔ اس دعا کو ۷ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ اور ایک اسی دعا کو بھی ۷ مرتبہ پڑھ لیا کرو اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ ان دعاؤں کے پڑھنے والے کا کوئی کام خراب نہ ہوگا اور تین مرتبہ صبح و شام رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دن میں سو مرتبہ کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی پڑھتے رہو۔

سوال :۔ ظفریابی دشمن کے لیے اور ہر بلا سے بچنے کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے؟

جواب :۔ بعد نماز فجر و عشا ۱۱ مرتبہ یَا عَزِیْزُ اور ۲۱ مرتبہ یَا بُدُّوْحُ اور لِاِیْلٰفِ شریف کا ایک سو بار پڑھنا بھی اس کام کے لیے مجربات سے ہے۔

سوال :۔ تنگی معاش سے نجات حاصل کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے؟

جواب :۔ ایک ہزار مرتبہ استغفار دوسرے بعد نماز ظہر سورہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ ۱۱ بار تیسرے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۵۰۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ ضرور اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ کرے گا۔

سوال :۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب :۔ استغفار کی کثرت کرے انشاء اللہ ضرور اس کے اولاد ہوگی۔

سوال :۔ اخلاص حاصل کرنے کے لیے کیا پڑھے؟

Marfat.com

جواب :۔ سورۂ اخلاص ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔ اوّل آخر درود گیارہ مرتبہ جو کوئی اس کو پڑھتا رہے گا۔ جمیع مخلوق اس سے محبت رکھے گی اور خالق مخلوق کا بھی منظور ہو گا۔

سوال :۔ جب بازار میں جاوے تو کیا پڑھے ؟

جواب :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً وَّصَفْقَۃً خَاسِرَۃً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ترجمہ)

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بازار کی بھلائی اور جو بھلائی اس کے اندر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اسکی بدی سے اور جو بدی اس کے اندر ہے اے اللہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں جھوٹی قسم کو پہنچوں اور بیع نقصان والی کو نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو صرف چوتھا کلمہ ہی پڑھ لے یعنی یہ کلمہ :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترمذی شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ لکھے گا اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا دس لاکھ برائیاں اور بلند کرے گا دس لاکھ درجے۔

سوال :۔ کھانا کھاتے کے وقت اور بعد کھانے کے کیا دعا پڑھے ؟

جواب :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ پڑھ کر کھاوے اگر اس کھانے میں زہر بھی ہو گا تو انشاء اللہ اثر نہیں کرے گا۔ اور بعد فارغ ہونے کے یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اور اگر دوسرے کے یہاں کھانا کھایا ہے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ (حصن حصین)

سوال :۔ بیوی سے صحبت کرتے ہوئے کیا پڑھے ؟

جواب :۔ اوّل بسم اللہ پڑھ کر قل ہو اللہ پڑھے پھر اللہ اکبر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر یہ پڑھے۔

Marfat.com

پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَاہُ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی یہ پڑھ کر صحبت کریگا اس کی اولاد شیطان سے محفوظ پیدا ہوگی اور قریب انزال دل میں یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّ صِھْرًا۔ (احیاء العلوم)

سوال :۔ آئینہ دیکھتے وقت کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب :۔ یہ دعا پڑھی جاتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَ زَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ (غنیۃ الطالبین)

سوال :۔ اگر کوئی بیمار پرسی کو جائے تو کیا پڑھے؟

جواب :۔ بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دُعا پڑھے لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (بخاری شریف)

سوال :۔ جب خود بیمار ہو یا کوئی عزیز اور دوست کی بیماری کی خبر سنے تو کیا پڑھے؟

جواب :۔ یہ پڑھے رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَایَانَا رَبَّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآءِکَ عَلٰی الْوَجَعِ الَّذِیْ بِہٖ ۔۔ انشاءاللہ تعالیٰ فوراً آرام ہوگا (غنیۃ الطالبین)

سوال :۔ مشرکوں اور کفار کے گروہوں اور ان کے معبدوں کو دیکھ کر یا ان کے سنکھوں کی آواز سن کر مسلمانوں کو کیا پڑھنا چاہیئے؟ جواب :۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بعدداں کافروں کے اس کی بخشش کرتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

سوال :۔ رعد یعنی کڑک کے وقت کیا پڑھنا چاہیئے؟ جواب :۔ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ۔ (ترمذی شریف)

سوال :۔ آندھی کے وقت کی بھی دُعا بتلا دیجئے؟

جواب :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ۔ (ترمذی شریف حصن حصین)

سوال :۔ چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھا جاتا ہے؟

Marfat.com

جواب: یہ پڑھا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ .... (غنیۃ الطالبین، ترمذی شریف)

سوال: جب کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ جو کسی بلا میں مبتلا ہو تو کیا پڑھے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو عمر بھر کبھی اس بلا میں مبتلا نہ کریگا۔ (ترمذی شریف، حصن حصین)

سوال: حاجی جب حج کر کے آویں تو ان سے ملاقات کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب: یہ پڑھے۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ نُسُکَکَ وَاَعْظَمَ اَجْرَکَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَکَ۔

سوال: جب نیا کپڑے پہنے تو کیا پڑھے؟

جواب: یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ کَسَوْتَنِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ فَلَکَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ (احیاء العلوم)

سوال: جب مکروہ اور بدشگونی والی کوئی چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

جواب: یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

سوال: جب کسی سواری پر مثل گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کے سوار ہو کر کونسی دعا پڑھے؟

جواب: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

سوال: ادائیگی قرض کے لیے کیا دعا پڑھے؟

جواب: یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِکَ تُغْنِیْنِیْ عَنْ مَنْ سِوَاکَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے وہ دعا سنی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھلائی ہے اور فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی یہی دعا اپنے ساتھیوں کو سکھلاتے تھے فرمایا جو کوئی اسکو پڑھیگا اگر کوہ اُحد کے برابر قرض ہو تو اللہ اس کا قرض ادا کردیگا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس اُن کا ایک دوست آیا اس نے کہا کہ حضرت مجھ کو اسم اعظم سکھلا دیجیے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو اٹھ اور وضو کر وہ اٹھا اور وضو کیا فرمایا کہ کہہ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ اللّٰہُ بِیْ ھُوَ اللّٰہُ اَنْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اِنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ

Marfat.com

وَارْزُقْنِیْ بَعْدَ الدَّیْنِ ۔ پھر صبح کے وقت اس نے مسجد میں ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے اور ہمیانی کے منہ پر لکھا تھا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دیتے تو نے جنت کیوں نہیں مانگی پھر وہ حسنؒ کے پاس آیا۔ حسنؒ اس کے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا اس شخص نے کہا کہ میں شرمندہ ہوں اسلیے کہ میں نے جنت کیوں نہ مانگی۔ حسنؒ نے کہا میں نے تجھ کو یہ اسم کئی بھلائیوں کیلئے سکھا ہے تو اس اسم کو چھپا اس کو حجاج نہ سنے ورنہ اس سے کوئی خلاصی نہ پائے گا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ قرض کیلئے ہی نہیں بلکہ جس مقصود اور مراد کے لیے اس کو پڑھے گا۔ وہ پوری ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال :۔ وہ دُعا کونسی ہے جس کو امام اعظمؒ نے بعد زیارت ننانوے بار اللہ پاک سے مغفرت مسلمانوں کے لیے دریافت کیا اور آپ کو بارگاہ رب العزت سے تلقین فرمائی اور حکم ہوا کہ جو کوئی صبح و شام اس دعا کو پڑھتا رہے گا۔ ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا۔

جواب :۔ وہ یہ دُعا ہے سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَلٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰھُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

سوال :۔ جب کھیت بوے تو کیا پڑھے؟

جواب :۔ پہلے بونے سے دو رکعت نفل کھیت پر پڑھ کر اس دُعا کو قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدٌ ضَعِیْفٌ سَلَّمْتُ ھٰذَا اِلَیْکَ فَسَلِّمْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ۔

سوال :۔ اناج تیار ہونے کے وقت کونسی دُعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب :۔ وہ یہ ہے اور اس کو بعد دو رکعت نفل کے پڑھے یَا رَبِّ اَلْقَیْتُ بَذْرًا قَلِیْلًا وَاَعْطَیْتَنِیْ شَیْئًا کَثِیْرًا فَاجْعَلْھَا قُوْتَ طَاعَۃٍ وَلَا تَجْعَلْھَا قُوْتَ مَعْصِیَۃٍ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ۔ جو کوئی اس دُعا کو پڑھ کر اس اناج کو اپنے گھر لائے گا۔ جب تک وہ اناج رہے گا اللہ کے ذکر اور فکر میں مصروف رہے گا۔ اور اناج میں برکت حاصل ہوگی۔

سوال :۔ جب کوئی جانور خریدے یا خادم لائے تو کیا پڑھے؟

جواب :۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا

Marfat.com

جَبَلَ عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَمِنْ شَرِّ مَاجَبَلَ عَلَیْہِ۔ اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ جانور اور آدمی کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (احیاء العلوم)

سوال ۱۰: شجرہ شریف خاندانِ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ کا بھی بیان فرما دیجئے؟

جواب: وہ یہ ہیں۔

شجرۂ خاندانِ عالیشان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ[۱]

بخشدے یا رب محمد مصطفیٰ[۱] کے واسطے　　حضرت صدیق[۲] اکبر با خدا کے واسطے!!

خواجہ سلمان[۳] خواجہ قاسم[۴] خواجہ جعفر[۵] کے طفیل　　رحم فرما بایزید[۶] رہنما کے واسطے!!

از پئے محبوبِ سبحان شاہِ خرقان بوالحسن[۷]　　بوعلی[۸] و خواجہ یوسف[۹] مقتدا کے واسطے

پیرِ برحق عبد[۱۰] خالق خواجہ عارف[۱۱] کے طفیل　　خواجہ محمود[۱۲] حبیبِ کبریا کے واسطے

قدوۂ اہلِ صفا خواجہ علی رامیتنی[۱۳]　　بابا سماسی[۱۴] کلالِ مقتدا[۱۵] کے واسطے

فخرِ جملہ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین[۱۶] شاہ　　خواجہ یعقوب[۱۷] امام الاولیاء کے واسطے

حامیٔ دینِ متین خواجہ عبید اللہ[۱۸] شاہ　　خواجہ زاہد[۱۹] پیرِ برحق پارسا کے واسطے

خواجہ[۲۰] درویش خواجہ امکنگی[۲۱] کے صدقہ میں الٰہ　　رحم فرما باقی باللہ با[۲۲] خدا کے واسطے

ابرِ رحمت خواجہ سرہند[۲۳] احمد کے طفیل　　خازن الرحمت سعید[۲۴] باصفا کے واسطے

خواجہ معصوم[۲۵] اور عبد الاحد[۲۶] محبوبِ حق　　شہِ حنیف[۲۷] رازداں رازِ خدا کے واسطے

از پئے خواجہ حمد[۲۸] رازداں پیرِ ہُدیٰ　　شہِ محمد[۲۹] پیرِ برحق باصفا کے واسطے

از برائے شہِ زماں و حاجی احمد[۳۰] متقی　　خواجہ حاجی حسین[۳۱] دل ربا کے واسطے

از برائے حضرتِ سید[۳۲] امام باعلی!　　فضل کر مسعود[۳۳] شاہِ اولیاء کے واسطے

دے مجھے سوزِ محبت تا مٹے میری خودی　　رکن الدین[۳۴] پیرِ برحق پارسا کے واسطے

جانشین[ع] رکنِ دیں ہیں حضرتِ محمود[۳۵] شاہ
ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جِلا کے واسطے

---

[۱] مرتبہ مولوی ارشاد علی مرحوم الوری (تذکرہ مظہر مسعود)

ع اس شعر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

شجرہ خاندانِ عالیہ قادریہ[۱]

بخش دے یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے
حضرتِ مولا علی مشکل کشا کے واسطے

قافلہ سالار اور سبطِ نبی حضرت حسن
سیّد الشہدا حسین دلربا کے واسطے

داروئے امراض زین العابدین باقر امام
جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے

خواجہ معروف کرخی اور سری سقطی کے طفیل
اور جنید و خواجہ شبلی رہنما کے واسطے

عبدِ واحد اور یوسف اور قرشی بوالحسن
رحم فرما بوسعیدِ باصفا کے واسطے

حضرت محبوبِ سبحان عبد قادر شاہِ دین
عبدالرزاق ضمیرِ اولیاء کے واسطے

شاہ شرف الدین و حضرت سید عبدِ وہاب
شہ بہاؤ الدین عقیل مقتدا کے واسطے

شمس الدین و شہ گدا رحمٰن اوّل کے طفیل
حضرتِ احمد مجدد باخدا کے واسطے

شہ فضیل و شاہ کمال و شہ سکندر کے طفیل
شمسِ دین ثانی گدا رحمٰن علا کے واسطے

خواجہ معصوم خواجہ صبغۃ اللہ باکمال
اور اسماعیل مذبوحِ خدا کے واسطے

شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی
عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے

قطبِ وقت خواجہ معصوم ضیاء نورِ حق!
رکنِ دین منظورِ احمد پارسا کے واسطے

جانشینِ رکنِ دیں ہیں حضرت محمود شاہ
ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جلا کے واسطے

۱؎ منظومہ جمیل دہلوی (تذکرہ مظہر مسعود)

ع اس شعر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

شجرۂ خاندان عالیہ چشتیہ ۱؎

بخشدے یارب محمد[1] مصطفٰے کے واسطے
حضرت مولا علی[2] مشکل کشا کے واسطے!

حضرتِ خواجہ حسن[3] اور عبدِ واحد[4] شاہ دیں
حضرت خواجہ فضیل[5] پارسا کے واسطے

خواجہ ابراہیم[6] اور حضرت حذیفہ[7] کے طفیل
شہ امین الدین اور سیرہ[9] باصفا کے واسطے

صدقہ ابراہیم دینوری و بو اسحاق[11] کا
اور ابو احمد[12] شاہِ دین خدا کے واسطے!

بو محمد[13] اور شاہ ناصرِ دینِ مبین!
قطبِ دیں مودود چشتی[15] با خدا کے واسطے!

صدقہ حاجی شریف[16] و خواجہ عثمان[17] کے طفیل
شہ معین الدین[18] امام الاولیاء کے واسطے

قطبِ[19] دین و شہ فرید[20] و حضرتِ مخدوم[21] علی!
خواجہ شمس الدین شاہِ اتقیاء کے واسطے

شہ جلال الدین[23] و عبد الحق[24] و عارف[25] پر ضیا
حضرت شیخ محمد[26] مقتدا کے واسطے

عبدِ قدوس[27] اور حضرت رکنِ دین[28] محبوبِ حق
خواجہ عبد الاحد[29] نورِ ہدٰے کے واسطے

حضرت احمد[30] مجددِ الفِ ثانی کے طفیل
خواجہ معصوم[31] پیرِ رہنما کے واسطے

اور پتے خواجہ محمد صبغۃ اللہ[32] شاہِ دین
خواجہ اسماعیل[33] شاہِ اصفیا کے واسطے

شہ غلام حضرت معصوم[34] اور حاجی[35] صفی
عبد[36] باقی اور عطا معصوم[37] علا کے واسطے

حضرتِ خواجہ ضیاء معصوم محبوبِ[38] خدا
رکنِ[39] دین منظورِ احمد پارسا کے واسطے

جانشینِ ع؎ رکنِ دین یاں حضرتِ محمود[40] شاہ
ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جلا کے واسطے

۱؎ منظوم جمیل دہلوی (تذکرہ مظہر مسعود)

ع؎ اس شعر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح و تخریج کی ہوئی کتب
جہانگیری
صحیح بخاری شریف
20 کتب سے تخریج
5 جلدیں مکمل
احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم آسان سلیس با محاورہ ترجمہ
امام احمد رضا خان کی تعلیقات علی البخاری
جمال السنۃ
صحیح مسلم شریف
معارف درود و سلام
ابن قیم الجوزیہ
سنن دارمی
محدث امام دارمی
انتخاب تفسیر جلالین
اربعین نووی
نحو میر
فیوضات جہانگیری سنن دارمی
تحفہ باقیہ
المؤطا
امام مالک
انتخاب احادیث
صحیح بخاری، صحیح مسلم
انتخاب مشکوٰۃ المصابیح
ریاض الصالحین
شرح القدوری
امام ابو الحسن احمد محمد جعفر بغدادی
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون 042 7246006
Design by: 0345-4653373

Marfat.com